UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226629

UNIVERSAL
LIBRARY

قال صلی اللہ علیہ وآلہ تخلقوا باخلاق اللہ

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خدا کے اخلاق اختیار کرو

کیمیای حکمت

حصہ اول

مولوی اوحدالدین احمد صاحب رسل فارسی مدرسہ عالیہ رامپور

مشتمل بر اخلاق حسنہ و آداب شائستہ و کم گوئی و دیگر فوائد حکمیہ و حکایات مفیدہ و نصائح سدیدہ

کہ جہت مطالعہ طالب العلمان کہ تحصیل علوم و کمال معاش و معاد کی جانب ہیں

حسب الحکم

جناب فضائل مآب مولوی فضل احمد صاحب بہادر کمشنر علم پرور کالن اسی آر برونگ صاحب بہادر ایچ ای ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودھ دام اقبالہ

مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں چھپی

سنہ ۱۲۷۲ ع

فہرست کیمیائے حکمت

نمبر مضامین	خلاصۂ مضمون	نمبر صفحہ ابتدائی
۱	**فائدہ** اس بیان مین کہ علم کے سبب سے آدمی اشرف المخلوقات ہے۔	۷
۲	**حکایت** بیان رغبتِ تحصیل علم و بجا آوریِ ادب اوستاد مین۔	۸
۳	**حکایت** تفصیل فوائد علم مین۔	۹
۴	**حکایت** اس بارہ مین کہ جوکوئی تحصیل علم مین جانفشانی و مشقت آزمائی سے عاجز نہ آئیگا انجام کار ضرور ضرور نتیجۂ احسن پائیگا۔	۱۰
۵	**حکایت** تحصیل علم سے سعادت دارین حاصل ہونے کے بیان مین	۱۱
۶	**نصیحت** فضائل ادب کے بیان مین۔	״
۷	**حکایت** اس بیان مین کہ دولت و ادب زر و گوہر سے بہتر ہے۔	۱۲
۸	**حکایت** بیان فائدہ ادب مین۔	۱۳
۹	**پند** دروغگوئی سے مجتنب ہونے کے بیان مین۔	۱۴
۱۰	**موعظت** بیان علو درجۂ راستگو مین۔	۱۵
۱۱	**نصیحت** دروغگوئی کے نقصان اور راستی کے فوائد مین۔	״
۱۲	**نکتہ** اس بیان مین کہ بدون راستی جملہ عبادات بے سود ہین۔	״
۱۳	**روایت** اس بیان مین کہ راستی سبب حصول کمال ایمان ہے۔	۱۶
۱۴	**حکایت** اس بیان مین کہ راستی بہر حال بلا سے چھڑاتی ہے۔	״
۱۵	**روایت** اس بیان مین کہ دروغ بدتر از زنا ہے۔	۱۷
۱۶	**حکایت** اس بیان مین کہ ایک نے بسبب راستگوئی کے بلا سے نجات پائی اور ایک گروہ کو صدق پسندی کے ذریعہ سے دولت خوبی آخرت ہاتھ آئی	۱۹
۱۷	**فائدہ**۔ دروغ گوئی کی مذمت کا بیان اور قول سعدی رح دروغ مصلحت آمیز بہ کی تفصیل اور اوسکے مواقع۔	۲۰

نمبر مضامین	خلاصۂ مضمون	نمبر صفحہ
۱۸	**حکایت تمثیلی** — اوس سخن راست کے بیان مین کہ جو بمصلحت شرعیہ اس نہج پر ہو کہ وہ بنفسہٖ سچ ہے مگر جھوٹ بلوانے والا کچھ اور اپنے مطلب کے موافق سمجھے۔	۲۰
۱۹	**نقل** اس بیان مین کہ خاموشی موجب نجات ہے۔	۲۱
۲۰	**روایت** اس بیان مین کہ زبان سے زیادہ کوئی چیز خوفناک نہین ہے۔	〃
۲۱	**قول** اس بیان مین کہ سب اعضا زبان کے فرمانبردار ہین	〃
۲۲	**حکایت** اس بیان مین کہ زبان سب سے افضل اور اتبر ہے۔	۲۲
۲۳	**نصیحت** خاموشی کے فوائد اور زیادہ گوئی کے نقصان کے بیان مین۔	۲۳
۲۴	**ایضاً** غیبت کی برائی مین۔	۲۴
۲۵	**حکایت** اس بیان مین کہ ایک شخص نے ایک بزرگ کی غیبت کی اونھون نے اوسکو اپنے حق مین مفید جان کے اوسکے عوض مین نیکی کی۔	〃
۲۶	**حکایت** — ایک ہادی کامل کی ممانعت اپنے پیرو دن کو عیب جوئی سے بطور ہدایت۔	〃
۲۷	**پند** — مرد خلیق کی فضیلت کے بیان مین۔	۲۵
۲۸	**نکتہ** اخلاق حسنہ کی خوبی اور عادات ذمیمہ کی برائی مین۔	۲۶
۲۹	**حکایت** اخلاق درویشون کے بیان مین۔	〃
۳۰	**حکایت** صفات ملکی حاصل کرنے کے بیان مین۔	۲۷
۳۱	**حکایت** امام دین کو صفت غیظ نفسانی سے پاک ہونے کے بیان مین۔	۲۸

نمبر مضامین	خلاصۂ مضمون	نمبر صفحہ
۳۲	حکایت خوش خلقی کے آثار و علامات کے بیان مین -	۲۹
۳۳	حکایت - بزرگ لوگ کسی کی خاطر شکنی نہین کرتے کار دین ہی حکمت عملی سے تلقین فرماتے ہین -	۳۰
۳۴	حکایت اس بیان مین کہ بزرگون نے بدی کے بدلے نیکی کی ہی اور دشمن کی بھی خاطر شکنی نہین کی -	۳۱
۳۵	نصیحت اپنی نیکیون کے مخفی رکھنے کے بیان مین -	۳۲
۳۶	فائدہ - خصائل انسان کامل کے بیان مین -	۳۳
۳۷	نصیحت نیکبختی کی علامات کے بیان مین -	۳۳
۳۸	حکایت اکل حلال کے بیان مین -	۳۳
۳۹	حکایت اس بیان مین کہ حکام مال دنیا بازی سے لینا موجب نقصان دنیا و آخرت ہے -	۳۸
۴۰	حکایت - اکل حلال کی فائدہ بخشی کے بیان مین -	۳۹
۴۱	حکایت - اس بیان مین کہ سلاطین عادل اپنی مشقت سے اپنا قوت حاصل کیا کرتے ہین -	۳۳
۴۲	حکایت اس بیان مین کہ بزرگون کی صحبت سے بڑا فائدہ ہوتا ہی -	۴۰
۴۳	حکایت اس بیان مین کہ خلق خدا پر رحم کرنا موجب بہبودی ہے -	۴۲
۴۴	حکایت - اس بیان مین کہ سلاطین ابرار خداداد دست خاطر شکنی خلائق روا نہین رکھتے -	۴۳
۴۵	حکایت اس بیان مین کہ دلداری مخلوقات موجب حصول اعالی درجات ہے -	۴۴
۴۶	حکایت - بیان افضلیت دلداری مخلوقات کا عبادات سے -	۴۳

نمبر مضامین	خلاصۂ مضامین	نمبر صفحہ
۴۷	**فائدہ** اس بیان مین کہ سات چیزین سات چیزونکو تباہ کرتی ہین	۴۵
۴۸	**نصیحت** اس بیان مین کہ چار چیزین چار چیزون کو ملاتی ہین۔	۴۶
۴۹	**ایضاً** زیادہ خوری کے نقصان کا بیان۔	״
۵۰	**حکمت** چار چیزون کو چار چیزون کے محتاج ہونے کے بیان مین	״
۵۱	**حکمت** قولِ لقمان حکیم علیہ السّلام۔	״
۵۲	**حکمت** انسان کو جو چیزین مضر ہین اونکا بیان۔	״
۵۳	**نصیحت** کارہاے منفعتی اہتمام کا بیان۔	۴۷
۵۴	**لطیفہ** نقصانِ کثرت خوابی کے بیان مین۔	״
۵۵	**حکمت** اسبابِ قیامِ سلطنت کے بیان مین۔	״
۵۶	**حکمت** اسبابِ زوالِ سلطنت کا بیان۔	״
۵۷	**حکمت** اس بیان مین کہ بادشاہون کو رعیت پروری کی ضرورت ہے۔	״
۵۸	**حکمت** سلطنت کی ذکوٰۃ کے بیان مین۔	۴۸
۵۹	**حکمت**۔ قیامِ دولت کی شرط کا بیان۔	״

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نام حق شیفتہ ہے صدر کلام | ایزدِ ذو الجلال والاکرام
پھر سزاے مقام ولائق حال | کھولنا چاہیے زبان مقال

ہر آفریدہ لیل ونہار مصروفِ حمد آفریدگار ہے لیکن زبانِ حال سے بسببِ عدمِ ادراک حقیقت کار آمادۂ صد گونہ اعتذار ہے انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ اس مقام حیرت فرجام مین دم مارے اور شمہ انعامات بیغایات اور اخلاق مکرمات اوس مبدع مکوّنات سے زبان پر لاوے مثنوی

خدائی مین ہمثیل وضد ہی وہی | وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَلِدْ ہے وہی
نہ وہ ہے مرکب نہ وہ ہی بسیط | مگر ہے علے کُلِّ شَیْءٍ محیط

نہین اوسکی تحمید حدِ بشر | کہ اپنی بھی اوسکو نہین کچھہ خبر

پس بندۂ قصور آگندہ کو لازم ہے کہ رحمت باری عزّ اسمہٗ کو بنظر تامّل دیکھکے ہمہ تن اوسکی بندگی مین مصروف ہو کہ اوسنے اپنی عنایت بغایت سے آدمؑ کو مسجود ملائکہ کیا اور تشریف شریف تقدّم بنی آدم سے کیا کچھہ امتیاز دیا اور ہماری ہدایت و تہذیب کے لیے کیسے کیسے انبیا و رُسل علے نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام مرسل فرمائے اور کتابین آسمانی متضمن مصالح و حِکَم نازل کرکے درستی حال و مآل کے طریقے سکھلائے بچون و بیچگون بیشبیہ و بینمون

سبحانہٗ و تعالےٰ عمّا یصفون لمولفہ

نہین ممکن کہ انعاماتِ باری | در آئین عقلِ ناقص مین ہماری
اگر ہر بال بھی تن پر زبان ہو | کہان افضال کا اوسکی بیان ہو
ہمین وہ نعمتین بخشین کرم سے | کہ شکر اوسکا نہین ممکن ہی ہمسے
عجب یہ حمد کی ہے سخت منزل | کہ جسمین شہسوار و نکا ہی نون دل
جو لا احصیٰ مقالِ مصطفےٰ ہو | بھلا پھر حمد حق کس سے ادا ہو
مناسب شیفتہ یان خامشی ہے | فلاحِ آخرت نعتِ نبیؐ ہے

اور درود نامعدود اوس نبی آخر الزمان محبوب سبحان علّت غائی کون و مکان پر بھیجنا چاہیے کہ حق جلّ و علیٰ خود اپنے کلام

کلام فضیلت فرجام مین اوسکا ثنا خوان ہے اور محمدت اوسکی ہمپایہ
تحمید یزدان ہے کسکی مجال کہ اوسکی مدح سگالی کا دم مارے ورنہ
عدم شناخت منزل ومقام سے اول قدم پر تھک رہا اوہمت ہارے
کلام معجز نظام آپکا باعث حصول ہر مقصد ومرام ہے اور محاسن اخلاق
کرام قلم بریدہ زبان کیا لکھہ سکے کہ اوسکا مدّاح خود خالق الانام ہے
ازراہِ انعام عام ورافت تام شبستان عالم کو چراغ ہدایت سے
روشن فرمایا اور گم گشتگان وادی ضلالت کو بعافیت تمام صراطِ

مستقیم پر پہونچایا **لمولفہ**	محمدؐ رونق گلزار عالم ؎
محمدؐ سرورِ اولادِ آدم	نضارت بخش بستانِ ہدایت
مطرّا سازِ گلزارِ عنایت	بنا اونکے لیے ہے ارض وافلاک
گواہی دے رہا ہے دیکھو نولاکؔ	اونھین کے جسم کا خوشبو عرق ہے

اونھینؐ کے خلق کا مداح حق ہے اور اونکی آل واصحاب کبار پر
کہ اوصاف پاک اونکے حدِّ ادراک سے خارج ہین اور سمندِ وہم
وخیال اونکے میدان توصیف مین عارج **نظم**

تعالے اللہ چراغانِ ہدایت	قنادیلِ درخشانِ ولایت
مصابیح رہِ دینِ محمدؐ	ریاحینِ بساتینِ محمدؐ
بہارانِ گلستانِ الٰہی	ہزارانِ خوش الحانِ الٰہی

شموسِ مشرقِ ایجادِ ہستی	شموعِ محفلِ یزدان پرستی

بعد حمدِ خالقِ انام ونعت رسولِ عالیمقام ومنقبت آلِ عظام واصحاب کرام ارباب عقل وکیاست واصحاب فہم وفراست کی خدمت مین گذارش ہے کہ بتاریخ بارھوین ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۲ عیسوی جناب معلّی القاب خداوندنعمت فیاض زمان قدردان ہرنوع انسان معدن عطوفت واحسان ماواے عزوجلال ملجاے دولت واقبال مجسم حیا وشرم مصوّر صلح وآرزم باچشم ستّار عیوب بادل غفار ذنوب عندلیب شاخسار سخاوت طوطی مرغزار شجاعت مصدر عالم عالم فراست وفرزانگی منشاے جہان جہان مروت ومردانگی مایہ حلم ماہر ہر علم ذہانت اور فطانت مین ضرب المثل عقدہ کشاے معاقد ومالانجل مونس صداقت کیشان محب راستی اندیشان قدرافزاے ارباب سخن مروّج ہرفن پند ونصایح کے شائق ہنرمندان جہان پرفائق رفیع الشان سموالمکان لمولفہ

سخاوت کا اگر اوسکے بیان ہو	جہان مین نام حاتم پھر کہان ہو
شجاعت اوسکی گر لاؤن زبانپر	تو گردان جہان سُنکر ہون مضطر
سخن سنجی مین حسّان عجم ہے	بسحبانی فصاحت مین علم ہے
ہے منطق مین وہ بیشک فخرازی	ہے حکمت مین سزاے سرفرازی

ہے علم ہندسہ مین فرد و یکتا	نہین زیر فلک ہے مثل اوسکا
خلوق خلق سے اوسکے سراسر	ہوا ہے خوب ہی عالم معطر

بہ پیکر نورانی رشک فرماے ماہ و خور کالن اے آر بروننگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودہ دام اقبالہ و عمّ نوالہ رونق افزاے مدرسۂ بلرام پور ہوئے اور امتحان طلبہ فرماکے ازراہ قدردانی اکثر مدرسین سے مسرور ہوئے روز دوم علی الصّباح اس ہیچمیرز نابلد او حد الدّین احمد شیفتہ مدرس عربی و فارسی مدرسۂ مذکورہ ابن مولوی نعمت اللہ لکھنوی غفر اللہ لہما فی ہنگام سیر و تفریح رمنۂ بلرام پور و دریاے راپتی ایک قصیدہ بہاریہ نظر انور اشرف مین گذرانا ازراہ ذرّہ نوازی قبول فرماکے عزّ و اعتبار دیا اور بالتفات تمام استفسار کیا کہ تونے کوئی کتاب بھی تصنیف کی ہے خاکسار نے دست بستہ عرض کیا کہ حسب الحکم جناب مستطاب مہر سپہر صدارت ماہ آسمان جلالت نہر ہائی نس دی آنریبل سر مہاراجہ دنبجے سنگہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی دام اقبالہ چند کتابین تصنیف و تالیف کرنے کا اتفاق ہوا ہے من بعد ارشاد ہوا کہ اگر ممکن ہو تو ملاحظۂ اینجانب کیواسطے بھی ایک کتاب متضمن فضیلت علم و ادب و راستی و کم گوئی و تہذیب اخلاق

و دیگر فوائد حکمیہ بطرز اختصار کہ مفید عام و بکار آمد انام ہو زبان اردو میں
بعبارت واضحہ مرقوم کرا و رباسم کیمیای حکمت اوسکو موسوم کرتا کہ
عوام کالانعام کہ مفہوم انسانیت پر وقوف نہین رکھتے ہین اور بجز
اکل و شرب علت غائی عالم کون و مکان نہین سمجھتے ہین مستفید ہوکر
مبدا اور معاد کو پہچانین اور ضلالت و بطالت مین اوقات عزیز
نگذرانین ہرچند اس ہیچمدان کو یہ تاب و توانائی نہین کہ سخن پردازی
کری اور مولفی و مصنفی کا دم بھرے لیکن بموجب المامور معذور و مجبور ہے
(جبر بحکم ہو وہ معذور ہے ١٢ منہ)
کچھ نقد و تحفہ پیش کرنا ضرور ہے ع گر قبول افتد زہے عز و شرف
امید ناظرین با انصاف سے یہ ہے کہ اگر کوئی سہو ملاحظہ ہو الانسان
(انسان مرکب بمعنی چوک سے ہے ١٢)
مرکب من الخطا و النسیان کو فراموش نکرکے اگر ہوسکے اصلاح فرماوین
ورنہ اپنی ذیل عاطفت مین چھپاوین ع برکریمان کارہا دشوار نیست
اللہ تعالے اس نسخہ کے مستفیدین کو علم سے معمور کرکے کمال عمل کو
پہونچا دے اور مؤلف کو بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
ردہ ہر فضول سے بچاوے اور عافیت دارین مرحمت فرماوے

قطعہ تاریخ ہجری نبوی صلعم تصنیف کتاب ہذا

جب یہ ہوئی کتاب ختم	سب نے کہا کہ حبذا
بولی خرد کہ لکھ یہ سال	چشمۂ فیض ہے دلا ✣

١٢٨٩

حصّۂ اول کیمیائے حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز کتاب

فائدہ حکماے متقدمین کا قول ہے کہ حق تعالے نے قبل از جمیع مخلوقات عقل کو تخلیق فرمایا اور زیور زیباے علم و دانش سے آراستہ کرکے کمال کو پہونچایا اور یہ گوہر گران بہا انعام منعم حقیقی سے انسان نے پایا اور بسبب اوسکے اشرف المخلوقات کہلایا غرضکہ ہر شے کی بزرگی کا باعث علم ہی ہوتا ہے اور جاہل ہیچکارہ محض ہے کہ اپنی عمر کو جسکا بدلا نہین ہے بیہودگی مین کھوتا ہے اگرچہ تحصیل علم مین مشقت تمام ہے مِن بعد بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا[1] سبب حصول ہر مقصد و مرام ہے المولفہ

علم سرمایۂ شرافت ہے	علم پیرایۂ جلالت ہے
عزت افزاے خاص و عام ہے علم	مایۂ خوبی انام ہے علم
ہر دو عالم کا علم سے ہے نظام	ہے جو بے علم ہے خراب مدام
علم حاصل کن مطالب ہے	علم جملہ فنون پہ غالب ہے
علم کی جو کوئی کرے تحصیل	اشرف الناس ہو اگر ہے ذلیل

[1] بالتحقیق بعد سختی کے آسانی ہوتی ہے ۱۲

حکایت - ایک ضعیفہ کسی امیر سے کچھ پاتی تھی اس ذریعہ سے اوس خدا دوست کی گھر آتی جاتی تھی ایک دن اپنے لڑکے پنجسالہ کو ہمراہ لیگئی امیر کے لڑکے پڑھ رہے تھے کھڑی ہوکے دیکھنے لگی اخوند صاحب نے بطور وعظ فضائل علم بیان فرمائے بڑھیا نے حرف بحرف سُنے اور اوسے بہت پسند آئے اپنی فلاکت اور ناداری کا عذر پیش کرکے منت اور سماجت مین مبالغہ کیا اور اپنا لڑکا بھی اخوند صاحب موصوف کے پاس پڑھنے کو بٹھلا دیا امیر کے لڑکے شومی بخت سے لہو ولعب مین مشغول رہتے اور یہ مستی شراب غفلت مین درس وتدریس کو فضول کہتے بڑھیا کا لڑکا خدمت اوستاد بدل وجان بجا لاتا اور شب وروز نوشت وخواند کے سوا اوسے کچھ نہ بھاتا مولویصاحب بھی بہت سا لطف فرماتے تھے اور سب سے زیادہ اوسے دل لگاکے پڑھاتے لکھاتے تھے بعد چندے گردشِ چرخِ کجرفتار سے اوس امیر کا معاملہ بگڑا گھر تباہ ہوا ہر ایک حشم وخدم سے اپنی اپنی راہ لگا جو خیر سگال تھا بدخواہ ہوا لڑکے بباعث جہل ونادانی کے دربدر پھرنے لگے اور محتاجی سے نان شبینہ کیواسطے ادنے اور اعلیٰ کے پانوں پر گرنے لگے مولفہ

جو علم کو نہ سیکھے آئی ہے اوسکی شامت	اوستاد کو نہ مانے ہے قابل ملامت

بڑھیا نے اور کہین سلسلہ جما یا لڑکے کو دوسری جا پڑھنے کو بٹھایا

نو دس برس کی مدت مین وہ لڑکا پڑھ لکھ کے فاضل ہوا مستند
افاضل ہوا احکام عہد کو پسند آیا عہدہ جلیل مرحمت فرمایا جو کار تفویض
ہوا بخوبی انجام دیا اوقات خوش گذرانی تمام عمر نیکنام جیا المؤلفہ
علم باشد گوہر تاج شرف مبتذل بیعلم باشد چون خذف

حکایت حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک اعرابی
نے سوال کیا کہ انسان کو عمر عزیز کس شغل مین صرف کرنا چاہیے
فرمایا تحصیل علوم مین اوسنے پھر عرض کیا کہ یا حضرت علم سے
کیا کیا فوائد متصور ہین ارشاد ہوا کہ اوسمین فوائد کثیر مضمر ہین
ایک یہ کہ اللہ جل شانہٗ نے عالم کا مرتبہ بہت بلند کیا ہے بنی آدم پر
اوسکو شرف دیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ
وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ - دوسرے یہ کہ تحصیل علم متابعت
فرمان واجب الاذعان رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ حدیث
شریف مین آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ - اس
دلیل سے صاف ظاہر ہے کہ سیکھنا علم کا فرض ہے اور تارک فرض
مستوجب عتاب الٰہی و سزاوار عذاب نا متناہی ہے تیسرے
یہ کہ بحکم کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ
معرفت حق تعالیٰ علت غائی کون و مکان ہے اور حصول اوسکا

بے ذریعہ علم خارج از حدِ امکان ہے بقول حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ع کہ معلم نتوان خدا را شناخت	چوتھے یہ کہ علم دولت لازوال

ہے دزدی و رہزنی سے فارغ البال ہے خرچ کرنے سے بڑھتی ہے

گنگی سے کھری پڑتی ہے شعر	علم حقا کہ مثل زر باشد
چونکہ سنگ کہنہ تازہ تر باشد	پانچویں یہ کہ عالم اگر ادنی ہے

اعلی کو کبھی محتاج ہو جمع والا ہو جائے۔ المؤلفہ

علم ہے سرمایۂ عز و جلال	ہو جسے حاصل وہ ہی فرخندہ فال

الغرض فوائد علم کثیر ہین خارج از حد تقریر ہین المؤلفہ

علم ہے زیب و رونق عالم	علم ہے فخر ہر بنی آدم ؑ
علم سے دل کو روشنائی ہے	علم سے حق تک رسائی ہے
دولت علم کو زوال نہین	اس سے بہتر کوئی کمال نہین
علم کی پہلے چاہیے تحصیل	سب فضائل کی اس سے ہے تکمیل

حکایت ایک سپاہی نے اپنے لڑکے کو تعلیم کے واسطے مدرسہ مین سپرد کیا اور اپنی استطاعت سے زیادہ خدمت اوستاد کرنے لگا لڑکا ازبس کہ غبی تھا جو پڑھتا محو کرتا مگر سپاہی کوشش سے ہاتھ نہ اوٹھاتا اور مضمون لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ کو عمل مین لاتا لڑکا بھی لائق تھا علم و ہنر کا شائق تھا شب و روز تحصیل مین

مصروف

لہ الف کی حرکت سے نا امید نہ ہو

مصروف رہتا اور اپنے حق مین دعائین مانگتا آخر کار بحکم اُدْعُونِی
اَسْتَجِبْ لَکُمْ فضل خدا شامل حال ہوا دس برس مین سپاہی زادہ
عالم عدیم المثال ہوا مقبول خاص و عام ہوا دور دور تک اوسکا

نام ہوا لمؤلفہ

جہانمین علم ہے لاریب مایۂ اقبال | سب علم ہی سے ہے حاصل ہر اک کو عزّ و جاہ

حکایت حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کی خدمت مین تین شخص حاضر
ہوئے تینون نے تین سوال مختلف کیے ایک نے عرض کیا
یا علیؑ مین طالب دنیا ہون اوس سے آپ نے فرمایا کہ تجارت کر
دوسرے نے التماس کیا یا امیر المومنینؑ مین طالب آخرت ہون
ارشاد ہوا کہ عبادت کر تیسرے نے گذارش کیا کہ یا حضرت مین
دونون کا خواہان ہون اوسے آپ نے حکم دیا تو علم تحصیل کر
اس تقریر سے معلوم ہوا کہ علم سے دین و دنیا ہر دو حاصل ہوتی

لمؤلفہ گوہر فخر دو کون خواہی اگر | غوطہ زن در قلزم علم اے پسر

نصیحت ادب دولت ارجمند ہے صاحب ادب بخت بلند ہے
بزرگون کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے ادب سے
بہتر کوئی زیور نہین بنایا ادب وہ نعمت ہے جسکو حاصل ہوئی

دنیا و آخرت مین نکو کار کہلایا نظم

از خدا خواہیم توفیق ادب | بی ادب محروم شد از فضل رب
از ادب پر نور گشتہ ست این فلک | وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

حکایت عزیز مصر نے بادشاہِ عرب سے بھائی چارہ کیا فرط محبت سے اپنی لڑکی کو اوسکے لڑکے سے منسوب کر دیا آپسمین نامہ و پیغام بھیجنے بھجانے لگے طرفین سے تحفے آنے جانے لگے جو کار پیش آتا بصلاح ہمدگر درستی پاتا ایکبار عزیز مصر نے سلطان عرب کو نامہ لکھا کہ حیات مستعار کا کچھہ اعتبار نہین اور روزگار

ناہنجار کسی کا یار نہین مثنوی

جہان مین بجز ذات پروردگار | نہین ہے کسیکو بقا زینہار
گدا ہووے یا بادشاہ و وزیر | کسیکو قضا سے نہین ہے گزیر

اولاد حاصل زندگانی ہے اور سبب حصول بقاے جاودانی ہر لمو لفہ

دنیا مین وہی رہیگا دائم | اولاد ہے جس کسی کی قائم

لہذا انسان کو لازم ہے کہ اپنے حین حیات مین کوئی ایسی صورت کر جائے کہ بعد اپنے بے تفتیش اولاد کے کام آئے چنانچہ نیازمند نے اپنی صبیہ کے لیے بہت سی جاگیرین و حشم و خدم و طرح طرح کے اسباب ناز و نعم مہیا کیے اور عمدہ عمدہ مکانات و باغات بنوا دیئے ہین اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ کہ آپ کی راے جہان آرا نے شاہزادہ

بلند اقبال

بلند اقبال کے حق مین کیا اقتضا فرمایا ہے اور کونسا امر موجب
بہبود ٹھہرایا ہے بادشاہ عرب نے یہ مضمون ملاحظہ فرمایا تبسم
ہوکے دبیر عطارد رقم تیز قلم کو بُلا کے جواب لکھایا کہ دولت دنیا
اگرچہ بہت عزیز ہے لیکن فی الحقیقت محض بے وفا و ناچیز ہے
عقلا کے نزدیک مال و متاع بیکار ہے کسواسطے کہ ناپائدار اور
بے اعتبار ہے مین نے اپنے فرزند ارشد وارجمند کو زیور ادب سے
آراستہ کیا ہے نیکوکاری اور سلیقہ شعاری کا خزانہ دیا ہے اسلیے
کہ ادب بڑی چیز ہے صاحب ادب تمام عالم مین عزیز ہے جبکہ
اس مضمون افاضت مشحون سے عزیز مصر مطلع ہوا معقول ہوکے
کہا حق ہے پیغمبر خدا نے بھی فرمایا ہے اَلْاَدَبُ خَیْرٌ مِّنَ الذَّہَبِ

ادب زر سے بہتر ہے اے مہتدی

مثنوی

ادب بہتر از گنج قارون بود	فزون تر ز ملک فریدون بود
بزرگان نکردند پروای مال	کہ اموال را ہست رو در زوال
عنان سوے علم و ادب تافتند	کہ نامِ نکوئی ازو یافتند

حکایت حضرت مخدومی ماہمی کہ ولی اکبر و علامۂ عصر تھے عہد
طفولیت سے بہت سعادتمند ادب و قاعدے کے پابند تھے
اپنی والدۂ مبرورۂ مغفورہ کی خدمت مین کہ عابدۂ یگانہ اور رابعۂ زمانہ

تعین شب و روز مصروف رہتے ایکدن بوقت شب اوس زبیدہ
دوران نے پانی مانگا مخدوم صاحب فی الفور آبخورہ بھر کے محبت
شریف مین لیگئے دیکھا کہ اونکی آنکھ لگ گئی ہے بپاس ادب
جگا نسکے تمام شب وہین کھڑے رہے قریب صبح صادق اونکی
آنکھ کھلی اونکو کھڑے دیکھا پوچھا کیسے کھڑے ہو حضرت نے
کمال ادب سے سر جھکا کے جواب دیا کہ جسوقت سے حضور نے
پانی طلب کیا جناب مقدسہ یہ حال سُنتے ہی دست بدعا ہوئین
ملتجی بدرگاہ کبریا ہوئین کہ الٰہی اپنے رسولؐ مقبول کا صدقہ میرے
اس فرزند دلبند کو بسعادتِ دارین پہونچا اور اپنے اولیاے
کرام مین داخل کرکے رتبۂ تقرّب عنایت فرما الغرض اونکی دعا
مقبول ہوئی مخدوم صاحب کو بدولت ادب نعمت ولایت حصول
ہوئی لمؤلفہ ادب ہے تاج افضال الٰہی ؎ ہے جسکو کرے وہ بادشاہی
پند بزرگون کا قول ہے کہ حق تعالی نے باغ سخن کو باوجود کمال
وسعت اور فسحت کے گلہاے شیرین بیانی سے چمن چمن کھلایا
اور ذریعہ فرحتِ دل لطافت منزل کا بنایا زبان کو اوسکی باغبانی
مین سرفراز کرکے حکم دیا کہ خس و خاشاک دروغ اور فضول سے
پاک و صاف رہے اور اسکی سیر تفرّجیان صدق و صفا کو معائنے

اگر سیاح اس باغ کا نا راستی اختیار کریگا بلا مین پڑیگا اور معاقبات سے جو نہ دیکھا دیکھیگا اور جو نسا جاے وہ سیگا بیت

از کجی افتی بکم و کاستی	از ہمہ غم رستی اگر راستی

موعظت راستگو کا اللہ یار ہے دونون جہان مین اوسکا بیڑا پار ہے کاذب کم بخت پر خدا کی مار ہے ہر جگہہ ذلیل و خوار ہے شعر

راستان رستہ اند روز شمار	جہد کن تا ازان شمار شوی

نصیحت کسی حکیم نے بغداد کے شاہزادے کو ایک پند نامہ نذر کیا شروع مین یہ نکتہ لکھدیا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ اگر تجھکو یہ منظور ہے کہ تیرا رعب آدمی مانین اور بادشاہ عظیم الشان جانین دروغ گوئی سے مجتنب رہ راست گفتاری کے سوا بات نہ کہہ مثل مشہور ہے دروغ بیفروغ ہوتا ہے کاذب انجام کار اپنا اعتبار کھوتا ہے دنیا مین بدنام آخرت مین ناکام نظم

زبانِ پاک را حیف ست بسیارا	کہ از لوثِ دروغ الودہ سازی
اگر پابر ندارای از رہِ صدق	سر از گردون گردان بر فرازی

نکتہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی عابد اسقدر مجاہدہ کریگا کہ اوسکی پشت مثل آسمان خم ہوا اور اتنے روزے رکھے کہ

گہ مانند نیزہ لاغری مین علم ہو اصلا فائدہ مند نہو گا جبتک راستی

کا پابند نہو گا لمؤلفہ

راستکاری بڑی عبادت ہی	اسمین دارین کی سعادت ہی
راستی کا جو پاے بند رہے	دین و دنیا مین ارجمند رہے

روایت[۱۳] ہے۔ ایک شخص نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مین منافق و بے ایمان ہون۔ نام کا مسلمان ہون ہرچند اس عادت سے پرہیز کرتا ہون شیطان سے گریز کرتا ہون لیکن نجات نہین پاتا ہون بار بار بہک جاتا ہون ایسی رہبری فرمایئے کہ اس بلا سے مجھے چھڑایئے ارشاد ہوا کہ راستی اختیار کر دروغ گوئی سے درگذر کہ راستی بڑی چیز ہے راستگو بحکم اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ[۱۴] حق تعالی کا عزیز ہے مثنوی

راستی آنجا کہ عَلَم بر زند	یاری حق دست بہم بر زند
راستی آور کہ شوی رستگار	راستی از تو ظفر از کردگار

حکایت[۱۵] کسی بادشاہ ظالم نے کسی قیدی کے قتل کا حکم دیا اوسنے ازروے استعذار عرض کیا کہ اے بادشاہ جم جاہ مجکو ۔ ۔ ۔ مین نے تجھپر بڑا احسان کیا ہے بدنامی سے بچا لیا ہے پوچھا وہ کیا ہے کہا تیرا شاہزادہ مخفی میخانون مین جاکر بادہ کشی کرتا اور

[۱۳] ابوہریرۃ الدوسی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے

اور باوجود ایسی عالی خاندانی کے آبروریزی سے نہ ڈرتا بجاے
ادب آموزی شغل ملامت اندوزی تھا مستی و مدہوشی مین ٹھوکرین
کھانے کے سوا اور نہ کچھ روزی تھا مجکو رحم آیا مواعظ مشفقانہ کرکے
اوس بلا سے چھڑایا اگر اس عاجز سے ایسی خیرخواہی عمل مین نہ آتی
تو سوس سلطنت برباد ہوجاتی بادشاہ بولا کوئی گواہ بھی ہے اوسنے
کہا ہان اور ایک بڈھے قیدی کی طرف اشارہ کیا اوسنے تصدیق
کردیا پھر بادشاہ نے پیرمرد سے پوچھا کہ تونے باوصف کہن سالی
نصیحت کیون نہ کی اوسنے کہا مین تجکو دشمن جانتا تھا تیری تفضیح
اور توہین کی منتین مانتا تھا مجھے کیا غرض پڑی تھی جو نصیحت
کرتا اور بارفضولی اپنے سرپر دھرتا بادشاہ کو دونون کی نیک مخبری
ایک کی پاسداری دوسرے کی حق گزاری پسند آئی دونون نے
بندِگران سے خلاصی پائی خلعت اور انعام پاکے مستعمل ہوئے

دولت وحشمت سے مالامال ہوئے بیت	
راستی موجب رضاے خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

روایت ہے کہ عبداللہ ابن جرّاد نے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ بھلا مسلمان بھی زنا کرتا ہے فرمایا شاید
کرتا ہے عرض کیا جھوٹ بھی بولتا ہے فرمایا نہین اور یہ آیت

پڑھی اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ یعنی جھوٹ
وہی لوگ بولتے ہین جو ایمان نہین رکھتے

حکایت حضرت سیّد السّادات عبد القادر جیلانی قدّس اللہ
سرّہٗ العزیز ہرگاہ کہ بارادۂ سفر بغداد اپنی والدۂ ماجدہ سے
اجازت خواہ ہوئے اوسوقت اونکی والدۂ شریفہ نے چالیس دینار
آپکے جبّۂ مبارک مین سے دیئے اور کہا کہ جاؤ فی اَمَانِ اللہِ لیکن
خبردار جھوٹ نہ بولنا بعدہٗ حضرت ایک قافلہ کے ہمراہ راہی بغداد
ہوئے قضاے کارا وس قافلہ پر قزاقون نے چھاپا مارا اور سب
قافلہ کو لوٹا اون مین سے ایک قزّاق حضرت پر پہونچا اور پوچھا
کہ اے جوان تیرے پاس کیا ہے فرمایا چالیس دینار اوسنے
کہا کہان ہین آپ نے کہا میرے جبّہ مین سیئے ہین اوسنے جانا
کہ شاید یہ دیوانہ ہے وہ پلٹ گیا علی ہذا القیاس چند قزاق آئے
اور ہر ایک سے آپ نے یہی تقریر کی آخر کار سب نے متحیّر ہوکے
اپنے سردار کو اس حال سے آگاہ کیا اوسنے کہا اوسکو میرے پاس
لاؤ چنانچہ حضرت کو اوسکے پاس لے گئے اوسنے بھی استفسار کیا
کہ تمہارے پاس کیا ہے فرمایا کہ چالیس دینار میرے جبّہ مین
سیئے ہوئے ہین اوسنے جبّہ بدن مبارک سے اوتروا کے دیکھا

تو چالیس دینار اوسمین دوختہ تھے کہا ایجوان ہمکو قزاقی کرتی ہوئی
زمانہ دراز گذرا مگر اے الآن کسی نے یہ ہمسے نہین کہا کہ ہماری پاس
اتنا مال ہے اسکی کیا وجہ ہے جو تو نے اپنا حال ہمسے راست راست
کہدیا آپ نے فرمایا کہ میری مان نے دروغگوئی کو منع کیا ہے
اور فعل ناشائستہ سے اجتناب کا حکم دیا ہے کہ جھوٹ آدمی کو دائرہ
سے کھوتا ہے دروغگو آخرکار سر پر ہاتھہ دھرکے روتا ہے لہذا
مین قہر خدا سے ڈرتا ہون اور اتباع امر والدۂ ماجدہ کرتا ہون —
قزاقون کا سردار یہ بات سُنکے رونے لگا خوف یوم الحساب سے
جان کھونے لگا اور کہا اللہ اکبر تو نے اپنی والدہ کی حکم عدولی نکی
وا سے برحال ماتبہ کاران کہ مدتون سے احکم الحاکمین کی حکم عدولی
کرتے ہین عذاب آخرت سے اصلا نہین ڈرتے ہین پس ہم سب نے
آج سے رہزنی چھوڑی اور ان افعال ناشائستہ سے توبہ کی آپ
ہمکو غلامی مین لیجیئے اور طریق نجات کی رہبری کیجیئے چنانچہ حضرت نے
اون سبکو اپنا مرید کیا اور فوراً رتبہ غوثیت کا دیا سبحان اللہ صدق
ہر ایک کو دلپسند ہے بحکم اِنْ کَانَ الْکِذْبُ یُنْجِیْ فَالصِّدْقُ
اَنْجٰی صادق کا مرتبہ سب سے بلند ہے حضرت غوث الاعظم نے
بدولت صدق ایسے مہلکہ سے نجات پائی اور قزاقون کو نعمت غوثیت

سلہ اگر جھوٹ نجات دیتا ہے تو سچ ہلاکت دیتا ہے والا سے ۱۲

صدق کے پسند کرنے سے ہاتھ آئی لمولفہ

جس خردور کی صداقت یار ہے	اوسکا بیڑا دو جہان مین پار ہے
صدق سے نقصان کبھی ہوتا نہین	اس تجارت مین کبھی گھاٹا نہین

فائدہ دروغگوئی اسوجہ سے حرام ہے کہ دل پر موثر ہوتی ہے اور صورتِ دل کو نارہست اور تاریک کردیتی ہے لیکن بعض مواقع پر بحکم دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز جھوٹ بولنا روا ہے لیکن اوس سے کارہ رہنا انسب و اولی ہے کہ بسبب کراہیت کے دل پر اثر نہین کرتا ہے اگرچہ اضطرار اً زبان پر گذرتا ہے اور احسن تو یہ ہے کہ جھوٹ بولنے کے مقام پر بھی حتی الوسع ایسی کوئی سچی بات تلاش کرکے بولے کہ جھوٹ بولوانے والا اور ہی کچھہ سمجھے جو قائل کا مقصود نہو موجب اس حکایت کے

حکایت حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے عامل بن کے ایک علاقہ پر تشریف لیگئے جب وہان سے واپس ہوکے آئے تو اونکی زوجہ نے کہا کہ کہ تمنے اتنے دنون عاملی کی میرے واسطے کیا لائے فرمایا کہ میرے ساتھہ ایک نگہبان تھا مین کچھ نہ لاسکا نگہبان سے اونکا مقصود تو حق سبحانہ تعالیٰ تھا اور اونکی زوجہ سمجھین کہ اونکے ساتھ

کوئی مشرف تھا پس یہ جھوٹ بھی خاص اوسیوقت درست ہی
جہان کوئی بڑی ضرورت ہو ورنہ لوگون کو دھوکے مین ڈالنا
ہرگز درست نہین ہے گو کہ بات راست ہو۔

نقل[19] - ایک اعرابی نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ سے سوال کیا کہ
یا امیرالمومنین کوئی ایسی بات بتلایئے کہ جسکے اختیار کرنے سے
دارین مین آسایش ملے فرمایا خاموشی اختیار کر دنیا و آخرت
سے کچھہ نہ ڈر لب کھولنا بری بات ہے علت ہزار گونہ آفات ہی
کما قال علیہ السلام[20] اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالنُّطْقِ مثنوی
خامشی را ہر کہ سازد پیشہ ٭ گرد دامین نبودش اندیشہ
اے برادر گر تو ہستی حق طلب ٭ جز بفرمان خدا مکشاے لب

روایت[21] - سفیان[22] ابن عبداللہ نے جناب رسول صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے حق مین کونسی
چیز زیادہ خوفناک ہے آنحضرتؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑکر
ارشاد فرمایا کہ یہ ہے بیت بہوش باش کہ سرد سنر زبان داری
زبان سرخ سرسبز میدہد بر باد ٭

قول[23] - ابوسعید[24] خدری رح کا قول ہے کہ جب آدمی صبح کو
سوکے بیدار ہوتا ہے تو سب اعضا زبان سے کہتے ہین برائی خدا

تو راست رہنا کیونکہ اگر تو سیدھی رہیگی تو ہم سب سیدھے رہینگے اور اگر تجھ مین کسیطرح کی کجی ہوگی تو ہم سب مین بھی خرابی ظاہر ہوگی۔

۲۲

حکایت۔ ایک امیر نے اپنے باورچی کو حکم دیا کہ سب سے لذیذ اور بہتر کھانا میرے واسطے طیّار کر باورچی نے حسب الحکم اپنے آقا کے زبان کے گوشت سے انواع اقسام کے کھانے طیّار کیے امیر اوسکو تناول فرما کے بہت محظوظ ہوا اور یہ تصور کیا کہ یہ باورچی بڑا دانشمند ہے اور اسکے دل مین خیالات عجیب پیدا ہوتے ہین امتحاناً فرمایا کہ کل میرے لیے اوس چیز سے کھانے طیّار کرنا جو سب سے بدتر ہو باورچی نے دوسرے روز پھر زبان کے گوشت سے کھانے پکا کے دسترخوان پر چُنے۔ اوسوقت امیر نے ازبس متعجب ہوکے پوچھا کہ تو نے زبان کا گوشت کسوجہ سے سب سے افضل اور ابتر قرار دیا ہے اوسوقت باورچی نے دست بستہ عرض کیا کہ تربیت اور نصیحت اور افادہ واستفادہ وغیرہ جو امور کہ انسان کی تعلیم کے واسطے مفید ہین سب زبان ہی کے وسیلہ سے ہوتے ہین اور اسکے سوا غیبت دروغ افترا بہتان کفر سب زبان ہی سے پیدا ہوتی ہین

اور اسیوجہ سے زبان بہتر اور بدتر ہے لمؤلفہ

زبان سے ہوتا ہے انسانکو نفع اور ضرر	زبان ہی سے ہی امید اور زبان سے خطر
زبان ہی سبب افتخار آدم ہے	زبان ہی سببِ انتظام عالم ہے
زبان ہی سے ہی انسان دو کونمین باکام	زبان ہی سے ہی ہوتا یہ خوار اور بدنام

نصیحت خلاصۃ النصائح مین لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ غیر از ذکر خدا زبان پر نہ لائے اگرچہ کچھ فائدۂ دنیاے دنی بھی ہاتھہ آئے کسواسطے کہ اکثارِ گفتار مین نفع کم ضرر بیشمار ہے انسان ہرچند شائستہ کردار ہوگا سہو و نسیان مین بے اختیار ہوگا کلیۃ الخیر مین مطابقت تقدیر ضرور ہے والا قائل مصدر ہزار گونہ قصور و مطعونِ طعنِ جمہور ہے اور جو کوئی بات منجملۂ ممنوعات زبان زد ہو متکلم مورد آفاتِ لاتعد ہوا گر کسی کی بدگوئی ہے تو الغیبۃ اشد من الزنا نے آبرو کھوئی ہے اگر خلافِ دین مبین قیل و قال ہے سراسر خرابی آخرت پر دال ہے پس بہر صورت خاموشی موجب حسنات ہے منجی از آفات ہے حالتِ خاموشی مین آدمی بلاد غدغہ از معاقبات آرام سے سوتا ہے بات کرنے سے

خسر الدنیا والآخرۃ ہوتا ہے لمؤلفہ

زبان نے کیا آدمی کو خراب ٭ زبان بند کر جو تو چاہے صواب

تکلّم ہے سرمایۂ شور و شر ✣ تکلّم سے کرتے ہین دانا حذر

۲۴ **نصیحت** ۔غیبت سے زیادہ کوئی بُری بات نہین ہے اسکی بُرائی کہین سے کہین ہے غیبت کرنے والا عاقبت اندیشی سے درگذرتا ہے اپنی نیکیان اورکے حوالہ کرتا ہے۔

۲۵ **حکایت** ابوسعید رح سے کسینے کہا کہ فلان شخص آپکی غیبت کرتا ہے اونھون نے ایک طباق خرماے تر سے بھرکے اوس شخص کے پاس بھیجا اور کہا مین نے سُنا ہے تنے اپنی نیکیان مجکو تحفہ دین ہین اوسکے شکرانے مین یہ خرمے کا طباق نذر خادمان ہے قبول فرمانا عین احسان ہے وہ شخص بہت پشیمان ہوا آنحضرت کا معتقد بدل وجان ہوا **بیت**

چو در مقابلۂ جرم لطف بیند کس ✣ شود خجل زدۂ وین خجالت از دے بس

دوہا سجن چیت کبہون نہ دھرت دُرجن جن کے بول ✣

پاہن مارے آم کو تو پھل دیت امول ✣

۲۶ **حکایت** شہر سیدا ملک مصر کے صحراے پُرفضا مین ایکروز چند درویش ریاضت کیش جمع ہوئے اور بعد از فراغ اوراد واشغال کے غیرون کی عیب جوئی کرنے لگے اونکا مرشد چپ بیٹھا سُنا کیا بعد ازان اوس مجمع سے علیحدہ جاکر ایک تھیلی

شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ العزیز حضرت شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے انکو ابو سعید مخدوم بھی کہتے ہین اور حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کے ہم عصر ہین ۴۱۲ھ

بالو سے بھر کے اپنی پشت پر لادی اور ایک بہت چھوٹی ٹوکری ریگ سے پُر کر کے ہاتھ مین لی اور اوس مجمع مین آیا سب مرید یہ کیفیت دیکھکے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت اس سے آپکی کیا مراد ہے فرمایا وہ تھیلی جو میری پیٹھ پر ہے اوسمین میرے گناہ بھرے ہین اسوجہ سے پیٹھ پر ڈالی ہے کہ میرے گناہ خود مجھکو نظر نہ آوین اور اس ٹوکری مین اور برادران دینی کے تھوڑے سے معاصی کہ بحکم۔ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ وقوع مین آئے رکھے ہین اور مین اوس بارگران کو جو میری پشت پر ہی خیال مین نہین لاتا ہون اور اس ٹوکری پر باوجود اس سبکی کے کہ اوسکا عشرِ عشیر نہین ہے زبانِ طعن ہلاتا ہون پس جماعہ معتقدین اس اشارے کو سمجھ کے اپنی گفتار نابکار سے بہت شرمائے اور توبۂ نصوح کر کے اس فعل ناشائستہ سے باز آئے۔

پند بزرگون کا قول ہے کہ خُلق دولتِ بیزوال ہے مردِ خلیق مہبطِ الطافِ ایزدِ لایزال ہے حدیث مین آیا ہے کہ مومنِ خلیق حشر مین درجہ قائم اللیل و صائم الدہر کا پائیگا اور نعیم بہشتی سے مالامال ہوجائیگا لمؤلفہ ہے خلق شعار نیکمردان ✤ ہے خلق وقار نیکمردان ✤ ہے خلق سے آدمی خوش انفاس ✤

ہے خلق سے مرد اشرف الناس ٭ ہے خوبیِ مرد نیکخوئی ٭
ہے رتبہ فزا شگفتہ روئی ٭

نکتہ۔ جب حق سبحانہٗ جلت آلاؤہٗ نے ایمان کو خلعتِ وجود مرحمت فرمایا اوسنے استدعا کی کہ اے خالق ذوالجلال واے معطی متعال مجھکو قوی کر اللہ جل شانہٗ نے اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ کو اوسکا یار و مددگار کیا اور جب کفر کو پیدا کیا اوسنے بھی قوت مانگی بدذاتی اور مذموم صفاتی کو اوسکا غمگسار بنایا۔ بیت

من ندیدم در جہان بست و ہشت ٭ ہیچ اہلیت بہ از خوے نکو

حکایت حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ العزیز اکثر اوقات جو ذوق وشوق مین آتے کسی جنگل کو نکل جاتے خلق سے جدا ہوتے مصروف بخدا ہوتے۔ ایک روز اتفاقاً ایک سوار وارد ہوا اوسنے آبادی کو استفسار کیا آپ نے قبرستان کی طرف ہاتھ اوٹھا دیا وہ بہت غیظ مین آیا مارے کوڑون کے حضرت کا ہوش بھلایا اور شہر کو روانہ ہوا جب قریب شہر پونچا دیکھتا کیا ہے کہ تمام خلقت شہر سے جنگل کی طرف رہگرا ہے متعجب ہوکے پوچھا کہ یارو خیر باد کیون شہر سے نکلے جاتے ہو اونھون نے کہا سنا ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ العزیز نے اس صحراے پرخار کو

قدوم میمنت لزوم سے رشکِ گلزار بنایا ہے ہم سب وہین کو جاتے ہین
شاید زیارت نصیب ہو اپنے طالع کو آزماتے ہین یہ ماجرا سنتی ہی
سوار کھٹک گیا جی مین کہنے لگا شاید وہی ابراہیم ادہم نہ ہون
جنکو مین نے زدوکوب کیا ہے اور بوجھ بھاری یحملون اوزارہم
کا اپنی گردن پر لیا ہے اونکی شکل وشمائل پوشاک سب نی وہی صورت
اور سیرت جو سوار نے دیکھی تھی بیان کی سوار آخر کار اپنے اوپر
نفرین کرتا اولٹا پلٹا اور سبکے ہمراہ جاکے حضرت کو دیکھا خون سے
نہائے ہین سرخروئی کونین بدولت صبر پائے ہین قدمو پر گر پڑا
اور عذر تقصیر کرنے لگا آپ نے فرمایا تیرا کیا قصور ہے تقدیر اللہ
سے ہر شخص مجبور ہے دوسرے کی گرفتاری اور دل آزاری سے
مجکو فائدہ کیا جو کچھ تجھسے ہوا مین نے للہ بخشا اور متوجہ الی اللہ ہوئے
اور دست دعا اوٹھاکے خدا وسکے استغفار جرائم مین عذر خواہ ہوئی بیت
خوش ست عالم آزادگی وخوشخوئی ٭ بدین مقام درآگر بشست میتوئی ٭
حکایت خداوند تعالی نے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
سے پوچھا کہ فرشتون کے ساتھ اوڑنا منظور ہے حضرت روح اللہ
نے عرض کیا ہان ارشاد ہوا کہ پانچ خصلتین اختیار کر شفقت
مانند آفتاب تواضع مانند زمین سخاوت مانند دریا رواں

سلہ یہ حکایت پہلے گذر چکی ہے اسنے گذرون کے بوجھ کا منہ

حلم مانند مردہ پردہ پوشی مانند شب پس جس بشر مین یہ خصلتین ہون وہ فرشتون کے مرتبہ کو فائز ہو۔

حکایت ایک مسلمان نے کسی یہودی سے کہا کہ امامِ عہد نفسانیت سے بری ہوتا ہے اوسکو غصہ کبھی نہین آتا ہر چند امور خلافِ طبیعت پیش آئین فوائد دنیوی متروک ہو جائین یہودی نے انکار کیا کہ یہ بات خلافِ قیاس ہے غصہ خاصۂ طبیعت اُناس ہے الغرض رد و قدح نے طول پایا تصفیہ امتحان پر ٹھہرایا یہودی آمادۂ آزمایش ہوا اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درِ دولت پر گیا اوسوقت مین کہ حضرت طعام تناول فرما کے قیلولہ کے واسطے بالاخانہ پر تشریف لیگئے تھے معاً پلنگ کے پاس پہونچتے ہی یہودی نے دستک دی فی الفور آپ اوتر آئے اور حال آنکہ آپ بہت لحیم و شحیم اور نشتر زینہ اوس بالاخانہ کے تھے جب آپکو دیکھا تو کہنے لگا کہ ایک مسئلہ پوچھنے آیا تھا سو بھول گیا فرمایا جب یاد آئے تب آنا اور پھر نشتر زینے کی مسافت طے فرما کے جیسے ہی بالاخانہ پر پہونچے ہین پھر اوسنے دستک دی آنحضرت پھر اوتر آئے یہودی بولا یا حضرت مسئلہ تو یاد آیا تھا اس عرصہ مین پھر بھول گیا ارشاد کیا اچھا پھر آنا

علی ہذا القیاس تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور باوجود اس جسامت اور جفاکشی کے کہ تمام بدن عرق عرق ہوگیا بجز شگفتہ روئی کے چہرۂ مبارک پر کوئی آثار ملال ظاہر نہوئے چوتھی بار یہودی نے کہا کہ چرکین کا مزہ کیسا ہوتا ہے فرمایا کہ تازہ قدرے شیرین ہوتا ہے اور باسی ترش ہوجاتا ہے اوسنے کہا کیا آپ نے کھایا ہے فرمایا نہین اس سے معلوم ہوا کہ تازہ پر مکھی بیٹھتی ہے اور باسی پر نہین یہودی فی الفور ایمان لایا اور کفر سے باز آیا

مثنوی

ہرکہ در وسیرتِ نیکو بود	آدمی از آدمیان او بود
نیکی مردم نہ نکو روئی است	خوے نکو مایۂ نیکوئی است

حکایت نوشیروانِ عادل کو کسی فقیر نے ایک لوحِ زمرد نذر کی اوسمین بخطِ زر لکھا تھا کہ خوش خلق وہ شخص ہے جو دس اوصاف سے موصوف ہو اوّل بحکمِ وَشَاوِرْہُمْ فِی الْاَمْرِ کوئی کام بغیر شورۂ عقلا نکرے دوسرے انصاف کوشی تیسرے عذر نیوشی چوتھے عیب بینی سے محترز رہے پانچوین بدی کا بدلا نیکی دے چھٹوین ارباب حاجت کو حتی الوسع کامیاب کرے ساتوین خلق اللہ کی آسایش کے لیے اپنا رنج گوارا کرے۔ آٹھوین اپنے عیوب بنظر تامل دیکھ کے اونکا ازالہ کرے۔

نوین کس وناکس سے بشگفتہ روئی پیش آئے وسوئین
ایسی آسایش نچاہیے جسمین خلق اللہ کو آزار پہونچے لمؤلفہ
ہر کسی سے خلق کرنا خوب ہے ❊ مرد عاقل سے یہی مطلوب ہے
حکایت شہر لکھنؤ مین حضرت مولانا ومرشدنا قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین عالم اجل فاضل ضرب المثل حقائق ومعارف
دستگاہ مولوی نعمت اللہ چشتی قادری دامت برکاتہ نے کسی
اُمی کی وضو کی ترتیب مین غلطی اور فتور پایا ازراہ خوش خلقی اپنے
دل مین کہا کہ اگر اسکو غلطی پر متنبہ کرتا ہون تو شرما جائیگا اور
جو مطلع نہین کرتا ہون تو گنہگار ہوتا ہون مصرع
گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل ❊ ایسی صورت نکالیے کہ سانپ
مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے یعنی اوسکی خاطر شکنی نہو اور مسئلہ سے
بھی آگاہ ہو جاے اوس سے کہا ذرا ابھی ٹھہرے رہیے ہم بھی
وضو کرلین سب نمازی ساتھی چلکے نماز پڑھین وہ وہین ٹھہر گیا
اوسکے سامنے حضرت نے وضو کرنا شروع کیا اوسنے ترتیب
وضو دیکھی اپنے وضو کو خلاف قاعدہ پایا عرض کیا یا حضرت
مین آج تک وضو ناقص کرتا رہا آج حضور کی بدولت اس
ہرزہ کاری سے نجات پائی بیت

بہمہ خلق جہان خُلق پسندیدہ نمای ❊ کہ سوے خلد برین راہ بدان خواہد بود

حکایت ۳۴ ایک روز حضرت امام حسین علیہ السّلام مع چار سو یاران عقیدت فرجام بڑے جاہ و احتشام سے کہین تشریف فرما ہوئے اور عمامہ عربی مانند حضرت رسول اللہ صلعم بر سر و ذوالفقار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بر کمر اون یارون مانند ستارون بین مثل ماہ تابان دور سے نمایان تھے ماشاء اللہ حسن خداداد کا وہ عالم تھا کہ دیکھنے والون کو بیتابی کا عالم تھا ایک اعرابی نے لوگون سے پونچھا کہ یہ کون ہین سب نے کہا کہ یہ حسین ابن علی کرّم اللہ وجہہٗ ہین وہ شخص آمادۂ آزمایش ہوا اور زبان خرافات بیان سے آپ کی شان مین کچھ واہیات بکنے لگا ہمراہیان باادب وہ سوء ادبی دیکھکے بیتاب ہوئے بارادۂ تادیب اوسکی طرف عنان تاب ہوئے آپ نے اونکو منع فرمایا اور بکشادہ روئی تمام اوس نافرجام کو اپنے پاس بولایا اور بدلجوئی مالا کلام فرمایا کہ اگر بھوکا ہے کھانا انواع اقسام کا مہیا ہے اور اگر رفع تشنگی مقصود ہے برف کا جھلا پانی موجود ہے اور اگر قرضدار ہے تو درہم و دینار بیشمار ہے اور اگر کوئی عدو درپے آزار ہے ہر شخص تیری دادرسی کو طیار ہے یہ شیرین کلامی سُنکے وہ شخص

ایمان لایا کفر اور زندقہ سے باز آیا بیت

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ٭ دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ

دوہا تُلسی یہ جگ آئیکے سیکھہ اوکھہ کی لے ٭ ٭

جو تو سین ان رس کرے تاہِ ادھک رس دی

نصیحت مرد وہ ہے جو اپنی نیکیان مثل بدیون کے چھپاوے بلکہ نیکی اپنی کبھی بھولی سے زبان پر نہ لاوے۔

فائدہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا فرمایا کہ اے آدم تو کون ہے آدم نے عرض کیا کہ مین نہین جانتا حکم ہوا تو انسان ہے آدم نے التماس کیا کہ انسان کسے کہتے ہین ارشاد ہوا جسمین چار خصلتین ہون تواضع وسخاوت وشفقت وحسن خلق۔ یہان سے صاف ظاہر ہے کہ جس شخص مین یہہ خصائل اربعہ نہون وہ انسان کامل نہین ہے۔

نصیحت حکیمون نے کہا ہے کہ نیکبختی کے سات نشان ہین اول اکل حلال دوسرے صدق مقال تیسرے نفس امارہ کو مغلوب رکھنا چوتھے لہو ولعب سے نفرت صحبتِ علما سے رغبت بیت

صحبتِ عالم بود چون کیمیا ٭ زان مس اعمال تو گردد طلا ٭

پانچوین بزرگون کا ادب بجا لانا چھٹے غربا سے بشفقت پیش آنا۔

ساتوین لطف و مدارا پیشہ کرنا دوست و دشمن کو راضی رکھنا بیت

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست ✤ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

حکایت ایک روز حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لب دریا وضو کرتے تھے اتفاقاً ایک سیب نہایت خوشرنگ

و شاداب بہتا ہوا نظر آیا بلا تامل آپ نے اوٹھا کے نوش فرمایا

پھر خیال ہوا نہین معلوم یہ سیب کسکا تھا مین نے بلا اجازت

مالک کے کیون کھا لیا اب اسکا مواخذہ میری گردن پر ہے

کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ اس آفت ناگہانی سے رہائی پاؤن

آخر الامر بعد از فکر و تامل یہ بات ٹھہری کہ جس طرف سے وہ سیب

بہتا ہوا آیا تھا اوسی طرف کی راہ لی بعد قطع چند منزل ایک

باغ بہت سرسبز و خرم لب دریا نظر آیا کہ شاخین درختون کی جو

دریا پر سایہ افگن تھین اونکی شادابی دیکھ کے پانی کا دل لہرایا

عجیب باغ خوبیون سے مالا مال ہے اوسکی توصیف مین زبان

ناطقہ لال ہے ہر جگہہ سبزہ لہلہا رہا ہے ہر درخت اپنا جوبن

دکھا رہا ہے مہندی کی ٹٹیان نہایت قطعدار روش کی پٹریون مین

صنعت باغبان حقیقی نمودار یاسمن کے پھول وہ لطف دکھاتے ہین

غنچہ اسے قلوب اونکے نظارہ سے کھلے جاتے ہین نرگس شہلا

ہر ایک سے آنکھین لڑاتی ہے عروسِ سنبل غرورِ حسن مین سب سے
اغماضِ نظر کرکے زلفین سلجھاتی ہے گلاب کے تختے گلزار چھپہ طرازی
عنادل کی بہار ہرچند خوبیان اوسمقام کی خارج از حصرِ مقال ہین
مگر یہ چند اشعار کسی اوستاد کے حسب حال ہین **مثنوی**

گلون پر اسطرح سے پیچ سنبل	کہ جیسے عارض جانان پہ کاکل
ہراک سو جلوہ گر تھے سرو و شمشاد	کہ جیسے جمع ہوتے ہین پریزاد
تر و تازہ بنفشہ اور ریحان	بزنگِ خطِ مشکین عنبر افشان
برنگِ چشمِ فتان چشمِ نرگس	بہ از چشمِ غزالان چشمِ نرگس

غرضکہ ہر رنگ کے پھول کھلے ہوئے ہر قسم کے میوے پھلے ہوئے
اشجار گنجان خرمی و شادابی سے نہال ٹہنیان پھول و پھل سے
مالا مال میوے خوش مزہ درخت نازک ادا ایک طرف بہی
ناشپاتی پھلی ہوئی شاخون پر جلوہ گر دوسری جانب انار و لاتی
قمقمون کی طرح ٹہنیون سے آویزان پیش نظر ہر پھل کو دیکھہ
منہ مین پانی بھر آتا ہے ذائقہ زبان پر چلا آتا ہے چند درخت
سیب کے جانب دریا نظر آئے اونکی دلفریبی نے آسیب کے
ہوش و حواس اوڑائے شاخین اونکی دریا پر سایہ انداز بلکہ
برگ و بر اونکے تلاطم امواج سے دمساز پکے پکے سیب دریا مین

ٹپکتے ہین پیراک آتے ہین کھانے کی ہوس سے آسیب زدونکی
مانند شاخون کو تکتے ہین آنحضرت کو یقین کامل ہوا کہ وہ سیب
انھین درختون کا تھا مالکِ باغ کو راضی کرنا ضرور ہے ورنہ اس
مواخذہ سے رہائی قیاس سے دُور ہے وصول منزل مقصود
سے باغبانِ حقیقی کا شکر بجا لائے اور بسم اللہ کرکے باغ مین
درآئے دیکھا کہ بیچ باغ مین ایک بنگلہ نفیس خوش قطع بنا ہوا ہے گرداگرد
اوسکے طرحدار روشون پر سبزہ اُگا ہوا ہے اوسکے اندر ایک پیرمرد
مُصلّے پر استادہ ہے ادائے نمازِ مغرب پر آمادہ ہے اونھون نے
پہونچکر رسمِ سلام ادا کی تعظیم اوس بزرگ کی بجا لائے نماز مین
اقتدا کی بعد ازادائے نماز ملازمین اور خدم سے جو وہان بکثرت
ایستادہ تھے استفسار کیا کہ یہ بزرگ کون ہین سبھون نے بالاتفاق
کہا کہ ہمارے آقا مالکِ باغ یہی ہین مِن بَعْد حضرت بدل و جان
مشغول خدمت ہوئے اور خدمتگذاری مین قدیم الخدمتون سے
سبقت لیگئے پیرمرد بھی بہت رحیم دل تھا حضرت کو غریب الوطن
جانکے نہایت خاطرداری کیا کرتا اور اپنے خاصہ سے طعام
دیا کرتا جب ہفتہ عشرہ اسیطور پر منقضی ہوا ایکدن اوس پیرمرد
نے پوچھا میان تمھارا مطلب کیا ہے جو اس عاصی پُرمعاصی کو

خدمتِ بیوجہ سے منفعل فرمایا ہے مافی الضمیر ارشاد کیجیے جوکچھ
میرے اختیار مین ہے کوشش کیجائیگی آپ نے کہا کیا کہون
کچھ کہا نہین جاتا ہے اور بغیر کہے رہا بھی نہین جاتا ہے حال یہ ہے
کہ ایک دن مین شامت کا مارا لبِ دریا وضو کر رہا تھا ایک سیب
پختہ آپ کے اس باغ کا بہتا ہوا میرے آگے آیا خواہشِ نفس ہوئی
بلا اجازت مین نے کھایا امیدوار ہون کہ ازراہ مسافر پروری
بخش دیجیے اور اجر عظیم حاصل کیجیے پیر مرد نے یہ بات سنتے ہی
سکوت کیا کچھ جواب نہ دیا سر جھکا لیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ
اللہ اکبر یہ شخص محتاط بدرجۂ کمال ہے اس سے اپنی لڑکی کا
عقد کر دینا مناسبِ حال ہے یہ شخص بڑا پرہیزگار ہے ایسا آدمی
ہاتھ آنا بہت دشوار ہے گھڑی بھر کے بعد سر اوٹھایا اور کہا کہ ہم اسطرح
نہ بخشینگے مگر بشرطیکہ ہماری دخترِ ناکتخدا کو شرف کر دیدہ و بے بصر
تکلم سے معذور دست و پا کی حرکت مین فتور اپنی زوجیت مین
قبول فرمائیے آپ نے بہت سے عذر پیش کیے پذیرا نہوئے
مجبور ہوکے پیر مرد کا فرمان قبول کیا اوسنے منعمات سے جانکے
اوسی دن عقد کر دیا اور کہنے لگا کہ میری کیا قاصر ہمتی تھی کہ ایک
سیب از دست رفتہ اختیار سے باہر گیا ہوا نہ بخشتا لیکن

میری صبیّہ باین اوصاف موصوفہ کو کون قبول کرتا مدت سے
مین اس فکر مین تھا آج یاد ری طالع سے ایسا مُہذّب ہاتھہ آیا
مجھکو بجز انکار بخشش سیبِ مذکور کے کوئی ذریعہ اوسکے عقد کا
ہاتھہ نہ آیا آپ نے اپنی نیک سرشتی سے میرا کہنا مان لیا مین نے
اوسکے عوض مین وہ سیب تو کیا یہ سب باغ ہی آپ کو بخشدیا
الغرض جب آنحضرت بموجب رسم ہنگام شب اپنی اہلیّہ یعنی صبیّہ
پیر مرد کے پاس تشریف لیگئے دیکھا ایک ماہ پارہ فریب نظّارہ
زہرہ جبین رشکِ حورالعین اوسکی خوبی بیان نہین کیجاتی ہے
مگر یہ بیت مُوتلف اوسکی شان مین صادق آتی ہے لمُوتلفہ

حور قائل ہو اگر تجھسے مقابل ہوجاے	جلسۂ خلد برین پھر اوسے مشکل ہوجاے

بیٹھی ہوئی ہے آپ دیکھتے ہی اولٹے پانون پھر آئے اور اپنے
دل مین بہت شرمائے پیر مرد نے کہا کیا ہوا خیر باد فرمایا کیا کہیئے
کوئی غیر عورت نہایت جمیلہ وشکیلہ وہان بیٹھی ہے اوسنے کہا
وہ غیر نہین ہے تمھاری زوجہ وہی ہے حضرت نے فرمایا وہ بینا
شنوا مُسلّم الاعضا معلوم ہوتی ہے خلاف اوسکے جو آپ نے
ظاہر کیا تھا کیا تمنے مجھسے دروغ کہا تھا پیر مرد نے کہا نہین میری
مراد اور تھی یعنی نابینا اس راہ سے ہے کہ اوسنے بجز والدین کے

کسی غیر کی صورت کبھی نہین دیکھی اور صُمٌّ بُکْمٌ اسلیے ہے کہ ماں باپ کے سوا نہ اور کسی سے بات سُنی نہ کسی سے کلام کیا جب یہ بیان سُنا آنحضرت کو یقین ہوا کہ یہ مردِ خدا منجملۂ ثقات ہے اوسکو روکنا کوئی سے کیا فائدہ فی الحقیقت وہ میری زوجہ ہے۔ لمؤلفہ

اکلِ حلال باعثِ عزّ و جلال ہی	اکلِ حلال موجبِ فضل و کمال ہے
اکلِ حلال جو کوئی کرتا ہی اختیار	ہے موردِ مراحمِ الطافِ کردگار

حکایت ۲۹ ایک روز حضرت قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین فضیلت پناہی حضرت قبلہ گاہی مولانا نعمت اللہ چشتی قادری سلمہ ربہ نے کسی کبڑن سے دمڑی کی مولی خریدی اتفاقاً ایک کوڑی کم تھی آپ نے خیال کمی وبیشی نفرما کے کوڑیان اوسے دیدین اوسنے بھی شمار نکین غلہ مین ڈال لین آنجناب آگے بڑھے کچھ اور خریدنے لگے لیتے دیتے مین اوس مولی کو رکھہ کے کہین فراموش کیا اور اپنا راستہ لیا جب دولتخانہ پر تشریف لائے مولی یاد آئی اپنی فراموش کاری پر نفرین فرمائی اتنے مین خیال کمی خرمہرہ کا آیا کہا استغفر اللہ یہ کمی کوڑی نے فساد اوٹھایا پھر بازار کو معاودت فرمائی اور تره فروش کو کوڑی دیکر منت وسماجت کی اور کہنے لگے کہ میرا گناہ عفو کر مین تجھکو ایک کوڑی کم دے گیا تھا اوس نے

دست بستہ عرض کیا حضرت آپ ہمارے دین و دنیا کے مالک
ہین ایک کوڑی کیا مین نے سب دوکان آپ کو دے ڈالی جو
چاہیے لیجیے آپکی دعا سے مجھے بہت ملیگا فرمایا تیری دوکان تجکو
مبارک رہے اور فضلِ خدا سے تو حد سے زیادہ منفعت پاوے
حکایت ۴۰ کسی پرہیزگار اللہ کے یار نے ہرچند اکلِ حلال طلب فرمایا
کسیطرح ہاتھ نہ آیا جب شدتِ گرسنگی سے جان بلب ہوئی آبادی
سے کنارہ طلب ہوئے صحرا نشینی شعار کیا پتیان کھانا اختیار کیا
اسی نہج پر مدتین گذرین حتیٰ کہ آنتین سبز ہوگئین ایک شب
خواب مین بشارت ہوئی کہ اے شخص اب تیری باطن کی کمال طہارت
ہوئی خداوند تعالےٰ کو تیرا صبر پسند آیا تجکو رتبۂ ولایت عطا فرمایا
حکایت ۴۱ سلطانِ محمود ابنِ التمش کہ بڑا بادشاہِ باعدل و داد تھا
اوسکی نصفت اور عدالت سے رعایا کامل شاد تھا زُھاد کے مانند
کھانا بے آب و نمک کھاتا کتابت پر اوقات بسر فرماتا خزانۂ عامرہ
سے اپنی حوائج مین ایک حبّہ خرچ نکرتا غربا اور مساکین کے ظروف
آمال کو خاطر خواہ بھرتا اپنے محل مین سواے بیگم منکوحہ کے اور کوئی
خادمہ نہین رکھتا تھا اوسی اکیلی عفیفۂ معظمہ سے جملہ امورِ خانگی کا
انصرام کراتا حتیٰ کہ کھانا بھی پکواتا ایک روز اوسنے عرض کیا کہ

اے بادشاہِ جم جاہ مین نان پزی سے ازبس درازار ہون ہاتھون پر
چھالے پڑگئے دردسے بیقرار ہون اگرایک کنیز مرحمت ہوتو البتہ
تخفیفِ زحمت ہو بادشاہ یہ بات سنتے ہی بہت ناراض ہوا اور فرمایا
کہ یہ ملک ومال حشم وخدم وریاست ربّ العالمین ہین ہماری
عیش وعشرت کے واسطے نہین ہین اگر اسمین مسرفی کرون تو
فردائے قیامت خداکو کیا جواب دون تمکو لازم ہے کہ بدستور
اپنے کام مین مصروف رہو لونڈی باندی کے واسطے کچھہ نہ کہو
تاکہ آخرت مین جزاے خیر پاؤ ایسا نہ کرو کہ یوم الحساب دامنہ تمہارا
پکڑی جاؤ بیگم کو بھی یہ بات پسند آئی اس جہانِ فانی کی مشقت
عالم باقی کی راحت سمجھہ کے گوارا فرمائی۔

حکایت کسی شہر مین ایک امیرزادہ بصد ناز پرورش پاتا تھا
اور بسبب خاطرداری والدین کے ہرایک عزیز وقریب حوالی و
حواشی اوسکی بے تمیزیان اوٹھاتا تھا اکثر اوستاد اوسکی
تعلیم کے واسطے معین ہوئے اور بہت کوشش کی چونکہ وہ لڑکا
لہو ولعب مین مصروف رہا کرتا تھا کچھہ مفید نہوئی ایک روز
تفریحاً وہ امیر سوار ہوا اور قضاے کار بازار کی
طرف جانکلا دیکھتا کیا ہے کہ ایک پیرزال غلام کمسن سال خضر صورت

الیاس سیرت سراپا نور جامِ وحدت سے مخمور بقیمت چند ہزار دینار
فروخت کرتی ہے اور ارزان فروشی کا دم بھرتی ہے امیر نے
اپنے دل مین کہا کہ ہرچند گران قیمتی اس غلام کی کہین سے کہین
ہے گو کوئی ہنر ظاہری نہو خالی از حکمت نہین ہے شاید صاحبِ نسبت
ہو مقبول بارگاہِ صمدیت ہو اسکو خرید لیجیے اور اپنے فرزند دلبند کو
اسکے سپرد کیجیے برکتِ صحبت اثر دکھلاے میر الختِ جگر جہل و نادانی
سے نجات پاے الغرض غلام کو بقیمتِ خاطر خواہ عجوزۂ مسطورہ سے
خرید لیا دولت سرا پہ لاکر وہ لڑکا اوسکے سپرد کیا کہ اوسکو راہِ
صدق و صواب ہدایت فرماے اور کجروی و ناراستی سے باہر لاے
چنانچہ وہ لڑکا اوس پیر مرد کی صحبت مین رہنے لگا اور دو تین
مہینے کا عرصہ گذرا ایک روز امیر نے پیر مرد کو مع صاحبزادے کے
طلب فرمایا بڑا فصیح و بلیغ پایا جہل و نادانی سے دور علم و حلم سے
معمور ہمہ تن اخلاقِ حمیدہ سربسر اطوارِ پسندیدہ امیر یہ حال
دیکھکے نہایت محظوظ و مسرور ہوا غلام کا ممنون و مشکور ہوا
فی الفور آزاد کیا مال و دولت سے شاد و آباد کیا بفضلِ اللہ
لڑکا جملہ فنون ظاہری و باطنی مین طاق علامۂ آفاق ہوا اور
عرفاے عظام اور اولیاے کرام کا اوسنے درجہ پایا بیت

صحبتِ صالح ترا صالح کند ٭ صحبتِ طالح ترا طالح کند

دوہا سنگت سے گُن ہُوت ہے اور سنگت سے گُن جاے ٭
بانس پھانچ اور میصری اِکّے بھاؤ بکاے ٭

حکایت سبکتگین پدرِ سلطانِ محمود ابتدا مین سلطانِ سنجر کے دربارِ دُربار مین بزمرۂ سواران ملازم تھا تنخواہ قلیل تھی واہل وعیال کثیر لہذا شب وروز فکرِ معیشت مین رہتا روزگارِ ناہنجار کی سختیان سہتا روز صحرا کو جاتا کچھ شکار کر لاتا اپنے بال بچون کو مُنجمل کے کھاتا ایک روز شکار کو گیا دیکھا کہ ایک ہرنی چھوٹا سا بچّہ ساتھ لیے چر رہی ہے گھوڑے کو اوسکی طرف دوڑایا اوسنے بھاگ کے اپنی جان کو بچایا مگر بچّہ بسبب خوردسالی کے بھاگ نسکا سبکتگین کے ہاتھ لگا اوسنے جلدی شکار بند مین باندھ لیا اور شہر کو روانہ ہوا ہرنی نے جو بچّہ کو گرفتار پایا چلاتی ہوئی گھوڑے کے پیچھے قدم بڑھایا سبکتگین نے اوسکے حالِ پر رحم کھایا بچّے کو چھوڑ دیا ہرنی بہت خوش ہوئی اور آسمان کیطرف سر اوٹھا کے سبکتگین کے حق مین دعا کی سبکتگین نے اوس روز کچھ شکار نپایا خالی خولی اپنے گھر چلا آیا بوقتِ شب جناب رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب مین دیکھا کہ زبان

۵۱ یہ شخص ناصرالدین اور باالتحقیق اور یادری قتیبہ سے پس از مرگ اسحاق ابن ایلچین بیشتر از اسحاق کے عقبہ نکاح مین آئی دیوزیدہ دادی شاہزادی سلطان ۹۰۰ عیسوی مین تخت نشین سلطنت ہوا اور بیس برس سلطنت کرکے ۹۹۰ عیسوی مین وفات پائی ۱۲ منہ

وحی ترجمان سے فرمارہے ہین کہ اے سبکتگین بشارت ہو تجکو کہ
آج تونے بباعث شفقت نمائی ایک بیزبان کے بارگاہ صمدیت
مین دوستون کا درجہ پایا اور ہمکو بھی تیرا یہ کام بہت پسند آیا
اور مُعطی مُتعال نے تجکو اوسکے انعام مین درجۂ بادشاہی عطا فرمایا
اپنے بندون کو تیرا فرمانبردار بنایا اب لازم ہے کہ تو مدت العمر
غربا پروری اور مسکین نوازی مین بدل و جان مصروف رہے
اور نفسانیت سے بَری ہو کر کسیوقت لطف و مرحمت سے باز نہ رہے مثنوی

وز شفقت ہر کہ عَلَم بر فرشت	کار خود و جملہ خلائق بساخت
از شفقت ہر کہ سر افراشت	دید ہُ دولت برخش برداشت

حکایت ۔ سلطان محمود اپنے عہد سلطنت مین صرف کتابت
پر اوقات عزیز بسر فرماتا اور خزانۂ عامرہ سے ایک حبّہ اپنے صرف
مین نہ لاتا ایکدن کوئی امیر اوسکی ملازمت کو آیا اور اوسکا لکھا
کلام مجید دیکھنے لگا ایک جا پر لفظ فی مکرر دیکھا شاہ کو غلط نگاری
پر اشارے سے تنبیہ کیا باوجودیکہ وہ صحیح تھا بادشاہ نے فی الفور
قلم اوٹھاکے گرد اوس لفظ کے ہالہ سیاہی کا کھینچ دیا جب وہ
امیر رخصت ہوگیا ہالہ کو چھیل ڈالا کسی نے وزرا مین سے دستبستہ
عرض کیا کہ پہلے قبلۂ عالم نے اوس لفظ کے گرد حلقہ کھینچا اور اب

حکمت فرمایا اسکا کیا سبب ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ فی الحقیقت یہ لفظ صحیح ہے لیکن اگر مین اوس شخص کو غلط فہمی پر مطلع کرتا تو شکستہ خاطر ہوتا لہذا اوسکے سامنے اوسپر دائرہ کھینچا اب چھیلڑلا

حکایت ایک شخص فاجر نابکار دائم الخمر مجسم شر مثنوی

دلیرے سیہ نامۂ سخت دل	زناپاکی ابلیس ازوے خجل
بسر بردہ ایام بے حاصلے	نیاسودہ نابودہ ازوے دلے
سرش خالی از عقل و پرز احتشام	شکم فربہ از لقمہاے حرام

ایک دن کسی اپنے دوست کو خط لکھ رہا تھا کہ ایک مکھی نوک قلم پر بیٹھ کے روشنائی چوسنے لگی اوسنے قلم کو تھام لیا مکھی کو سیر ہوکے پینے دیا جناب باری کو یہ فعل پسند آیا اپنے مقربان بارگاہ کا درجہ عطا فرمایا شعر

رحمتِ حق بہانہ میطلبد	رحمتِ حق بہانہ میطلبد

سمجھنے کی بات ہے کہ ایسے بداطوار ناخوش کردار کو ایک مگس حقیر کی دلداری سے اتنا بڑا امر حاصل ہو جائے اگر کسی انسان کی دلداری اور کاربرآری مین کہ اشرف المخلوقات ہے جد وجہد کیجاوے کسقدر اجر عظیم ہاتھ آئے

شعر کعبہ بنیادِ خلیل آذر است	دل بدست آور کہ حج اکبر است

حکایت — حضرت علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کہ راس الابرار

سلسلہ حضرت شیخ عارف اللہ معارف دستگاہ مین انکا مولد ومدفن شہر سمنان ہے جو دریائے دامغان اور فیروزکوہ کے واقع ہے اثنا مین سلطنت محمدیہ کے وزیر مقرب دوس پاس وزارت کی پھر پایہ تخت الموت کی طرف آیا اور وہان کا رئیس ہو گیا

اور اولیاے کبار سے تھے مسندِ وزارت چھوڑ کے صدآرا سے
عبادت ہوئے چالیس برس کا زمانہ ریاضتِ شاقہ مین گذرا۔
ایک روز خواب مین دیکھا کہ حشر برپا میزان ایستادہ ہے وزنِ
اعمال عبادِ اللہ ہو رہا ہے حکم ہوا کہ علاؤ الدولہ کی عبادت چہلسالہ
ایک پلّہ مین اور وہ عمل کہ عہد وزارت مین کسی بڑھیا کا دل عدل
وداد سے خوش کیا تھا دوسرے پلّہ مین رکھو چنانچہ ویسا ہی کیا گیا
جس پلّہ مین وہ ایک عمل تھا گران باری سے جھک گیا جب
آنحضرت بیدار ہوئے زندگی سے بیزار ہوئے تاسّف کرکے ہاتھ
ملتے تھے اور فرماتے تھے کہ حیف صد حیف مین نے وزارت
کیون ترک کی اور ایسی دولت شائگان رائگان ہاتھ سے دی اگر عہد
وزارت قائم ہوتا ایک عالم میرے عدل وداد سے بآرام سوتا
اب کیا ہوسکتا ہے منزلِ مقصود کہین سے کہین ہے غیر
حسرت وافسوس کے اب کچھ حاصل نہین ہے دوھا
آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت ٭
اب پچھتائے کیا ہوت ہی چڑیا چُن گئین کھیت ٭ شعر

کسے دانۂ نیکمردی نکاشت	کزو خرمنِ کامِ دل برنداشت

فائدہ۔ سات چیزین سات چیزون کو کھالیتی ہین رنج عمر کو

دروغگوئی روزی کو حسد نیکی کو غیبت عبادت کو زنا بنیاد کو۔ توبہ گناہ کو۔ صدقہ بلا کو۔

نصیحت چار چیزین چار چیزون سے ملاتی ہین زہد تقوے سے قناعت تونگری سے بقول قائل شعر شگفتہ رہتی ہے خاطر ہمیشہ +

قناعت بھی بہار بے خزان ہے	صبر محبوب سے بیت
صبر بہتر مرد را از ہر چہ ہست	تا بیا بد بر مرادِ خویش دست
کوشش مطلوب سے بیت	کسی بگردنِ مقصود دست حلقہ کند
کہ پیش تیر بلا ہا سپر تواند بود	اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ

وسلم بھی مصداق انمیعنی ہے مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَ فَوَجَدَ

نصیحت زیادہ کھانا دل کو مارتا ہے جیسے پانی کی کثرت کھیت کو خراب کرتی ہے شعر خوردن برائے زیستن و ذکر کردنست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست +

حکمت چار چیزین چار چیزون کی محتاج ہین۔ بادشاہ وزیر دانا کا بہادر اسلحۂ مصفا کا علم عمل کا وعدہ وفا کا۔

حکمت لقمان علیہ السلام کا قول ہے کہ چار چیزین حسنِ خلق ہین۔ رائے سلیم۔ عدل مستقیم۔ صبر مستقل۔ حیائے کامل۔

حکمت کسی نے ایک حکیم سے پوچھا کہ انسان کو کیا کیا مضر ہے

لہ جس شخص نے طلب کیا کسی شے کو اور کوشش کی اس حاصل ہوئی ۱۲ منہ

کہا تین چیزین حسد[1] و غضب[2] و نخوت[3]۔

نصیحت[4] - تین کام مقضیٔ المرام ہین پیروی[1] راستان زیارت[2] درویشان موانست[3] واعظان۔

لطیفہ[5] - ایک بزرگ کسی کبڑن کی دکان پر گئے اوس سے پوچھا کہ بی بی سویا کتنے سیر دوگی اوسنے کہا تکے سیر بعد ازان اوس سے پوچھا چوکا کتنے سیر اوسنے جواب دیا جو سو یا سو چوکا اس بات کے سنتے ہی آپ اپنی غفلت پر بہت سا روئے اور تمام عمر شب زندہ دار رہے اور غافل ہو کر ایکدم نسوئے قطعہ نگویند از سر بازیچہ حرفے ٭ کزان پندے نگیرد صاحب ہوشے ٭ اگر صد باب حکمت پیش نادان ٭ بخوانند آیدش بازیچہ در گوش ٭

حکمت[6] ایک بادشاہ نے کسی حکیم سے پوچھا کہ سلطنت کے[1] چیزون سے قائم رہتی ہے کہا چھہ چیزون سے فہم[1] و فراست[2] نصفت[3] و مرحمت[4] شجاعت[5] و فتوت[6]

حکمت[7] سکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ کے[1] چیزین سلطنت کو برباد کرتی ہین اوسنے کہا چار چیزین امیرون[1] کی غفلت و بیرون[2] کی خیانت نظیرون[3] کا حسد حقیرون[4] کی گستاخی و تجاوز از حد۔

حکمت[8] نوشیروان[1] نے بزرجمہر[2] سے پوچھا کہ بادشاہون کو

ایک بادشاہ وعوب نے شیخ کو کسی کام کے واسطے بغداد میں بھیجا اور اسکا نام دریافت کیا شیخ نے اپنا نام عدل و انصاف بتایا اور اسکا شہر بغداد کا نام جو بغداد ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ یہان پہلے ظالم بادشاہ تھا نوشیروان عادل کے وقت میں اسکا نام بغداد ہوا

کونسا شکار کرنا بہتر ہے جواب دیا مرغ خاطر رعایا کو دام عاطفت
مین پھنسانا لِمُوَلِّفِہٖ گر ہے اقبال کا طالب تو رعیت کو نواز
گرچہ کچھ فوج نہو تو بھی ترا ملک ہے

حکمت ۵۸ ہوشنگ بادشاہ بن سیامک نے ایک حکیم سے پوچھا
کہ سلطنت کی کیا زکوۃ ہے کہا مظلوم کی داد دینا اور محتاجون
کی حاجت روا کرنا بیت داد مظلومان بدہ مقصود محتاجان برآر
دین و دنیا را بدین داد و دہش معمور دار

حکمت ۵۹ ۔ کسی بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ میرے خاندان
مین دولت کبتک رہیگی اوسنے جواب دیا جب تک عدل و داد رہیگا لِمُوَلِّفہٖ
دولت و عدل دونو توام ہین جاہ و انصاف ہر دو ہمدم ہین ؛

التماس

ہر چند سخنان حکمت کثیر ہین خارج از حدِ تحریر و تقریر ہین لیکن
بموجب اَحْسَنُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ ایجازِ مخل سے احتراز کیا
اطنابِ مُمِلّ کو بار ندیا اور بزرگون کا بھی قول ہے در خانہ اگر
کس است حرفی بس است لِمُوَلِّفہٖ ہر کہ راہست کوہرِ صافی
بہرا و نکتہ بود کافی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَہَّابِ بِعَوْنِہٖ تَمَّ ہٰذَا الْکِتَاب

ہوشنگ نام ہے ایک بادشاہ عجم کا جو اتفاق عالمی جس حضرت آدم کا ہم عصر تھا یہ شخص آتش پرستی کا بانی ہے جاپس بن گشتاسپ بعد پہاڑ کے غار مین جا کے عبادت کرنے لگا وہان دیو نے اوسکو مار ڈالا

قطعۂ تاریخ عیسوی ترتیب رسالۂ ھذا از مؤلف

اے شیفتہ جب ہوا یہ نسخہ تالیف — لوگوں نے کہا ہے مخزنِ صدق و صفا
ہاتف بولا کہ عیسوی لکھ تاریخ — بس خوب ہوا عظ و نصائح زیبا

۱۸۷۲ء

قطعۂ تاریخ ہجری تالیف رسالۂ ہذا از مؤلف

چو تالیف شد این کتابِ عجیب — پئے خواندنِ شائقانِ زمن
من از سالِ ہجریش کردم خیال — بدل گفت ہاتف چہ شیرین سخن

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ ابکارِ افکار عندلیب خوش الحان گلستان معانی طوطی شیرین بیان بوستان سخن دانی سرآمد شعرائے نامدار سرو قد زبان آوران کامل عیار دبیر عطارد سیر منشی جواہر سنگھ صاحب متخلص بجوہر مصاحب خاص مہاراجہ صاحب بہادر۔

کیا جب وحدالدین خان نے تصنیف — رسالہ کارآمد حسب مطلوب
برای سال عیسی فی البدیہہ — لکھا جوہر نے اچھا خوب و مرغوب

۱۸۷۲ء

قطعۂ تاریخ ریختۂ کلک جادو آدا لالہ راج بہادر متخلص بسخا منشی مہاراجۂ صاحب بہادر در صنعت توشیح از شاگردان مؤلف کتاب۔

او حدالدین شاعرِ ذی علم و حلم — یادگارش این کتابِ خوشتر است

مثل این نسخہ ندیدم در صلاح | اے سخا این نقش طرز دیگر است
آخر ہر مصرع زین نظم کلام | سال ختمش را یقین دان رہبر است

قطعۂ تاریخ ریختۂ کلک جواہر سلک شاعر باطبع لطافت مشحون منشی لعل بہادر متخلص بمفتون میر بخشی مہاراجہ صاحب بہادر شاگرد مؤلف ۱۲۸۸ھ

لکھا وہ شیفتہ نے پند نامۂ نادر | کہ جسکے دید کی عالم کو دلسے رغبت ہے
تو سال ہجری سہر انس سے لکھ اے مفتون | کتاب کیا ہے یہ گلزار پند و حکمت ہے

قطعۂ تاریخ طبع زاد سعید ازلی رشادت توامان راجہ سلطان علیخان متخلص بسلطان خلف الرشید راجہ ریاست علیخان والی اوترولہ مرحوم از تلامذۂ مؤلف ۱۲۸۸ھ

پے نذر ڈر کٹر شد چو تالیف | چہ نادر نسخۂ بیمثل وبہتا
زبہر سال ہجری فکر سلطان | بگفتا کن رقم مرغوب دلہا

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر بے بدل خوشنویس ضرب المثل گفتارش مصداق سبحان کلامی سید آقا حسن صاحب متخلص بنا می عرف میر نصاحب مصاحب خاص جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

آب زر سے اسکو لکھنا چاہیے | کیمیاے حکمت ایسی ہے کہان

طرفہ تاریخ اوسکی نامی نے کہی | نسخۂ اکسیر ہے بھر جوان
۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سید عسکری صاحب متخلص بیوسف عرف میر نواب مہتمم عمارت وچترماسۂ سرکار مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ شاگرد میر نصاحب رضوی

ختم گشتہ چو این کتاب عجیب | بھر تاریخ شد دلم را کد
دفعتہً دا د این ندا ہاتف | یوسفا گو کہ آفتاب خرد
۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد لالہ بچو لعل صاحب متخلص بفصیح اخبار نویس صدر ریاست بلرام پور شاگرد میرن صاحب

جب کیا ختم یہ بفضل خدا | شیفتہ نے بحالۂ دلکش
کہی فوراً فصیح نے تاریخ | خوب ہے یہ رسالۂ دلکش
۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد جناب فضائل مآب واقف فنون لائقعدہ مولوی رشید الدین احمد صاحب متخلص برشید ہیڈ ماسٹر مدرسۂ سلون ضلع رائے بریلی برادر کلان مؤلف کتاب

پند نامہ جو شیفتہ نے لکھا | اہل دانش کو ہے یہ دلسے پسند
کہی اوسکی رشید نے تاریخ | بخدا ہے یہ کیا نصیحت و پند
۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی رام رتن لعل صاحب متخلص بمعروف شاگرد مؤلف کتاب طالب العلم انٹرنس کلاس

اسکول دارالریاست بلرامپور۔

جنابِ اوستادم کرد تالیف	چہ نادر کیمیاے پند و حکمت
بگو سال از سرِ اعداد معروف	دلا سر چشمۂ حُسن و لطافت ۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی محمد حسن خان صاحب متخلص بمشہور کرت پوری شاگرد مؤلف کتاب ہذا

اوستاد نے رسالہ کیا خوب یہ لکھا ہے	ہر شخص کو ہی دل سی شوق اوسکو دیکھنی کا
مشہور سال ہجری اوسکا جو مین نے ڈھونڈ لیا	ہاتف یہ بول اوٹھا پند غریب زیبا ۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی غوث محمد خان صاحب متخلص بعاقل شاگرد مؤلف طالب العلم انٹرنس کلاس مدرسۂ مذکور

جنابِ مولوی صاحب نے لکھا	رسالہ جس سے ہو ہر شخص خوشدل
کہی ہاتف نے یہ تاریخ مجھسے	بہت دلکش رسالہ ہے یہ عاقل ۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد واقف فنون عقلی و نقلی منشی میر عنایت علی صاحب نائب مہراج کمار بہیہ جنگبہادر سنگھ صاحب خلف الرشید مہراجہ صاحب بہادر دام اقبالہما

چون ختم شد این کتاب نادر	پاکیزہ و لاجواب بے مثل
بر روے مؤلف این بگفتم	اے شیفتہ این کتاب بیمثیل ۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی رام لوچن لعل صاحب متخلص باغزا

شاگرد مؤلف

بیشل ہے کیمیاے حکمت لکھی | کیونکر نہو جان دول سی مرغوب
تاریخ بدیہہ عیسوی لکھ اعزاز | بس خوب ہوئی کتاب عمدہ کیا خوب

۱۸۷۲ع

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر باکمال منشی نند کشور لعل صاحب تخلص فروغ شاگرد میرن صاحب نامی۔

کیا خوب یہ رسالہ لکھا ہے شیفتہ نے | ظاہر ہوئی ہے جسکے ہر فقرہ سی فصاحت
تاریخ ہے بدیہہ یاے فروغ اسکی | بیشل باسند ہے یہ کیمیاے حکمت

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ ترتیب ثانی کتاب ہذا از مؤلف کتاب

ثانیاً حسب ہدایت جو ہواب مرقوم | یہ رسالہ کہ ہے مطبوع طباع احباب
شیفتہ کی ہے دعا مشعر سالِ فصلی | کالن اے آر برونگ کو ہو مقبول کتاب

۱۲۷۹ فصلی

تمت

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

هزار شکر بدرگاه کریم کارساز که نسخه غریب و رساله عجیب موسوم به

مؤیّد الاسلام

واقع دهلی کوچه نتوان گذر چاندنی چوک متصل عجایب خانه

در مطبع بدر الدجی باهتمام خواجه قمر الدین خان طبع شد

مؤلف

مولف اف جون ڈیون پورٹ صاحب مصنف کتب مفصلہ ذیل

وقائع عمری علی پاشا والی جنانہ ـــــ رسالہ ابرائی اہل اودہ ـــــ

رسالہ در بیان ملک گورک وراجہائی گورک موید سوانح تاریخ ھند ـــــ

مجموعہ تواریخ و تصانیف مختلفہ مفید طلبا ـــــ

فہرست مضامین کتاب ہذا ـــــ

آنحضرت کا ذکر اور آپ کی وقائع عمری ـــــ

قرآن مجید اور اوس کی تہذیب کا بیان ـــــ

بطلان الزامات در باب آنحضرت ـــــ

محاسن قرآن شریف ـــــ

مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کی عیب اون لوگونکی بات ھرگز میری سمجھہ مین نہین آئے جو کہتی ھین کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تہی اور اونہون نی مقتدا فریب بنایا تہا اور قرآن ایسا لکھا ہی جیسی کوئی جعلساز لکھی میری رای مین جو مصنف حب آدمی قران کو پڑہیگا اوس کا یقین اس قول اسی بالکل مختلف ہوگا ـــ از کتاب کارلائل صفحہ ۲۱۴ جلد ۶ مطبوعہ لنڈن **مولف** وجی ڈلوی وغیرہ تجار کی فایدہ کیلئے طبع ہوی مقام ۱۳۷ لونگ ایکر

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن کی بھیہ
ساری کائنات ہی اوس کی دریائی کمال مین آسمان سی ہزارون حباب
اوس کی پرتو نور اجلاسی ہزارہا سی لاکھون کواکب ضیا یاب قطرۂ آب اوسکی
فیض عمیم سی دنیا یاب بن جاتا ہی تھسر اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب
ہوجاتا ہی وہ دانہ خشک سی سبزۂ تر نکالتا ہی اوس کے حکم سی خاک سی آب پاک
جاری ہوجاتا ہی کبھی شام ہی کبھی صبح ہی کبھی دن ہی کبھی شب ہی غرض اوس
صانع مطلق کا جو کار ہی وہ عجب ہی جب اوس کا دریائی غضب جوش مین
آتا ہی فرعون سا انا ربکم الاعلی کہنی والا غرقہ طوفان فنا ہوجاتا ہی جب وہ
اپنا زور جبروت دکھاتا ہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلواتا ہی اوس کی بزرگی
کی ایوان کی رسائی مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت
تک کمند اوھام پہنچنے کی کیا مجال اوس کی افزایش رحمت کا ہرگز

زبان ہو اگرچہ بصورتی تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدہ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکھین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رہگیر ہون اوس نی پیغمبر و
رسول بھجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا بھروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین بصر چند اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکھائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کو
پانو نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی بصد اربرس کی پند و نصایح نی یہہ
نتیجہ دکھایا تہا کہ ایک گروہ قلیل ساٹھ ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پھر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی شیوع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمراہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدہ خدا کا سمجہانا افسانا جانا با وجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلیئے مامور ہوئی اون حضرت نی بکمال رفق و
مدارا اسی بصر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو بیگیائی نمانا اور طریق راستی کو نجانا بس
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطی غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود با وجود سی رونق
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائی اور واپسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکھائی اور بموجب آیۃ والی ھذا الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعمت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لراقمہ ؎ ہوا ثابت یہہ پیدایش سی اوس کی خداوند نیہ اپنی مہربان ہی
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگارون مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر مہر عنبر اسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یونہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زمین سی بالای عرش
ایکدم مین گزار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبران
مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
خاتم النبیین میر ممنون ؎ محمد غزنی بادشاہ عرش حریم ؎ کری ہی روح
قدس جسکی در کی دربانی ؎ اوسی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ؎ کہ اوس کے

مرتبہ دانی مین ہے خدادادی ۔ وہ لباس بشریں نور خدا تھا واللہ اعلم کیا ماجرا تھا
بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہہ رتبہ کس کو نصیب ہو غالب تمنائی دیرینہ
کردگار ۔ بوی ایزد از خویش امیدوار ۔ نہ زراز نہان پردہ برزدہ ۔ نہ ز ذات خدا
معجزی سر زدہ ۔ و خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریائی جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نی قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نی مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک جبس اصنام بیت الحرام سی نہ
دور ہوتا وہ نور پاک نہاوا اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی خبونکی فرش راہ ہی چشمہ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائیگا طاعت کو گناہ پر رشک
اسیگا خسرو پردہ کش امت شوریدہ کار ۔ ضامن امرزش پروردگار
عذر زعاصی بود اندر گناہ ۔ طرفہ کہ من عاصی او عذر خواہ ۔ اگر موسی کے ید بیضا ہاتھہ
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسینی بنایا رسالت نی اوسکی نسبت ذاتسی زینت
پائی نبوت نی اوسکی سبب سی بہیہ وقعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضہ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سی اسیلئے
غبار ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سی رجعت آفتاب کا کیا تعجب ہے
اگر وہ اپنی لب معجز نما سی فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہوجائی شجر و حجر

وانسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہوے ہر ایک
عہد مین اوس خاصہ کردگار کی دین کی بہبہنی کی سامان ہوی سچ ہی محبت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکران
نبوت بھی مانجاتی ہین اور اہل استخفاف کی زبانسی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
فی زمانہ دار السلطنت لندنمین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین بڑی استعداد و موزخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھہ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی انحضرت کی نسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکہکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستانمین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
مصر ایک دوستدار نبوی کی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی مصر ایک نہین جانتا اسواسطی
منشی قمر الدین خواجہ صاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خواجہ صاحب
عرف خواجہ بابا صاحب رحیم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ ہین اونہون نی یہہ
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزیسی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک شتاق اوسکی پڑہنی سی حظ
اوٹہاوی اور اس کار خیر کی بضاعت ہمین ثواب سی مالا مال ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نی اسکی درستی کی کمر ہمت چست باندہی اور محمد عنایت الرحمن خانصاحب سے کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین دستگاہ تام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہوچکا تو موید الاسلام نام

کہا اور قصد انطباع کیا اور اس خاکسار سیمحمد ان مہدی مجروح سی دیباچہ لکھنی کو فرمایا
بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجا لایا کسواسطی کہ رضا جوی احباب و کار ثواب ہے
اب آگی اصل مطلب کتاب ہی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سی میری غرض یہہ ہی کہ آنحضرت کی وقائع عمری پر جو جھوٹی
الزامات اور بی انصافانہ بہتان ہوئی ہین اون کو رفع کردن اور بیخہ ثابت کرون
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑی مربی اور نفع رسان تہی وہ صنف جنہون نے
تعصب مذہبی کی سبب سے اس محی عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہی اونہون نے
یہی نہین خطا کیا کہ ہم نا منصف اور اوس عدل سی خالی ہین جسکی اتباع کیسواسطی
حضرت عیسی نی اسقدر شد و مد سی تاکید فرمائی ہی بلکہ اونھون نی اپنی
ہی کیونکہ ادنی فکر مین اونکو یقین ہوجاتا کہ یہہ عیسائیون اور اس مانند
طریقہ نہین ہی کہ نبی اور اوسکی معقولون پر نکتہ چینی کرین بلکہ مشرقی لوگون
—— یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان کرسکتی ہین کہ آنحضرت کو ایک
شارع مذہب اور مقنن ملت خیال کرنا چاہیئی —— آپ عرب مین عیسوی

ساتوین صدی مین اگر ہم یہہ کہین کہ آپکا ایسی دھوم تھی کہ دنیا مین آپکا نظیر
پیدا نہین ہوا تو اس مین ہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی
اور گرامی آدمی تھی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کی
کیا حال تھا اور وہ آپکی بعد کیسی ہوگئی اور وہ علاوہ اس کے اس بات پر بھی غور کرین کہ آپکی
سکلون نے کروڑہا آدمیونکی دلمین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکھی تو اسصورت مین ایسی بڑی
آدمیکی صفت اور ثنا کرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول
کرنا خدای عزوجل کے قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی — القصہ مولف کو یہہ بھی اقرار کرنا
چاہئی کہ چند جگھہ اوس نے چونکہ اوسکو اپنی رائے اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تھا اور مصنفین کے
رائی اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس مدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ تمام متقن اور صحیح کرنیوالون مین ایک کا بھی نام اسطرح نہین لیا جاسکتا
جسکی وقایع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکھی گئے
ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی بسر کردین جو ابشائے
موزخون نے آپکی طرف منسوب کیے ہین تو بقیہ باقی اچھی طرح سی یقین ہوسکتا ہی آپکی ولادت کے زمانی مین اکثر
عرب کی حصہ غیر قوموں کی زیر حکومت تھی کوہستانی عرب کے تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر
بادشاہان قسطنطنیہ کی عملداری مین تھی اور خلیج فارس کے کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ
و فرات بہتے ہین اور ملک جزیرہ نمای عرب کے جنوبی حصی سروان فارس کے قلمرو مین شامل تھی بحر قلزم کی ساحل کا

ملک عرب کو عرب
نما سوا سعودی کہتی
ہین کہ اوسکی تین
طرف پانی ہے
اور انگلوز بحر
بحر ۱۲ ہے

ایک حصہ کہ جو ضلع کی جنوب تک عیسائی بادشاہ سلطنت ابیسینیا کا ماتحت تہا صرف ملہ اور وسطی دستوار
گذار ملک ازاد تہی اکثر اہل عرب کا مذہب اور انکی حکام کی موافق تہا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل ابیسینیا کی عملداری
تہی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہان فارس والونکی عملداری تہی وہان مذہب مجوس پایا جاتا
تہا حالانکہ یہ دونون مذہب عقاید مین بالکل مختلف ہین باقی سب ملکون مین بت پرستی کا نہایت زور تہا
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کے پرستش کرتی تہی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چھوڑدی
اور شیاطین کو جو اسطی جنہین وہ خدا کی بیٹی کہتی تہی سفارشی بنائے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین ستارون اور
ستارون مین رہتی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جاہی ایک سے دیوتا نہین پوجے جاتی تہی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کے خاص خاص دیوتا اور اوقات تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو بعثی
کا اور زندہ گیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سے اور آیندہ کے معدوم ہونیکو
انجام وقتی منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا رواج تہا اور چونکہ موتکو ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تہی لہذا انکی کی جزا اتی تہی نہ کی سزا اسیطرح کی سوئی اعتقادی اور بدبندہی اون یہود سے اور عیسائیون
مین جہی پائی جاتی تہی جنہون نے یہان مدتی سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہودیون نے اہل
عرب کو علم کی سر زمین سے جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی نباہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی ——
پیشتر اور یہودیون کے مذہب کو انکی ظلمون اور تنگ دلی کی بجہ سے کو یہان آچہتی تہی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصویر خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نے طرح طرح کی بدعتین اور بدعقیدگی
اختیار کرلی تہین وہ جماعتین باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

پہ پہ پہ

مصر فونیقی ہتی اور ایران اور سیلین اور رشن توریزن اور یوچین مذہب والونکی کرار سی
نہایت دق ہتی اونکی پادری لوگونکی بی اعتدالی اور عہد ونکی فروخت اور جہالت نے مذہب عیسائی کو
برا دیہ لگایا ہتا اور عیسائی لوگونکو نہایت رویہ کر دیا ہتا عرب کے جنگلی بیدین جاہل اور مجنون مذہب کشت
ہتی اور بیہودہ تجربات مین اپنی اوقات خراب کیا کرتی ہتی لکترن لوگون کے غول کیغول شہر مین آکر
اپنی توہمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتی ہتی نہایت ذلیل بت پرستی نی اوس سادے
پرستش کے جگہہ چھین لی ہتی جس مین حضرت عیسی نی خدا تعالے قادر مطلق اور بی مثال اور قطع رسانکے
بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون نی اپنی خیالمین ایک نیا اُلہ ولینس قایم کر لیا ہتا اور اوسکو اپنی
مذہب کے اولیا اور شہدا اور ملایک آباد خیال کرتی ہتی جیسا بت پرست اپنی دیوتا اونسی اُولمپس
کو آباد سمجھتی ہتی اس زمانہ مین ایسی ہی عیسائی ہتی جو جو ظرف کی بی بی مین بی کی صفات قایم کرتی ہتی
تبرکات اور کینچی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی ہتی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا ہتا
کہ تم اپنی عاصر فت زندہ خدا ہی کیا کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین مذہب عیسائی کا یہی حال ہو
رہا تہا آپکی ولادت کی زمانہ مین تمام آدمیون نی اپنی مذہبونکی اصول چھوڑدی ہتی اور تنہای جہگر مون
اور فروع مین مصروف آستی ہتی اہل عرب کو ظاہر ہو گیا تہا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی بڑی اصل یعنی خدا تعالے
کی خالص پرستش بہول گئی ہین اور سوی اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہم عصرونکے
مساوی ہین ——— محمد علیہ السلام مکہ مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی
مختلف سنہ لکہی جین وہ یہہ ہین ۵۶۰ء ۵۷۱ء ۵۷۲ء ۵۷۵ء ۶۰۰ء سنہ عیسوی مگر ان سب
مین صحیح ترو ثوین نومبر ۵۷۱ء سنہ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بہی ایسا ہی

شبہ ہی چھٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئی جبکہ ڈنی اوسی یس
اگرنی گس رومی پاوری نے شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسی بی اس اور تیرشلین وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون اور تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۵۹۹۳ برس بعد پیدا ہوئے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور خانگی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تہی اور یہہ رفعت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چھوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہوگئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین کتنی گذرین بعض تیس لکہتی ہین اور بعض سات مگر اسمین سبکو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تہے آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین —— یہہ خاندان قریش
ہی تہا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورہ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ کی متولی مقرر
کئی گئی —— آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرتہ
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹھ بت سال عرب کی شمار کی موافق تہی —— کعبہ اسواسطی اور
بھی معظم ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلے تعمیر ہوا ہی ——

یہہ درگاہ ـــــ بلاشبہہ ـــــ اہل یونان کی تبکدہ کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ
خیال کیجاتی ہی یہان تمام نامی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی حدونکی اندر اپنی اون تصنیفات کو جو یادگار کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان
کرجایا کرتی تہی ـــــ اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین دونونکی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی رسنی یادہ تر معظم کردیا تہا کیون کہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان کے معبد سی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی ـــــ اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر چاندی مین جڑا ہوا ہی اور زمین سے
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کے پتہروں مین کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان آپکا تکیہ گاہ
کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید ہی مگر اوپر سی ایک ناپاک عورتکی مس یا آدمیونکی گناہون یا ہزارون زائرونکی
بوسہ لینی سی سیاہ ہوگیا ہی عرب کے تمام مورخ آنحضرتکی وقت پیدائش کے بیان معجزات مین ایک دوسرے
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کے ولادت کے وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور ساجہیل کا پانی اوسی لمحہ خشک ہوگیا اور
آتش پرستونکی بڑی آگ جو ہزار برس سی برابر روشن تہی یکایک بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کے
والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئے تو آپکی مامون نے جو بڑی منجم تہی آپکا زائچہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان اور شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا جناب عبدالمطلب نے تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کے اور اس

موقع پر یہ آپکو سب کی سامنی پیش کر کی آپکا نام محمدؐ تعریف کیا گیا یا نہایت شان والا
رکھا — آپکی عمر ابھی پوری دو برس کی بھی نہوئی تہی کہ آپکی والدنی انتقال فرمایا اور اون کے
وراثت سی دو اونٹ اور چند بھیڑین اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتھہ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب انکار اور غنون کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا اور
اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈہونڈنی شروع کی ابھی حالتین دائی ملنی بہت مشکل تہے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرتکی مفلسی دیکہکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی
تہین آخر کار ایک سادات گذیہ کی بی بی رحم کہاکر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانو مین تہا یہہ گانو جو کہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر مین چند
روز نگذری تہے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسیط مین ایک تل دیکہکر
اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہوئی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی ——— جب
حضرت چہہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دونون مین یثرب سی واپس آرہے تہی ——— وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریۂ ابوا
مین ہی اور قریۂ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادت مندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
بی شبہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس آپکو اپنی یتیمی اور بی کسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قرآن شریف مین
جب کہ اپنی رحم کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس موقع پر طور سے بیان کرتی ہین
فرماتی ہین تجھکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہے ——— ایک اور موقع پر جب
حضرت مدینہ سی حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور آپکی
چند متقدین بہی آپکی ساتھ تہی یہہ لوگ نہ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی آپکو
روتی دیکہکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر
ہی اللہ تعالی نی مجھکو اس وقت کعبہ کی زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مینی دعا مغفرت کیواسطی
اجازت چاہی تو نامنظور ہوئی اب مجھکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونی لگی۔
آپکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو آپکی دادا صاحب عبد المطلب نی اپنی حفاظت مین لی یا عبد المطلب
اس زمانہ مین شہر شریف کعبہ تہی جب اونہون نی دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی میت اور قایم مقام
نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور آپکو صفات مین اسطرح رکھا جسطرح کوئی اپنی بچونکو
رکھتا ہی اس زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹہکر
فکر کرنا پسند کرتی تہی اور بقدر تنہائی مین بیٹہنی کی شایق تہی کہ جب آپکی ہمجولی کہیلنی کی درخواست
کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عبدہ کا مونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کہیلون
کیواسطی جب آپ تیرہ برس کی ہوئی تو آپکی چچا صاحب جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلہ شام
کی ہمراہ جانی لگی حضرت نی بہی ہمراہی کی درخواست کی آپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنی پہلی ہی
سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنی

۱۲ یہہ ابو طالب بن عبد المطلب تہی جو آپکی چچا تہی اور حضرت کی والد ماجد رحمہ مرحوم کی
۱۳ یہہ دعا کی قبولیت آپکی والدہ کی نجات کی واسطی اور بخشش ہوئی اون دو گونی لی جو اسلام مین نہ لین مسلمانون کا ایک عجیب سخت مسئلہ ہی
۱۴ مدینہ کا شہر قدیمی نام یثرب اور اوس زمانہ مین کہجور کی درخت

سپہ گری اختیار کی اس سی یہہ عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی اپکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہوگیا اور اپکی قدر جو اپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہوگئی جب لوگون نی دیکہا کہ آپ صادق الکلام تیز رائے
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکہکر تجارتہین اپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھہ تہی آپ شام کی جنگل مین ایک عیسائی خانقاہ کی قریب پہنچی اور نہین سب سی بڑی پادری
نی حضرت کو بغور دیکہکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادری کی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی اور اس آئندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارتکی سفر و نمین مصروف
تہی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کی مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تہی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عرب کی معقولی اور مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تہی اپکو اس سبب سی ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہوگیا اور حضرت کو بت پرستی سی یہودگی اور اپنی اہل وطن کی بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منقش ہوگئی اس زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ کر اوسکا بہت سا حصہ
جلگیا تہا لہذا اوسکی مرمت ہونیکو تہی اور باہم یہہ تکرار ہونے لگی کہ سنگ مقدس کو کونسا اوسکے

پہلی گاڑی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطے یہہ بات قرار پائی کہ اس پتھر کی دوبارہ جڑ نیکے
ممتازی اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدود مین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
عام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتھر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتھر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتونکی واسطے بنایا جنکا کہ غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتھر نتہا جس کو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی ——— آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطے امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نے آپکو اس
عہدی کیواسطے تجویز کر کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کے آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہوکر جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی زمین بر تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اور واسطے گئے
کہ اون ہی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور جہکی ہوئی
آنکہین اور عمدہ خال و خد اور تناسب اعضا اور سودے کہڑا ہونا ایسا ایک جادو تہا کہ جسکی
سبب سے اون شکل اون کو اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

یہہ حسین بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفع شادی ہوچکی تہی اور
اس نے دو بیٹی اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسی ایک حسین قومی کی خوش وضعی اور
شوخی دیکھکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنی حضرت سی نکاح کی درخواست کی ——
اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکی شکل شاہانہ تہی خال رخ خد باقاعدہ
اور دل پسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بنی ایک ذرا کجی ارتہی دہن خوبصورت
تہا دانت موتی کیطرح چمکتی تہی رخسار سرخ تہی اور اونسی تندرستی عیان تہی آپنے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور بکلفت اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سی باتکا کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سی آپ خطاب کرتی متوجہ کرلیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی
آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رای صائب
تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بسنبت کسی کی رای کچہہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کے جسکی واسطی آپ پیدا ہوئی تہی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
مسن ہوگئی تہی گبن صاحب مورخ نی اسطرح لکہا ہی — آنحضرت حسین مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ
صرف اون ہی لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالے کیطرف سی نہین عطا ہوئی مثبت اسکی کہ آپکو کی
بات فرماوین آپ یا تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

رسیلی آنکھون اور وضع دار تبسم اور بکھری ہوئی ہو ئی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دینوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا مرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ عبائی مکہ کی ساتہہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رائی صائب صاف اور
قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی —— عبداللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین سبب والی ہوئی اونہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کے
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی[۱] ——
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نتہا کیونکہ آپنی سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی بنا ئی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس زمانہ
مین علم ادب سے غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبانکی مزیت نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہے
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

[۱] حضرت موسی اور حضرت عیسی کی ماں بہی ہوئی اپنی قوم و قبیلہ کا آدمی تہی اونہون نی اپنی زبان کا علم حضرت کو علم سکہانی سکہانی تہا علم حاصل کرنا حضرت عیسی علیہ السلام معنوی بیان صاحب پہلا سم ۱۲

حفظ کرنی پر اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستاد نہ ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہو جاتی تہی کیونکہ خیمہ ہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سی ملکر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل شرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کے عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کے مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور اپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور کبہی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی — اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئے
اسیطرح حضرت عیسی کے بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل و رای
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو اپکو حضرت تعالی کیطرف
سی سپرد ہوا تہا — آپ اپنی تعین الزامات اور بہتانون سی بچانی مین ہمیشہ مصروف
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہوہ مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تھی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی تو میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاحظہ
فرمایا کرتی تھی اور بیٹھکر فکر کیا کرتی تھی کچھہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تھا کچھہ اس سخت محنت
کی سبب سے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوگیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی ــــ آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چھہ مہینہ تک ایسی خواب دیکھا کی جیسی
آپکو دن بھر خیالات رہتی تھی ــــ اس بات کی اصلے حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرتی کرتی یہہ خیالات بندھنی لگی تھی یا آپ پر مرض کی سبب سے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تھی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہوجاتا تھا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تھی ــــ آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تھی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سرد یمین بہی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تھی ــــ بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہونی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تھی تو اوس اونٹ پر بہی ایک عجب طرح کی حالت طاری ہوجاتی تھی کبھی پچھلے پیروں کے
بل زمین پر بیٹھہ جایا کرتا تھا اور کبھی اوسکہ کھڑا ہوتا تھا یا یکایک کھڑا ہوکر اپنی ٹانگین
ادہر اودہر پھینکنی لگتا تھا گویا یہہ چاہتا تھا کہ اون ٹا کون کو توڑکر پھینکدے دون ــــ
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تھی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ نی ذلیل جہوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضرور ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو اونہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی ـــــ عیاذاً باللہ ـــ
آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی چغہ مین
لپٹی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کر کی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کی روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ بآسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ یا محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ـــ
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

۱۲ بعض الفاظ رض
کی شرح ہی
جبکی اصل کی کمی کی
وجہ اس مہینہ کو
رمضان کہتے ہین
اور اسی مہینہ مین
قرآن کی نازل
ہونیکی شروع ہوئی
ہی اور اسی کی
فضیلت مین
سورہ قدر نازل
ہوئی ہی ۱۲

۲ بار ایون معنی
کا عیش دیکھو
۱۲ مولف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوی ہین مثلاً قیصر روم
کی ہمزاد کی حکایت اور اوس کا برڈلس کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کروم ڈل پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حالمین
مولی توش اور میڈم ڈی گاین اور سوی ڈن بروگ اور میڈم کروتز وغیرہ کے
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہوجاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہوگیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدایتعالی کیطرف سی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چونکہ مہینون رمضان المبارک کو آنحضرت اپنے
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی نعم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گھبراتا ہی
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کرلیا اسبات کا کچہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچہ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان رہی اور ایسی بی بی کی
ساتھہ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریب سی امیر بنادیا
آپنی جیتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوسقدر نون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتھہ بسر کیا کئی اسصورتمین
وہ کیونکر آپکے بات کو یقین نکرتین لہذا اونہون نے آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کرلیا
اور یہہ تعین کرلیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہوگئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نی اوس کو آزاد کر دیا پھر آپ کی چچازاد بھائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائی پھر آپنے ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئی ابوبکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور ذی وجاہت تہی اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکھکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئے مذہب مین داخل ہوگئی ـــــ یہہ بات اونکے
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائی وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تہی جو آپکے عادات سی خوب واقف تہی اگر معاذ اللہ ـــــ آپ فریب
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور انپر بہی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تہوڑے
دنونکی بعد آپکی اس کامیابی مین ایک رخنہ پڑگیا آپنے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جو مین اون کے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سننے لگی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہوئے مگر جب آپنی خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر بہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی تونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پھر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئی اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کردین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفتمین بہر کرم تہی اوسقدر اور لوگ نہ تہی ـــــ ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پھر بہی اپنی بہتیجی کی حفاظت کیا کئی ـــــ اب چند سال آپکی عمر بہت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتھہ طعن اور تشنیع سی پیش آتی تہی اور بہت دق کرتی تہی
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تہی وہ بہی اسی حالت مین گرفتار تہی ـــــ ایک دفعہ

آپ کی دشمنون نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجئی مگر آپ نی قرآن شریف کی الٹا الیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی اسصورت
مین سی یہہ چند آتین منتخب کیجاتی ہین ـــــ یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزائی بی زوال پائینگے کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوس نے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ـــــ
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو ـــــ اون دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین ـــــ اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالی
سمیع اور علیم ہی ـــــ قریب آہین سی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ ـــــ
قران شریف ـــــ پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور ہنر اور ستایش کیطرف سی نازل ہوا ـــــ

ہمنی

ہمنی بجھسی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمد — جو بجھسی پہلی پیغمبونسی نہ کہی ہو — تیرا
خدا یقینی غفور ہی اور سزا دینی والا — اس آیت کی جواب مین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کی
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دیکھائی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجھی
اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی پیدا کیا ہی معجزہ دکھانی کو نہین
پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جاے — کسی نی یہہ نہین
لکہا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی مکر یا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نی اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی اور جذبونکی کچہہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کی بات ہی کہ آپ صریحا فرماتی ہین کہ مجھمین معجزہ
دکھانیکی طاقت نہین ہی اگر تو بہی ہر طرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کہی گئی ہین اور آپکی واقعی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — بودمیتر[۱] کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن[۲] صاحب نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا
ہی — کج فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پالا رکہا تہا جو آسمان سے
اوترتا اور آپسے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ کروشش نے
بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہی — تمنے یہہ

[۱] بودمیتر کے کتاب موسوم بہ دوگ لائن آف پروف آف کرسچن ریلیجن جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ لندن ۱۸۱۲ مولف

[۲] گبن صاحب کے کتاب موسوم بہ ہسٹری آف دی ڈیکلائن اینڈ فال کے جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ لندن ۱۸۱۲ مولف

روایت نقل کی کوشش کی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سی کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس وقوع تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لایعنی ترجمون مین اب تک مشہور ہی —— جب
ابو لہب نی دیکہا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز اپکی بدخواہی مین سرگرم ہین اتنی نہایت التجا
سی اپکو سمجہایا کہ اب اسباب مین بہت جدوکد نہ کیجی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب[1] بھی داہنے بائین اونکی شریک ہون
تو بہی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آونگا —— آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچہہ خیال نکیا
اور پہر چند مہمان جمع کئی انمین اکثر لوگ اپکی ہمقوم تہی —— روایت ہی کہ اونکی
سامنی ایک بکریکا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکہا جب یہہ لوگ کہانسی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کہڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خزائن اون لوگون کو ملینگے جو میری امت مین آئین اور اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس بوجہہ اوٹہانی مین میرے مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تہی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تہی کسیکو
یہہ جرات نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازادبہائی جو جوان و
دلیر تہی یکایک کہڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکہون مین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سی لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جائی نشین بنجاؤنگا آنحضرت نی یہہ بات

[1] سورج چاند

نکر

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہہ میرا بھائی اور میرا قایم مقام ہے
——— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا
شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی
وہ مقام صفا تھا جو پہاڑیان مین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبھی کبھی جبل حرا
کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہی
——— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال
حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوئی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی تہین
آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن بیٹہی قران پڑہ رہی ہین آپنی اون کو خوب مارا اور قران کو زمین پر پھینک
دیا اس لڑکی نی قران کو جذب وسنجیدگی سی اوٹہایا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر ہر گز راضی
نہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اوسنی قران چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن
اتفاق سی قران شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف
کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی
ہتیار نکہولی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت جہا روانہ ہوئی آنحضرت
نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان جبتک
رہوگی کہ تم آسمان کے تلی دبجاؤ اور وہ تمپر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس
آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا ——— جب قریش
کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کے رواج دی جاتے ہین اونہون نے ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نہ سمجھی یہہ باتین دیکھکر آنحضرت نے حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ ایتھیوپیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی ہجرت آپکی رسالت کی پندرہوین برس ہوئی ان پناہ گزین مرد و عورتون اور بچون کے تعداد اسی ہوگی ان لوگون سی نجاشی بادشاہ ابیسینیا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اونسی قریش کے اس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تھی ان کے گرفتار کردینی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہوگیا —

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہوگئی اور اہل شہر کو اونسی اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آیندہ کوئی آدمی اسلام قبول نکری مگر جبتک آپکی چچا ابوطالب زندہ رہی تب تک آپکو اس باتسی کچھہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت کرتی رہی دو برس بعد اون کا بھی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی لگی ابوطالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپ سے اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پھینک دیتی اور طرح طرح سی آپکی حقارت کرتی — اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا — ابوطالب کو انتقال کیے تھوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تھا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا — آپکو اپنی بی بی کی سبب سے صدمہ جانگداز ہوا — بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

میثر

مشیر اور مدد گار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ——
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربی
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ کی
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویز
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہی اس تعویذ پر کوفی خطی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی —— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکر گذار رہے
آپکی اس شکر گذاری ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیبیون
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپ نی حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ——
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالے
نی آپکو اون سی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی — اونسی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ناممکن
ہی اونہون نی اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نی مجہی تسلی دی اور میری مدد کی — چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نہ رہا تہا اور
آپکو قریبی خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کی رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لہذا آپ کو نا چار کوئی امن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوی ـــــ یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹہہ میل کی
فاصلہ پر ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
ـــــ جو ہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پہلائی مین میری
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا ـــــ اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپ کو نصیحت کیے کہ آپ کہین اور پناہ
کرین ہمون ـــــ مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجہدار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نے حضرت پر بلوا کیا
آپکو تہہ ماری اور دو یا تین میل تک ریت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچہی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جای پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پہر مکہ
کیطرف روانہ ہوی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطاعب ابن عادی کو پیغام بہیجا یہہ
شخص بڑا ذی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنے یہہ درخواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح وسالم کسیطرح بہیجادی وہ اسبات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہوجاؤ اسکی
بعد آنحضرت موحد کی مکہ مین داخل ہوی مطعم سنادی کرتا جاتا تہا کہ کوئی آپ سی بی اوے

نکلا

نکری آنحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر مطعم اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گھر تشریف لی آئی ——— حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ
بعد آنحضرت نی بی سودا سی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہہ تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہوجاوے
——— کہتی ہین کہ آنحضرت نی بی خدیجہ کی وفات کی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب ہوئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین ——— معاذ اللہ مگر علاوہ
اسبابکی کہ اہل عرب اور مشرقی لوگ آنحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہے
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا ——— یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہیئی کہ
آپ پچیس برسکی عمر سی پچاس برستک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نے
ترسٹہہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی تان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس برس تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہی غالب ہے کہ آنحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سے نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس ۵۲ مہینا جس مین زایرونکی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہے
امن کا زمانہ ہوتا تہا جبتک یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نکرتی تہی اور آدمیون کے غول

کی عول اطراف سی اس عمومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہوگئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نے اس نئی مذہب کے نہایت تعریف کی اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کر لیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال آپنی اور شلیم کی شبروی کا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی ستر ہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
کہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پرون کا سا توان جوڑ اکہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اور شلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

اون سی آپ نی ای بہائیو خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتھہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ آور شلیم سی حضرت جبرئیل کی ساتھہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکہا جو آپکی واسطی تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب بنیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک ٹیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا انتظار رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو ساتون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
اور جل شانہ نی بہی (بلا تشبیہ) اُنی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کی سی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین آپنی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو زمین پر رہتی ہین جمع تہی تاکہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب بنی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوتا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہو اتہا اور جو آسمانون
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی تہے سدرہ کے

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تہا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور گرگٹ دون
فرشتی دکہائی جو اللہ تعالی کے تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپنے اس تخت پر نور سی کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوس کا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی نے آپ سے کہے معلوم نہین ہوسکی جو کچہہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہوگئی ـــــ بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی ـــــ جب آدرشلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی ـــــ بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین استدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہے اتفاقا آپکی ٹہوکر سی ایک پانیکی ٹہلیا گہر دنچی پر گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسی استہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانے کا ایکقطرہ بہی زمین پر نگرا ـــــ معراج کا بیان اسلیئے کیا ہی کہ ایک راوی بڑی مبالغہ سی بیان
کرتا ہی ـــــ لوگون نے معراج کی بیا مین تعصب نمائی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑدی ہین سفر آدرشلیم اور صعود آسمانی دونون اسطرح بیان کیئے ہین جیسی کوئی
داستان کہتا ہی اور اوس مین خوب شاعری کی ہی ـــــ معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

بعض

بعض کہتی ہین کہ آدر شلیم تک تو اپکا جسم بہی گیا تہا مگر اسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کی رائے ہی کہ صعود اسمانی اور سفر آدر شلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی اوسکی درست
ہونیکا انکار نہین کیا ——— جس سال کہ معراج ہوئی اور جسمین مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار
سی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑ کا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعۃ النسا
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اس کو عورتون کے قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
نہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرایط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آئینگی بت پرست عورتونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگائینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مکہ مین آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور عوکلی عوال آپکی پاس آئے انمین سے آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکھا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکے اونہین یثرب کو
واپس بہیجدیا کہ وہان جاکر اسلام پہلاوین اونہون نے اس مذہب کو نہایت حمیت و مشقت سے
پہلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کرلیا جب اپکو یہہ حال معلوم ہوا آپ نے وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابوسفیان جو آنحضرت کا سخت دشمن تہا ابو طالب کے جگہہ مکہ کا حاکم بنگیا

اور اکثر اہل قریش نی بہی یہہ ارادہ کرلیا کہ آنحضرت کو قتل کرواڈالین کیونکہ وہ
دیکھتی تہی کہ آنحضرت کی وجاہت واقتدار روز بروز ترقی پرہی آپ نی ان دونو
دشمنون سی بچنی لگی واسطی وہان جانیکا قصد کیا تہا — جب یہہ راز آنحضرت پر
افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہی قتل کرنا چاہتی ہین آپ اور آپ کی دوست ابوبکر رات
کیوقت نکلکر بہاگی اور حضرت علی سی کہگئی کہ تم میری بستر پر میرا سبز چنا اوڑہکر
لیٹ جانا قاتلون نی پہلی آپ کی گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑکر گہر
مین گہس آئی مگر بجای آنحضرت کی حضرت علی کو پایا جو صبر وشکر سی اوس موت کی منتظر
تہی جو آپ کی ہادی کیواسطی تجویز ہوئی تہی آپکی اس وفاداریکو دیکہکر اون خونیون کو
بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی
اس عرصہ مین آنحضرت اور آپکی دوست مکہ سی تہوڑے دور جبل ثور کی ایک گہاٹی مین جا
پہنچی — اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہی اور ابوبکر کی بیٹا اور بیٹی آپکیواسطی
کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہی حضرت ابوبکر اپکو اس
مصیبت کیحالتمین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئی اور کہنی لگی دیکہی ہم یہان سی کیونکر
نجات پائینگی ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نی فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا بہی ہمارے
ساتہہ ہی وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہی گا — جب قاتل آپ کی تلاش کرتی
کرتی غار پر پہنچی تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہی اور اوسپر مکڑی
نی جالا بنایا ہی — یہہ دونون باتین معجزہ سی وقوع مین آئین تہین اسی اونہون نی یہہ

اوس گہر کا نام جبل ثور
مسافر کی چلنی غار واقع تہا
۱۲
۱۲

نتیجہ

نتیجہ نکالا کہ یہہ غار خالی ہی اور اور طرف ڈہونڈنی چلی گئی جب آنحضرت اور اونکی دوست
نی یہہ حال دیکہا وہ غار سی نکل آئی اور ایک ایسی سڑک کی راہ سی یثرب مین آئی جو جارے
نہ تہی یہہ دوسری ہجرت سولہوین جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین اور حضرت کے رسالت کی تیرہ برس
بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس مین خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت تیرہین برس کے
تہی —— اہل یثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی
یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبوی) مدینہ مین آنحضرت
بڑی شادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بدشکل سی منبر پر بیٹہکر آپنے
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جبتی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت
کی مکہ سی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین کی
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی —— اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہ سی بہی کام کیا تہا ——
اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ مؤذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ مؤذن سب منارون مین سی کسی منار پر چڑہکر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

مشرقی قومین اس وقت
کو قبلہ کہتی ہین یہود سے
لوگ اور شلیم کے معبد کی
طرف نماز گذاری کرتے تہی محمد کے
لوگ مکہ کے
یا کعبہ کی طرف عبادت کرتی ہین
سیبائی یعنی نجوم پرست
مری دیوتا کی طرف نماز پڑہتی
ہین اور جو سی آفتاب طلوع
ہوتا کیطرف

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکے ہین آو نماز پڑہو خدا یتعالی بڑا ہے
اور واحد ہی آپمین چار صفتین مجتمع نہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو ویسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہوجاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
ہونیسی ہی زیادہ حق دار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہے سادی وضع سے بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنے حجرہ مین اپنی ماتہہ سی جہاڑو دیلیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ماتہہ سی پیوند کرلیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی وہ اور شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی ہمیشہ پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینی
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اتنی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
جبرائی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابوسفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نے سنا سہا اس بڑی تجربہ کار سپاہ اونکی محافظت کیواسطے بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑے ہمہ پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کیقریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا خیام کیا ابہی آپنے اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سے فرصت نپائی تہی کہ اصل مکہ کی لشکر وری نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی باقی فوج نظر نہ آئی اور نہ معلوم ہوا کہ وہ بہی کتنی تعداد مین ہی بہرحال زیادہ ہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنے اپنی دونون ہاتہہ

آسمان کیطرف اوٹھائی اور یہہ دعا کی ـــــ ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجو ایخدا اگر یہہ چھوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پھیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردۂ زمین سی بالکل اوٹھہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکھین سرخ ہوگئین آپنے باواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پھر باواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف ہین مجھی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماریطرف چلی آتی ہین دیکھو جبرئیل اپنی گھوڑی ہمقوم کو آواز دی رہی ہین کہ آگی بڑہ اور
الدکی تلوار قتل کر رہی ہی بعد ازان آپنے جہک کر ایک مٹھی خاک اوٹھالی اور اہل مکہ کیطرف
پھینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کری انکا روسیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکر سکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپ نی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کر دیا
ـــــ جنگ بدر کا قران شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہی اور آپکو جو آیندہ استقدر فتحین
حاصل ہوئین اون سبکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس مینی سن چھہ سو
بیس عیسوی مین ابوسفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابوسفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چھہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹھہری آنحضرت نو سو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئے اور جبل احد پر لڑائی ہوئی ـــــ قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بناکر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنرمندی کیا تہا آپکی سوار پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قالب مین جاگھسی مگر اون کے لوٹ کی شوق نی اونہین پریشان کر دیا

اور خالد نے فوراً اونکی پہلو اور پشت پر آنکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر برچھی کا زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد بہ آواز بلند پکارا بہوتا نبی قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہوکر بہاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہوگئی اور آپ کو ایک محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلد دین جو حضرت علی نے اس سخت مصیبت کے وقت مین ظاہر کی تہی آپنی آپنی چاچی بیٹی فاطمہ کا اونسی نکاح کردیا — حضرت فاطمہ بنت حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبریٰ — حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نے رمضان مین روزی رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نے یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہوگئی ہین اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بھیجئی تاکہ وہ ہمین آپکا مذہب تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا اور بی رحمی سی قتل کرڈالا یہودیون نے بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جابجا آپکے قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون کی کوئی تدبیر نہ پڑی آپ اس زمانہ مین ایسی فی وجاہت تہی کہ آپکی حکم سی شراب خواری بالکل موقوف ہوگئی اور تمام صلحائے اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تہے کیون کہ اسلام اس زمانہ مین

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عربی
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد و پیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کے
اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد —
محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی
— آخر کار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قریظہ کو اول ہی لڑائی مین پس پا کر دیا — اس مقام پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لگنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین بتعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ
الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجایز نکاح کیا حقیقت
حال یہہ ہی کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو ماں کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا
— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کے صلبی لڑکی کی حکم
مین ہوجاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قران شریف نی منسوخ کر دیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو ماں کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کر لیتا تو کچہہ مضایقہ
نتہا آنحضرت مسماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی
ایسی ہی مہربان تہی لہذا آپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہوجاوی چونکہ شادی کے
بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

۱ وفع الزام نکاح زینب ۱۲ منہ

۲ وفع الزام نکاح زینب ۱۲ منہ

نانا آپ نی اسوقت دیکھا کہ یہہ الزام مجھپر ہوگا کہ بنی اسی شادی کردی اور آپکو زینب کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بہی رحم آیا جو کہ اور کچھہ عیوض آپکی قبضہ مین نہ تہا آپنی زید کے طلاق کی بعد خود شادی کرلی — ہرچند آپنے اس خیال سی کہ مبادا وہ لوگ جو رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا مگر آخر کار رحم اور خیال عیوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنی زینب سی نکاح کرلیا جب آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نی حضرت عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سا دامانی افسر کیطرف نظر رکھتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بیدھڑک بیان کردیا اور زاریکی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے صرف ایک ملزم کو اسی اسی کوڑی لگوائی — جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی تہی حملی اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کی اہل مکہ نی انکی پاس ایک بڑی بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی تجربہ کار کردیا تہا آپنی ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا حکم دیا اور دشمن کو قرب وجوار کی گانو لوٹنی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نااتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی — یہہ لڑائی سن چہہ سو پچیس اور چھبیس عیسوے مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی — اس لڑائیکو خندقی لڑائی کہتی ہین بعد

اسکا

اسکی آنحضرت نی حملہ آوری شروع کی اور ناکون اور الوتاب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا ـــــ جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجھپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ آنحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کرڈالون لہذا اوس نی ایک بکری پکایا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملادیا اور خوشامد کرکی آنحضرت کی ساسنی شام کیوقت لاکر کہدیا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہہر تو سہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین
بصر نامی ایک سردار تہا اسنی آنحضرت سی زیادہ لقمے کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہوگیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مرگیا آنحضرت کو بہی اور اون تمام لوگون کو
جنہون نے یہہ بکری بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گردے
پر پچھنی لگوائی آنحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطے
میں نی تجہسین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہوجاویگا کہ اس بکری کے بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی پہر تری
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت معاف کردیا لیکن بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر سی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسباب کا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنے یہودیون پر

اسکی عیوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہود یونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور حشمت مین اور بہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نے درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی تاثیر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعالک دی آپکی دل[۱] مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کے لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی سو اسطی آپنے
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر اور منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ـــ[۱] تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ـــ[۲] اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ـــ[۳] آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ـــ[۴] محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرک موسوم بہ العمرہ[۲] کی زیارت کرین ـــ[۵] مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کے ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ـــ[۶]

[۱] ذکر مضمار سنہ پیسم ترجم

وہان

وہ وہان تین روز ٹھہرین اور کسی باشندہ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر
آنحضرت کو اتنک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فہمندی کی پہلے
بنیاد کہنا چاہئی اگرچہ آنحضرت کو احکام قران کی موافق ادائی رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کے بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹہہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ آنحضرت نی کعبہ مین حجر اسود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام باواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تاکہ آنحضرت کو اپنی اپنی
بادشاہونکی طرف سی اوٗنکی فرمان برداری کا پیغام دین آنحضرت نی بادشاہ ابسینیا پاس
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی آنحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقت ور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجکو لکہا
کہ تو اپنی بیٹی ام حبابہ کو ہماری نکاح مین دی مین بہل راضی ہون اور اوسکی مہر مین چار سو
ہزار طلای سکہ دیتا ہون — اس زمانہ مین آنحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ بدہم حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
اسی خسرو فارس پاس بہیجدی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کرڈالا اور بدہم کو حکم کیا

کیا تو تو آنحضرت سی دعوی نبوت چھوڑادی یا اوکا سر کاٹ کر بھیجدی جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنی یہہ کلمات باواز بلند فرمائی اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی دعاؤن کو نامقبول فرمائیگا تھوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹی شیرویہ نامی نی قتل کرڈالا بدہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسی
دین کو بحال رکھا مورخین عرب کا قول ہی کہ ہرقل بادشاہ روم کو آنحضرت نی نامہ
بھیجا اوس نی اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی نیچی رکھدیا اور اوسکی جواب مین
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بھیجا (ہونسا) (اور المنذا) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرتکی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہی کہ آنحضرت مین صرف نیکو خصالی اور زور شمشیر ہی مجتمع نہہ تھا بلکہ
آپکے کلام مین بھی بہت اثر تھا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تھی اور اہل عرب کے
دلپر بڑا اثر پیدا کرتی تھی اور چونکہ زبان نہ خاص و عام ہوتی تھی لہذا دور دور پہنچ جاتی تھی
وہ کتاب جو آنحضرت نی ان لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بھی بڑی بڑی عمدہ
اقرارون سی پر ہی اسمین فرمانبرداری کم درکار ہی اور اوسکا صلہ بڑا ہی اور اسکی پڑھنی سے
معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہی اور ہر چیز کا خالق ہے ——— جب آنحضرت مکہ اور
مدینہ مین اپنی حکومت قایم کر رہی تھی اوسی زمانہ مین آپ نی یہہ بھی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
مذہبی کو قرب و جوار کی بادشاہون مین بھی پھیلائین آپنے بوسی کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب واقع ہی ایک قاصد بھیجا مگر اس قاصد کو ایک عرب کے عیسائی امیر نی جسکا شرجیل

تام تھا

نام تہا قتل کردالا اسشہر ہیل ہرکلیس[۵۱] بی اُس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل سی قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئے آنحضرت نے فوراً تین ہزار آدمی طیار کئی اور نصیحت کے کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور زمینی جنت کے آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس نہ لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عیوض لینی مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو آزار رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی بمقابلہ نہ پیش آئین اور کسیکی وسایل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب[۵۳] اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی —— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام) (جعفر) تیسری کا نام (عبداللہ تہا) ان تینونکو آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر کی عبداللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت مردانہ وار اور دلاوری سی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنے علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

۵۱ ہرکلیس یونان کا بڑا بہادر تہا
۵۲ نخلستان عرب کی گرمی مین بہت ٹہنڈی ہوتی ہین
۵۳ عرب کی تعداد اس لڑائی مین بہت کم تہی

پچاس زخم کھاکر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نی باواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کردیا
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالد نومسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا اپکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور آپکی جسارت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخرکار اہل
اسلام فتحیاب ہوئی اور آنحضرت نی خالد کو جنکی بہادری اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئی
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریش نی عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورہ اصد
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حلب نی سارہ
نامے لونڈی کی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئی اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈی کو جا پکڑا اوس نی دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئی اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نی اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حلب بن بطن کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نی بی عذر در دازہ

کہولکر

کھول دی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القوی اونٹ پر سوار
بصد مسرت انبساط داخل شہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہوکر آیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعدازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنے
ہاتھہ سی گرانی چلی اور سات دفعہ گرد پھر کر کلمہ کو باآواز بلند مشتہر کیا — خداوحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعدازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجر کو دکہایا تہا اسکی بعد آپنی
مجمع مین قران شریف کی اڑتالیسوین سورت پڑہی — جب آنحضرت
نی مؤذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ لوٹی ہوئی بتون کی ٹکری یہان سے
اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتے
ہو حضرار آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی اپنی لائق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی لوٹ نی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیو اسطی گئی اور اونمین دو
ہزار نومسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن سی تعداد مین بہت کم
ہین ہمارے بہت جلد فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نی ہزارہا برچہیان لیکر حملہ کیا مسلمان اونکے
دفعتاً حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام لینی یا فرشتونکے

مدد سی کام نچلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست می باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
ایلچی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور بیشمار
زر وی آنحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچے
انہون نی بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سی عرض کیا کہ آپنی قومونکی خانہ بربادی سہ کیجئی
یہہ بات سنکر آنحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سی یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانو
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
اونکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دون مین اونکے
درخواست نامنظور نہین کرسکتا اگر تم اسبات پر راضی ہوجاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہے اوسی چاہئی کہ بول اوٹہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتاردون گا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کئی گئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ——
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو بکثرت آئی اور ایمن مسیلمہ نامی بادشاہ یمن بہی
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور ہندو نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کے

فتحون کا ذکر سنا اسکی مونہہ مین پانی بھر آیا اور پھر کافر ہوگیا اسی بنا پر کہ آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطے رائی صائب اور نیک نیتی بھی ضرور ہی اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکھا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے بھی جواب لکھا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ملک ہے اسکی میراث اللہ جسی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علے
یمن کو بھیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدم کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکھکر مسلمان ہوگیا صرف نجرام کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہوگئی اس کامیابی کو ہم صرف اپکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کرسکتی
یہہ بات بھی خیال کرسکتی ہین کہ فتح نصیب تہے اور آخر کار ہم یہہ بھی کہہ سکتی ہین کہ اپکی مذہب کے
تہذیب کو وہ حال کی عیسائیون کو کیسی معلوم ہو جب ہم اوسی زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم سی
مقابلہ کرین سراسر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسبات کا بھی خیال کرنا چاہئی کہ آپ نی بھی
قانون جاریکیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عہدہ نہ لی سکی آپ نے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرات کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اوس کینہ سوز کا انسداد کرون جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہوگئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن بھی تہی چونکہ اب اونمین جرات

اسلامی پیدا ہوگئی بہادا ونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون او یا فتح کرین —— حکومت اور عزت اور شان وشوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی حبکہ تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۳۹ عیسوی مین آپ نی اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین مشاورت کرکی وقت ضایع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمی
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرنی لگی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا —— اس زمانہ مین آپ سی ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح ومرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آین
جو بدفالیون سی بڑہ کر تہین آخر کار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہاکر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند حقیقت محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹی
ریاستون پر منقسم تہا اپکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کردیا اور یہہ تمام
لوگ اپکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سی مشرف ہوئی آنحضرت نے بصرہ اور غل بہالیا

۵۱ ذکر وفود نبوک جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا ۱۲ ۱۲

اور

اور ہمیشہ مغلوب قومونکی مذہب کا لحاظ رکھا اونکو مذہب اسلام سے بیخبر تلقین نہین کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس طرح سے آپ نے ان آیتون پر جو قرآن شریف مین ہین
مین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین ــــ لکی انذر بہ قوما سے کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہوجاؤگی ــ اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو بزرگی دینے
خوب جانتا ہی ــ آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپ نے عیسائیونپر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئے تو تمام اہل شام آپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ آنحضرت فریبی اور دغاباز نہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا باریہ قبطیہ نامی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ ایکسٹہ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نے سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقائی نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزاد کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نے بہی آپکی صاحبزادہ
کا غم کیا مگر آپ نے اون کے اس بد اعتقادیکو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہوکر فرمایا ای ہم وطنو آفتاب اور ستاری اللہ تعالے کی مخلوق ہین انکو کسی آدمیکے پیدایش
یا موت سے کہن دخیرہ نہین لگ سکتا اسوقت ہی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور تلقین مین مصروف
ہوئی جو مدینہ مین قرآن سرنیف کے زیادت کرتی آتی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد
اگلی جدید کے نہایت عمدہ نصف حصہ پر قایم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ اسی رسوم مذہبی کی بہت عظمت

وبزرگی کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی بیہہ حج نہایت
شوکت و تکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی ایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ اصلاح ہوا کر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سے باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجیدگی سے چل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کر کی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
و شوکت ضرور اوس مین ہی اوس کا نام تعریف کے لایق ہی اور اوس کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین آئی اور یہہ ہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہ اونٹ قربانی کئی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزار ہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلنبی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوف ناک بیشک ہی جن لوگون سی آپکو نہایت محبت تہی
آپنی اونسی فرمایا کہ تم میری گرو ہمیشہ یہیں تاکرو آپنی وفات کی جگہہ کیواسطہ
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف رہی غشی کی عالم
مین آپ اکثر آواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی ہر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش و حواس قایم تہے

ذکر وفات
بنو سنہ
سنہ ۱۲ ق

اور

اور رای درست بھی اسی تکلیف کی ہنگام مین آپ نی تمام کی دوسری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جھنڈی کو دیدی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکے
وفاداری پر کامل اعتماد تھا اسی فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ
وقت کی نماز پڑہایا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنے خادمون کی کندہون
پر ہاتھہ رکھکر آتی اور تب بھی پیر نہ ٹکتا تھا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پھر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بھائیو اور ای
آدمیو اگر مینی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹھ حاضر ہی
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میرے
خطا کو ظاہر کری اگر مینی کسیکا ایک حبہ بھی لیا ہو تو وہ مجھسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین آنحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹھانیکی سامنی کچھہ حقیقت نہین سمجھتا حضرت فاطمہ اپکی بستر پاس بیٹھی کو اکثر
آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون رو تی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا اپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ وزاری کرنی لگی اور اونہون نی اپکی پلنگ کو گھیر لیا اور رونے
لگی آپنے فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پھر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کناری پر رکھنا اور قبر اسی جگہ کھودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سی فارغ ہو تو حجرہ سی باہر ہو جانا تھوڑی ہی توقف کی بعد آپنی فرمایا
کہ پہلی میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑہی گا اور اوس کے ساتھہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگی جب یہہ فرشتی نماز پڑہ کی چلی جائینگی اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگی جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میری واسطہ دعائی مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہئی کہ وہ میرے
غمخواری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بہی یہہ سم جلدی ہو جائی مین دعا ہی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا نکرین تاکہ مجہی تکلیف نہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظہ بی ہوش رہی بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکھوانا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچائیگی حضرت عمر نی آپکو قرآن کہولکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کی کہ وہ کتاب لکہی جا چکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سی باہر چلی آئے
اور صرف حضرت عایشہ رہ گئین جب آپ نی آپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوئی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری امت کو تقویت دی کہ مین موتکی خوف سی گبہرا نہاؤن پہر
آپ بیہوش ہو گئی حضرت عایشہ کا بیان ہے کہ آپکا سر مبارک اسوقت مین آپکی برابر بیٹہی تہی اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپنی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنی لگی اور
ٹکٹکہ لگا دی زبان سی یہہ الفاظ فرمائی مگر وہ سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین اے خدا میرے گناہ معاف کر

اے میری دوست جبرئیل مین تیری ساتھہ آسمان پر چلتا ہون پہر آپ فی اوسی ستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ مین بچھا ہوا تہا — آنحضرت فی تیرہوین[۵۱] ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلے تاریخ تہی اور یہہ تاریخ آٹہوین جون سنہ[۳۲]
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن تعریف ترسیٹہہ سال کا تہا صرف تیئیس[۵۲] سال سی
اپنی نبوت اختیار کی تہی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ[۵۳]
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین ہی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ[۵۴]
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چہت سنگ مقناطیس کی بنی ہوئی ہی یہہ
باتین بالکل بیہودہ[۵۵] اور بی اصل محض ہین بلکہ آپ حقیقت مین مین ہین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچہنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفات کی بعد بہی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطی غیب
حاضر ہوئی ہی وہ ابہی تم سب کی سامنی واپس آئی ہی لوگ صرف اسبات کی منتظر
تہی کہ حضرت ابوبکر بہی اس بات کی تصدیق کرین جو حضرت عمر نی زور سی یقین
کرایا چاہتی ہین حضرت ابوبکر نی پوچہا ای عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہے مگر آنحضرت ہمین مین کی ایک آدمی تہی
جسطرح ہم سب انتقال کرینگی اسیطرح وہ بہی وفات پا گئے

حضرت ابوبکر کو تا ہم اس بلوے کی فرو کرنے مین کچھ دقت پیش آئی مگر آخر کار آپ نے
قران شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون اور آپکے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی ـــــ ہمکو اس جگہہ یہہ بہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفابہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام انکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر ـــــ بین جی پر تک فتح نکرلیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی عربکی مورخ عبداللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امی محض تہی لیکن بڑے تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض کا بالکیان خوب سمجہتی

تہی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق ہی بات کرتی تہی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تہی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تہی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکہتی تہی اور آپکی عظمت
کرتی تہی اور آپ مین اسطرح کی عقل تہی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجہا لیتی
تہی آپکو اپنی رشتہ داردن اور دوستون سی بہی بہت محبت تہی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تہی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تہی جو بی کے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان و شوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تہی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو بہی کچہہ کسر شان نہ سمجہتی تہی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
ضرور قسی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تہی آپ اپنی جوتیان
خود گانٹہا کرتی تہی اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تہی بہیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتی
تہی آپ خود آگ روشن کرتی تہی اور آپ ہی رکہہ بہی پہینک آتی تہی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کے خوراک شہد اور دودہ تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہاتی تہی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کین تہین ــــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکہی نہین رہ سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیرچشمی اور صاف باطنی اور بلند

نظری ہی تھی بلکہ اور بات بھی تھی آپ نہایت سنجیدہ تھی اور اون مین سی تھی جنکا
شعار متانت ہی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ذاتہہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگونکا
قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل درآمد
کرتی تھی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تھا اور آپ اوس کی خوفون اور شان
وشوکت سی خوب واقف تھی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس تا کہ آپ سی مخفی نہ رہے
تھین اسطرحکی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہیکی طرف سی محمول ہوسکتی ہی ایسی اد
کی آواز برہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور
تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور
ہر جگہہ رازنا خیالات رہتی تھے آپ سوال کیا کرتی تھی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی
لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجھی کس
تا کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی —— جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی
اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بہی جو مع
اپنی ثوابت وسیار کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی
کی الہام کو جواب مین تہا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین
بٹہائی یا وصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تھی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور
برسنہ اور بہولی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنے
نئی خصلتین اور صفتین پہلائین تیس برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وبادشاہان شام ومصر وموسوم بہ پولی تی میا کو مغلوب کیا اور فتحون کو ایشیٹ لائک سی بحیرہ
خضر اور اوکسس تک پہلایا اگرچہ چینی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر
یہہ مذہب سوا ہسپانیہ کی اور سب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی
ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکونمین جو بحیرہ خضر اکی گردہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت
ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور ستانت رای نی ایک ایسا مذہب نکالا جس نے
تمام زردشت کی ایک چندلوئی ہوئی مخلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب
برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سے بہی زیادہ
رایج تہا بالکل غارت کردیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور
رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک
سنی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا ہسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبالیا اور سوایٔر کی جدون
تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار
وہ قسطنطینہ کی نئی روم مین قایم ہوئے ——— ترجمہ اشعار
عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در
تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے
بادشاہ ہین ——— اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ———
وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو ———
تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگی ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکھائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹی گا ۳۸ — تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہری اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ — اس خدا کے
نبی کی دریائے حلم سی ہر ایک ذی روح ایک گھونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ — آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو نقطہ
سی نسبت ہو — وہی اوکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ — وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
طرحکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ — خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیئے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی مثیل
اور لاانتہا نیکیون کے نظیر ہونیکا ارادہ کری — صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن عمدگی
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بہبود دگے اور تیخی سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر ۴۴ — اپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو ۴۵ — نبی کی عمدہ گی
لاانتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کرون ۴۶ — اگر

کوئی یہہ چاہی کہ اپکی اوصاف باطنی کو سمجھہ جاؤن تو یہہ مقصد بیہودہ ہی [۴۹] اسکی
مثل ایسی ہی کہ جب آدمی آفتاب کو دور ہی کہڑا ہوکر دیکہتا ہی تو اوسکا اصلی عرض وطول
نہین معلوم ہوسکتا اور جب قریب سی دیکہنی کا قصد کرتا ہی تو تظرخیرگی کرتی ہی [۵۰]
کیونکہ ممکن ہی کہ انسان جو سراسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے
ماہیت اس دنیا مین جان سکی [۵۱] جو کچہہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے
تمام مخلوق مین افضل ہین [۵۲] آپکا وہ چہرہ مبارک صفت وثنا کی قابل ہی جس کے
حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہی [۵۳] آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تہے
کہ آپکی خط وخال سی ہر دل عزیز ہونا اور صاف باطنی ظاہر تہے [۵۴] فی الحقیقت آپکی ذاتین
بہار کیسی پہولون کا حسن وتزاکت اور چاندنیسی شوکت تہی [۵۵] آپکی فیاضی سمندر کی طرح
وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل [۵۶] آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو [۵۸] وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈہکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی [۶۰] وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین [۸۸] اب مین اس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون [۸۹] جیسیکی تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس مراد سی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکہکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکی

کو منور کرتی ہین ۹۱ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو اسحضرت سے
لکھوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئین — مگر چونکہ یہہ احادیث خدائی لایزال کیطرف
سی ہین لہذا وہ بہی بی زوال ۹۲ — ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کرسکتی کہ کب
وہ ظاہر ہوئین — ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا — اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارتمین کیا واردات ہوئی ۹۹ — تو ای شخص جسی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تو نی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی خبردار اوسی چہوڑنا نہین اگر تو یہہ
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جس کے ذریعہ سی مجہی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو — تو بی شبہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجہی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ — جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ تراز
سیدہی ہی — جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ — یہہ اسحضرت کی خالص حدیثین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین — اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل
کی اپنی حسدی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچہہ عجب نہین ہی ۱۰۴ — کیا ای نبی تو نہین
دیکہتا کہ وہ نگہہ جو بڑہاپی کی سبب سی ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتابکی روشنی
دہوندلی معلوم ہوتی ہی — اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۵۲ — ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے — تیری سوا مین کس پاس اوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جا سکتا ہون ۱۵۳ — ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک

خوفناک دنمین مدد کریگا — جسدن خدا تیعالی خود مشتقم بنکر ظاہر ہوگا تو تیرے
شوکت مین کچھہ داغ نہ لگی گا ۱۵۴ فی الحقیقت یہہ دنیا اور جتنی دونون خدا تیعالی کی مخلوق
ہین اور ہر ایک حکم جو خدا تیعالی نی اپنی بی زوال قلم سی اپنی لوح محفوظ پر لکہا ہے اوسکا بھی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوس مردنی پڑہا) اسی مشتق ہی اسکی اصل معنی پڑہنا
یا پڑہنی کی قابل چیز کی ہین — قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب
(کتاب خاص) وکتاب اللہ (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب عتیق (کتاب بیش بہا) وکلام
شریف (لفظ مقدس) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنی حق وباطل
مین فرق کیا) ومنزیل (وہ چیز جو آسمان سی اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا
ہیکی طرفسی نہین جانتی بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتی ہین معضون کی رائی ہی
کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہی اور یہی باعث تہا کہ خدا تیعالی نی آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا
کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور مقنع الجواب ہی اس بات کا قرآن مین بہی ذکر
ہی — قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سی کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع
ہی اور خدا تیعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خدا تیعالی کی گذشتہ اور حال اور
آیندہ کی سب حکم لکہی ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہی کہ سب چیزون سی پہلے
اللہ تعالی نی اس لوح کو بنایا اور بعد اوس کے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتی ہین کہ یہہ لوح بے
جوڑہی اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہی اور قلم صرف ایک موتی کی بنی ہوئی جسکے شگاف سی وہ نور گرتا ہی جو خدا تیعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکھنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قران کی کاغذ پر نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تھے خدا تعالی نے
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتھہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی کچھہ حصہ مکہ مین اور کچھہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تیئس برس کی عرصہ مین پہونچایا ـــــ اور اونکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قران کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہایا کرون گا ـــــ حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نے
اس قران شریف کی اونکو دو دفعہ زیارت کرائی ـــــ کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکڑی ٹکڑی ہوکر اوترے ہین اور اونکو آنحضرت
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکہہ لیا ـــــ یہان تک کہ حضرت جبرئیل کے
ہدایت سی وہ پوری ہوگئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی یہہ پانچ
آئتین سب سی پہلی نازل ہوئین ـــــ وہ آئتین یہہ ہین ـــــ تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہہ جس نی آدمی کو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہہ کیونکہ خدا تعالی نہایت فیضی
رسان ہے جس نی تجھی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی ـــــ جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آئتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہوادین تو وہ آئتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی یقین
کرلین مگر اکثر نی حفظ کرلیا جب یہہ اصل آئتین واپس آئین تو ان سبکو ملاکر ایک

صندوق

صندوق مین رکھدیا اسکا کچھہ خیال نرہا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھے
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین ـــــ قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ـــــ
عرب لوگ واحد کو سُورت اور جمع کو سور کہتی ہین ـــــ قلمی نسخون مین اسی
سورتون پر اعداد شماری مین لکھتی ہین ہر ایک سورت کا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہوا اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمون کا سورت مین ذکر ہو ـــــ مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا جاتا ہے
بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب لفظون کی فرق کے ہوگئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتون کی نام مین
داخل نہین ہے ہر ایک سورت اور چھوٹی چھوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنہین درس یا عربی زبان مین آیت (نشانی یا تعجب کہتی ہین) نوین سورت سے
سوا ہر ایک سورت کی نام کی بسملہ یعنی جملہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
ـــــ قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجب ہے
جیسا مردیکو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکھتا ہی ـــــ قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو اسبات کا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زمانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین اور زبانوں کی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبان کا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکھون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جائی سی غیر مفہوم ہی اور آورد معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ مقولہ بہت ٹھیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پرکھنی والا پہلی گہبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکھکر رجوع کرتا ہی اور آخر
وارفتہ ہوجاتا ہی ـــــ آنحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق متشتر پر لکہا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا ـــــ حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون او جانورون کے کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر ہی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکھا اور جب یہہ قرآن شریف
اختتام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ آنحضرت کی پاس اس غرض سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی مزنوکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوے ہجری
مین بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قران کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہی اون

سبکے

سبکو معلوم کردیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کماحقہ سمجھنی کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہیئے کہ جب آنحضرت کا ظہور ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگونکو
بڑا خیال تہا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تہی ایک مسلمان کا قول ہی کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہی یہانتک کہ اگر کوئی عجمی بہی کسی شخصکو
قرآن پڑہتی ہوئی سنی تو اوسی فی الفور معلوم ہوجائیگا کہ اسی تمام عربی عبارتون پر فوق ہی اگر
اسمین کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کردین تو وہ ایسی معلوم ہوتی ہے
جیسی لعل چمکتا ہی اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہی جسکی تابندگی سی انکھون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہی کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سی ابتک اوسپر
نہایت حیرت ہے ——— چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قایم خیال کیا جاتا ہی آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ میری ہونیکا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنی جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تہی اور جنکے
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تہی کہ ہم ایک دوسری پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتی تہی کہ تم ایسی ایک سورت تو لکہدو جو اسکی مقابل ہو ——— روایت
ہی کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقاتکی چند قصیدی تہی جو کعبہ مین ٹنگائی گئی تہی
مصنفین یمن کے ایک مصنف تہی بموجب پرستش ہی تہی کہ آنحضرت نی عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سی ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہی تمام تفسیرین جو خدا سی
علاقہ نہین رکہتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سی نہین آتے

لفظون کا سایہ ہین ـــــ چندروز تک کوئی ایسا شاعر نہ ملا جو اوس کی مقابل
مین قصیدہ لکھتا تا کار قرآن شریف کے سورت سوسوم بہ برات[1] دروازہ کعبہ کو
چپکا دیگئی اور بسبب پہلی ہے چند آیتین پڑہ کر ایسا شرمندہ ہوگیا کہ اوس نے اقرار کرلیا
کہ یہہ آیتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہوسکتین ماورا اوسی وقت اسلام قبول کرلیا[2]
قرآن شریف کے وہ آیتین جنکی سبب سے یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین ـــــ بیشک یہہ
کتاب حق ہی ـــــ یہہ اون متقیون کیلئے ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سے دیتی ہین جو ہمنے اونہین
عنایت فرمایا ہی ـــــ اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنے تجہپر (اے محمد)
اور تجہسے پہلے نبیون پر کیا ـــــ اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ
پر چلتی ہین اور فلاح پائینگی ـــــ اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی کے
مانند ہین جس نے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی نے اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو
اوسنے اپنی آنکہین بند کرلین ـــــ خدا تعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین
چہوڑ دیتا ہی اب وہ نہ دیکہہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطے وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے
ڈر سے اپنی کانون مین اونگلیان دے لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین ـــــ اللہ تعالی کافرون
پر محیط ہی ـــــ بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا آجاتا ہی تو وہ مفلوج کیطرح

[1] برات سی مصنف کی مراد سورہ برات سے ہی
[2] بقول مصنف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہہ اسلام لانا سنہ ۶ نبوی مین ہوا

کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہین ۱۲ وہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی نثر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا اختلاف عبارت تعجب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ چھوڑ دینی ہین
اور اللہ تعالے کا تخت پر بیٹہنا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت دار
آیتون مین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
جبکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین ـــــ قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اونمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کے نہین چھوتی اور اسخیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چھولی قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی ـــــ کوئی اسی نچھوئی مگر وہ
لوگ جو باوضو ہین ـــــ وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر بند سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دیلیتی ہین اور لڑائیون مین
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی اور
جواہر سے آراستہ کرتی ہین اور قصدًا اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قرآن شریف
اونکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام لڑکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہہ تمام اون کے رسمین اور قانون قرآن شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوس کے

۱۲ دوسرے مذاہب کے لوگ قرآن شریف کو بیحد عظمت کرتے ہین اور وضو نہین ہوتے اوسی کبہی نہین چھوتے مسلمان بہی اوسکا بیحد ادب کرتے ہین اور بغیر وضو کے نہین چھوتے اور قدیم سی اوسکی تعلیم ہر ملک مین ہوتی آئی ہی ۱۲

قسم لیتی ہین تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ اسی پڑہین اور اوس ہی اپنی زندگی
گانوُر اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجد مین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی
اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کردیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون
آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی ——— ایسی ہی متقی مسلمان ہوے ہین جنہون
نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام وکمال پڑہا ہی ——— قرآن شریف مین اکثر
جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی
کرو لیکن دو نرمی کرو ہر بات مین اعتدال رکھو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے
رواج دینیکی سوا وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے
طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی ہی حکم ہی اور ادائے
ذکوٰۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک
کہ اگر دشمن یا جریدہ بہی بہوکہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون
مین سی آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور
کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز
کا پہلا رکن ہی سال صاحب نے اپنی کتاب موسوم بہ پری لمنری وڑزمیشن کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی
ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو
یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت
الغزالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور علامات

اور

اور بجاست ظاہری آپ کری دوم اعضای جسم کو بری کامون اور اور شرارت سی بچای
سوم دلکی بری خواہشون اور بدیون سی حفاظت مین رکھی چہارم اپنی خیالات
کو اون محبتون سی ہٹادی جو اد نہین خدا کیطرف رجوع ہونی سی باز رکھتی ہین اور آپ
یہہ بہی فرماتی ہین کہ جسم ایک خول ہی اور دل اوسکا گودہ اسی دلیل سی آپ اون لوگون
کی بہت شکایت کرتی ہین جو سوی اعتقادی سی صرف طہارت ظاہری سی پاک بنتی ہین
اور اون لوگونکو برا سمجہتی ہین جو اونکی مانند ان رسومکے پابند نہین حالانکہ انکی دلونمین غرور اور مکر
اور جہالت بہرا ہوا ہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام
لگاتی ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہی کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہی یہہ صرف
انکا بہتان اور الزام بجا ہی —— قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب
اخلاق کا ذکر نہین ہی بلکہ گبن صاحب کا قول ہی کہ اد قیانوس سی گنگا تک قرآن شریف
مجموعہ قوانین مانا جاتا ہی یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور
فوجداری اور اور مضامین ہے اسمین درج ہین —— اور وہ قاعدے جو آدمیونکی اعمال اور مال کے نسبت مقرر
کئے گئی ہین — وہ خدا تعالے کی بی زوال رضا سی بنائی گئی ہین یا بتبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح
بیان کرسکتی ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہی اس مین قوانین مدنی
اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزادہی سب موجود ہے
اور مذہبی رسمون سی لیکر معاملات دینوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہی اور قرآن نجات روح
ہی اور صحبت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق شخصی اور نفع رسانی مخلایق اور نیکی اور بدی

سے

ان تینون عبادتون
سے درجی اس طرح مقرر کئے
گئے ہین مسلمان کہتے ہین کہ نماز
انسان کو جرم کے نصف درجہ
تک پہونچا دیتی ہی روزہ اوسکو
دروازہ تک پہونچاتا ہے
اور زکوٰۃ اوسکو بہشت مین
داخل کردیتا ہے

مولف

۱۲۱۲

۱۲

اور سنرائی دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ـــــ لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جسی خدا کی یاد اور تہذیب
مقصی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھہ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قران شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک مکرار مالی و ملکی فیصل ہوتی ہی ـــ آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہو آپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی پادریون کی طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کردین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی نبی اس امر مین آپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہر کی رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنی کے
ہدایت تہے رمنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہتہا
اور ایسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہتہا جو مذہب کے تایید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کردیتی ہین اس لئے فرقہ مین یعنی عیسائیون کو گویا مین اون کے

جواب معترض در باب ربط علم و مذہب دیکھو ع ہوئے ۱۲

آنحضرت ہی کے عہد حکومت تک انگلستان مین یہ قانون جاری تہا پادریون کی سوا کوئی اور بائبل کو چھو سکتا تہا اور پادری

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز واکرام کی بالکل اصل نہتی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسرکیو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
آقا اور باپ کہنی سی باز آئین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا باپ
ہی ——— لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمائی امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکے
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمائی مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران لگد کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ یکی پر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارہ مقدمات متنازع فیہ کی آمدہی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
اون زمینون کے محاصل ہی جو مسجدونکی واسطی مقرر کئی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کے پادریون ہی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نتہا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت بڑی موحد تہی آپ نی بتون اور ادمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ——— آنحضرت
خدائی یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بھید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستاون اور اٹھاون سین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکھتی ہین اور مفسرین قرآن نے انکی اسطرح تعریف لکھی ہی جیسی ریاضی کی حدود و رسوم
بیان کیے جاتی ہین ایک موحد حکیم بھی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہوسکتا ہی تمام
مخلوقات دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے
دلمین موجود ہی ہر ایک نماز کی بینونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکھائین کہ خدا تعالی اونکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا انہی
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین رسالتون اور دسمین سورتین دیکھو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نے قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ دوشیزہ
تہین جیسا انہی پہلی بیان کیا قران شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہی وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کردیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کردیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسلون کو بغیر گواہی کے چہوڑی لہذا
اوسنی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ اونہین دوبارہ قایم کردی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

روسی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی موحد کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا یتعالی کی سوا اور کو بھی پرستش مین شامل کرتے ہین
ہین چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین (سورت سویم) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا یتعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کے خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا یتعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا یتعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی زیادہ نبڑہ
خدا یتعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
دوسرے غرض یہہ ہی کہ وہ ان تین مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رایج تہی ایک مذہب بنائے
اور اونکو خدا یتعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین کہ جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دینوی اور دینی انعام کے
اور منکر کی خوفی سب اوس مذہب کے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان بردار بناوے اور اونکو یہہ یقین کرادی کہ آنحضرت
اور خدا یتعالی کے رسول ہین جنکے صفایح اور اقرارون اور اگلی زمانہ کی سزاؤنکی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا یتعالی
کی مذہب کو زمین پر پہلانیکی واسطے بھیجی گئی ہین اور اوسواسطی دنیا مین آئے ہین کہ دینی اور دنیوی امورمین امت کے سرکردہ
کی جائین لہذا قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا یتعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کے اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا یتعالی کی وحدانیت کو پھر قایم کروں اور یہہی ارشاد فرماتی ہے کہ صحیح مذہب ایک یعنی زیادہ نہین ہوسکتا اور اگر یہہ بعض قوانین
اور رسمین خدا یتعالی کی ہدایت کے موافق تبدیل ہوجاتے ہین مگر اونکی اصل کبھی نہین بدلتی کیونکہ وہ بی زوال اور حق ہے اور جب کبھی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا یتعالی اوسکی درستی کیواسطی نبی بھیجتی تاکہ وہ آدمیون کو یہہ مذہب تلقین کرین ان سب

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریٰ ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ سرہے
— آنحضرت نی کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھی حضرت جبرئیل نی بتایا (سورت ۴۲) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کری جنمین آنحضرت فرماتی تہی کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہی خصوصًا اوس مقام پر جہان سیر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۱۰۹۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایتین ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دبنہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی اپنی بیٹی
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک اور
ترجمہ کی موافق جسی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نی قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا در وہ ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سی جو عبد القیسی کے
نسطور مین عباد تخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہی تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہی کیونکہ ہم دیکہتی ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتی ہین (
(سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۵ قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۳۴ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۲ و
۴۲ و ۹ ۴ اوس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہی (سورتین ۱۶ و ۱۷

۱ جو بندہ کو چاہیے کہ سورہ کو ان اعداد کی حساب سی قرآن مجید مین دیکہے تا اخیر کتاب تک

۲ مترجم

۳ اور روایت مسلمانون مین کہین مشہور و معتبر نہین ہے مترجم

۴ یہہ روایت بالکل مستحسین اور منکرین اسلام کی بنائی ہوئی ہے مترجم

۵ نسطور ایک فرقہ عیسائی مذہب ثلاثہ نصاری سی اور یہ فرقہ دو کا نام نیتوریہ اور ملکائیہ ہے مترجم

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۳۴ و ۶۴) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۴۰ و ۱۱۰) خدا تعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸ یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی زوال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شاعرونکی نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ و ۳۲ و ۳۵) اور خصوصاً گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲۷ و ۳۸ و ۴۵ و ۲۵ و ۵۵ و ۶۹ و ۷۱ و ۷۸) قرآن مین خدا تعالی کی ہستی کی
ساتھہ اوسکے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۴ و ۲۹ و ۳۲) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۱۴) بہی لکہا ہی ——— قرآن شریف مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتے پیدا کئی ہین ——— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش نکرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکہتے ہین (سورت ۳۵) شیاطین انسان کی دشمن ہین ——— (سورتین
۳۵ و ۳۹ و ۳۸) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجہ کے
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۶ و ۵۴) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

کہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ آپ پیغمبر نہیں ہیں (سورتین ۷ و ۲۹) عیسائی جسقدر بیجا انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنے میں کرتی ہیں اوسیقدر بیجا انصافی اوسکی مسئلون پر اعتراض کرتی ہیں قرآن شریف میں شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط (سورتین ۴ و ۷) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۷ و ۱۸) غیبت اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال ومنال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمیں حکم ہی کہ خیرات کرو (سورتین ۲ و ۳۰ و ۳۲ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی ماں باپکی عظمت کرو (سورتین ۴ و ۱۷ و ۲۹ و ۴۱) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی اختیار کرو (سورتین ۹ و ۷ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸۰) اذکی سات خلق وحیا سی پیش آؤ (سورتین ۲۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۳۴ و ۳۴ و ۳۴) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت کی خیرخواہی کرو (سورت ۲۸) ـــــ گنہگارون کی خطا معاف کرو (سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۴۳) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳) اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی کہ دنیا میں تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کرچکے ہیں قرآن شریف صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہیں ہے بلکہ اوس میں مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بہی ہین اور یہی حال یہودیون کی پنٹاٹک یعنی توریت کی پانچ پہلی حصونکا ہی قرآن
شریف ہین چارسی زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور چورسوم نکاح مین چار سے
اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۶) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) دودپلانی کی
واسطہ مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطہ بہی مدت ہے (سورت ۲)
اور جہیز اور مہر کا بہی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بہی لکہا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہیے
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نے میراثون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بہی غفلت نہین کی اونکا سورۂ مذکورۃ الصدر مین ذکر ہی قرآن شریف مین جہوٹی گواہونکے
سزا دہی کا بہی حکم ہی (سورتین ۵ و ۹) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین مگر
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل انسان (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ داروں سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کرنیکی واسطی سزا مقرر ہے
(سورتین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تہی بلکہ وہ
مقنن اور شارع بہی تہی اپنی اپنی اون قوانین کو جنیتک وحی نہین دیا جبتک کہ ہجرت
نہ کرلی اور آپ کا مذہب اچہی طرح پہیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کیئے
کہ جب آپ نے مکہ فتح کرلیا — مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
اپنی انجیل کے کبہی ایسی تکریم ہوئی ہوئی نہین دیکہی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مذہبی اور مالی اور ملکی اونکا یقین اسور مندرجہ ذیل پر منقسم ہے
اور ان باتون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

قرآن شریف کی ایک
بہت بڑی غلطی اور
بہت بڑی نقص کی بات
کسی قانون کے حق
ہونیکی واسطی
قانون کا
بہی حکم ہے اور اون
مین مالی خطاونکی
سزا مین
بلکہ قصداً
مین تہمت
سزا دی ہے
اور کفر

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان[۱] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین[۲] مین نماز اور وضو اور زکوۃ اور روزہ اور حج[۳]
شامل تہی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچہی طرح فرق معلوم ہو اس باتکا خیال
رکہنا چاہئی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[۴] اور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچہہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین ٹہرتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لقطہ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے
دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سنی سی آدمی کی دل پر ایکطرح کا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اونسی آخر تک پڑہین تو کہین ایسے

[۱] یعنی تعلق
[۲] ۱۲ ۴۴ ۱۲
[۳] رکن اسلام
[۴] مکہ کی زیارت قدیم عادت کے موافق مقرر کی گئی تاکہ اوسکی حرارت مذہبی تازہ ہوتی رہی اور اونکی عقاید یکسان رہین
[۵] مصنف ۱۲ بعض معاملات دینی اور معاملات دنیوی

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سی ہنسی آجائی ——— وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے
بناڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون سمجھنی مین
کچھہ دقت اور ابہام نہین ہے ——— اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر
مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سی تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ
رائی نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سی عالم کا انتظام کرتا ہے
مگر آپ سب چیزون سی علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین
سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی مان لینی پڑی اور سمجھہ
مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر
قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگہہ مختلط کردیا ہی القصہ یہہ
ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کی تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب
غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالین ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطی کہ تعجب
کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابائیونکی پرستش اجرام
فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال نامہ کردیا ——— اب ہم اسلام کی اون
چند عقاید کا مختصر حال لکھتی ہین جو قرآن شریف کی احکام پر مبنی ہین ——— اسلام نی
کسنے غیر مذہب مسایل پر کہین دست اندازی نہین کی غیر مذہب والون کو تکلیف دی اور

یہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی موجدان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبر سی اسلام قبول کرائین — اہل اسلام دعوت اسلام کرتے
تہی مگر اپنی مذہب کو بجبر قبول نکراتی تہی — مذہب مین زبردستی ہرگز نہونی چاہیے —
یقینی وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلمون کے متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور
سابائی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اون کو
جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین متبلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچیگا — علاوہ اسکے
اسلام قبول کرنی سی نومسلم کو بہی وہی حقوق ہوجاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور مغلوب باشندو کو
اون شرایط سی آزادی حاصل ہوجاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی ہمیشہ آنحضرت کیوقت تک کرلیا
کرتی تہی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قیصر و جمہ کی ملکون مین رایج تہا اسلام کی سبب سے بالکل
معدوم ہوگیا اور قرآن شریف کی سبب سے یہ دہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بہی جاتی رہی
کہ زمین کیساتہہ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کئی جائین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون لوگون کے بہی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب
آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرحکا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی وہ بہی
رہگئی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اُسکال جاتی رہی اور
غیر مذاہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقررہ
روپیہ دین یا ندین اور اور طرح کی چندی جو اونکی اہل مذہب اونسی زبردستی لیا کرتی تہے
دین یا ندین اسلام قبول کرنی کیواسطی صرف کلمہ پڑہنا پڑتا تہا اور یہہ جو لوگ لکہ خیال

کرتے

کرتی ہین کہ فتنہ ہی نہایت ضروری ہی غلط ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ناممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکھین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالے
کی بیان اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پر ہی کہ جنکی ہر سنی سی بصر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب اوسی ان لوگون نے پڑہا جو اپنی اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی ہی متنفر تہی تو اونہین اور بہی اپنی مذہب
کی بی بنیادی ثابت ہوگئی — دویم یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلی
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی — سوم
قرآن شریف ایسی حاوی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سیسون کی سو لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر متعصب
اور اہل انصاف اسی خیال بیہودہ سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت نے کبہی اپنی قبل
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دہی کیواسطے اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رائی لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
انکی متقدمین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام فی اس بات مین یعنی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور اس غیر تربیت یافتہ قومون مین آکر مصرح

اس بات کا خیال کرنا
عثمانی علماء کا
فائدہ اور
واسطے
اسکے
اہل
اسلام
کا
اس
ہین
جواب
اس
یہہ
ظاہری
جیسا
خیال
کرتے
ہین
اسلام
کے
مخالفون
مین
نکاحون
کی
کثرت
کی
علت
غائی
یہہ
خیال
غلط
ہے

کا ریکا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتون سی ضرور شادی کرتی تہی مگر جب آپنی
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہوگئی اتنی صاف ظاہر ہی کہ آپکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سنّو اک مذہب والون کے
مشابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کیسی نہین ہوتی ـــــ یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے ـــــ کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر باہم
اور ذو معنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
یہہ منسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی نی جنکا قرآن شریف
مین ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند کیا ـــــ ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن شریف
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نے مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور اپنی
کوٹہیان قایم کین اوسوقت تک وہان کے حکام اور سلاطین کسی مذہب کی پیرو نہتی اون
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ مالیبار اور ماکاین

مسلمانون

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوئی بادشاہان ترکمانات اور تمدوڑ فی مع اور قوم
وجوار کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ قندہار کیم بی اور گجرات
اور اون سلطنتون مین حکمران تہا جو سنور مسلمانون کا غلبہ نچاہتی تہی بہت سے آدمی ہندوستان
مین قرآن پر ایمان لی آئی تہی جب پرتگال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون فی دیکہا
کہ اسلام فی ہندون کی ہیودہ سائل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون فی تاکیون
مین یہہ لکہا پایا کہ زمی موران[۱] بادشاہ ہندوستان فی جس کا کہ دار السلطنت کی لیلیک[۲] تہا
اوس نے ہماری آمی مسی چہہ سو برس پہلی موروان[۳] کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچہی اچہی عہدہ دئی اور آخر کار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہون مین
آخر بادشاہ جس کا نام بیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تاکہ
اپنی عمر مکہ مین بسر کری ـــــ یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہے فی
الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دوین سی اکیات
قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہے یہ چارون فرقہ
عیسائی[۴] اور یہودی اور مجوسی اور سابانی[۵] کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع[۶] الاسلام
ہونا پایا جائی مگر جو مسلمانون کی تعصب نے اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی وعدہ کرلیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کے مقابلہ مین بہت رحم دل

تھی جو روم اور قسطنطنیہ کی پادریون کی فرمانبرداری کرتی تھی بس یہہ بات صحیح
ہی کہ اگر بجائی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ اشیہ کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسے
طرح نہ سہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو سہنی دیا ہی کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی اون ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین چنانچہ
فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
معتقدین نی پوردسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا داڈے
کی محاربون نے صرف سینٹ بارتہولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیونکے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی ——— کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سی دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت ایسی بیرحم
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بہی زیادہ بی رحم تھی ———
آنحضرت کی مذہب مین اگرچہ تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین بہی شک نہین ہی کہ وہ باقاعدہ اور
بار ربط ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کی مانند ہی جو بداعتقادی اور نوشک مذہب والی حکمائے
بدعات کی دلال ہین بغایت ان حکمائی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تہا کہ اگر ہم کہین کہ
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین دیکھی جسکی
رسمین دلیل نہون اوسکی مثلی اونکی قدر کرنیکی لایق نہون تو اسمین کچہہ مبالغہ نہین ہے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطہ پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین مدخل ہوسکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جلد ٹیٹین کے طرف منسوب ہین اونسی ہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حواریون کو اسبا نمین شبہہ تہا کہ آیا یہود یونکے
سوا کوئی اور ہی اس مذہب مین داخل ہوسکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو یہی توریت کی تعلیم ضروری عیسائی مورخون کو خود اسبا تکا اقرار ہی کہ جو ہین عیسائی
مذہب بادشاہون و غیر دنی قبول کرلیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہوگئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادی معلمان مذہب کے دلمین جایی پکڑی اور اوس
مین بحثین اور تکرارین شروع ہوگئین فلٹ صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین کے زمانہ سی بہت
پہلے ہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور خیالات ملکی کے شایق ہوگئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کردیا — چھٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنے اپنی مذہب کو قایم کیا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کردیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا یتعالے واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکھون
آدمیونکی دلمین اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی کرتون نے جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے ویسی قایل تہی اور یہہ سچ جانتے تہے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی

ہی اور آپ سچی نبی ہین ضرور ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب سبب اوسکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سے زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون سی جاتی رہی تہی — انحضرت کی مذہب کے صداقت اس باتسی
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر آسمین
اور مذہبون کی مانند خالق کی جائی مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی اپنے
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جائے
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی —
مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون — یہہ جو آلشمور خون نی لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شائع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کرسکتا ہے
کہ انحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جائی نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے
سرتاپا برکت تہا اور انحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی — لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

ہم خدا تعالی کی اوس عمونہ قدرت کی کسر شان کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین
گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ماتہہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ
پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکہتی ہین کہ آپنی کیسی عجیب
طور سی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین
معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین
بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا
پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ——

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوس کے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین
کو بخوبی ظاہر ہو جاویگی —— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب
سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور
مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقومہ
وغیرہ مرقومہ سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہی
کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت
اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جائی یا بہ تبدیل الفاظ
ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق
ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین ——

علم عقلا ۲ انصاف شاہان ۳ نماز صلحا ۴ جسارت دلیران — اور ان
سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نی قرآن شریف مین خدا تعالی سی کہوایا ہی کہ مال و
منال دنیا ناچیز اور بی حقیقت ہی مگر علم و فضل نعمت بی زوال ہے آنحضرت نی خود برے
شد و مدسی علم کی پرسنی کیو سطہ نصیحت فرمائی ہے اور آپکی خویش یعنی حضرت علی نی یہہ قول
فرمایا ہی کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائی پہلی جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بی شبہہ ایشیا کی سارسن ۱ اور ملک ہسپانیہ
کی مور تہی یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی ہم سلسلہ خیال کئی جاتی تہی اور اونہون نے خلفاے
عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سی یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہی کہ اہل عرب ۲ بن یہہ سو
برس سے علم و فضل کو رواج تہا مگر ۳ ہم لوگ ہنوز جہالت اور بی علمی مین مبتلا تہی اور علم ادب
ہماری ہان سے بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا — مشہم صاحب کا قول ہی کہ مور خان معتبر
کی نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہی کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ آہنی لاطینیان کہنا چاہئی لاطینیون کی فلسفہ اور حکمت
سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتی تہی کہ یہی دونون
علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہی کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی
مین بہت سے مدرسی جاری کئی تہی اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے
تعلیم پاتی تہی اور پہر ان علوم کو آن کر عیسائی مدرسون مین جاری کرتی تہی ہمین اس بات کا اقرار

کرنا

کرنا چاہئی کہ تمام قسم کی علم یعنی طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی جو سوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکھی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب کی سبب سے رایج ہوا — اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کرچکی تو اونکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی منقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
نہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل رعما[1] کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
رومازبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف دیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کرلیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ[2] لوگون نے
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پرینیز[3] سی اوتر کر اوسطرف فرانس مین پہونچگئی — اون کو علمی ترقی
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین — آنحضرت
کی ہمجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علیؓ علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی —
معاویہ جنکی وقت سی خلافت مورودثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نے
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی عہد

ابو جعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم و فضل کی بہت قدردان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اس کے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان و شوکت مین بی نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم و فضل
کی بڑی مربی تہی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین باہم خط و کتابت رکہتی تہے
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جس نے نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجاکر اپنی ملک مین پہلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جسنی اہل عرب کے علم و فضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزارہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز اور مراکو اور گرونیڈا
اور وین شیا اور سول مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت نی بہت
جلد رواج پایا گو ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے منسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہتر ترقی دی اور ان لوگون کے قلمی کتابون سے یونان اور روما کی علم ادب مین

دوبارہ

۱ شارلمین جسکا بعض کرد ان
ہی لکہتی ہین شاہ تشاہ
فرنگستان بڑا نامی بادشاہ
ہین ۷۶۸ء مین گدی بیٹہا
۲ مترجم
سول یا سیول وہ شہر ہے
کہ جس کو عرب اشبیلیہ
کہتی ہین اور ایک زمانہ مین
وہ پرتگال کا تخت الملک رہا
ہسپانیہ مترجم
۳ فاس
۴ مراکش
دو شہر نامی ممالک مغربی
کے ہین ساحل عربی پر
ان شہرون کو کہ جو اسے
بلاد ملک افریقہ یا ہسپانیہ
۵ گرنیڈا مترجم
۶ وین شیا
۷ وینیسیہ مترجم
۸ اشبیلیہ و وینی
ہین مترجم

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح اور
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودھوین صدی تک
عرب کے علم و فضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ——— ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبدالرحمن اولاد خلیفہ عبدالرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبدالرحمن اول نی ۹۶ھ
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفائی امویہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تینون مین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ——— یہہ آٹھوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نے امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہوگیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا یہہ
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کیقدر کرتی اور ترقی دینی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جیکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور سنجارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ بقدر دور تہی کہ طلبائی یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہی
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو یہین بی شک اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبدالرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تہا اوسنی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی شہر[۱] ایک شہر اور محل کو ڈیڑھ[۲] کوس تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چھ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی مجلسرائے
مین چھ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار — اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱[۳] عیسوی مین اپنی آمرو[۴] کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ تولمی[۵] کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل[۱]) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی بس ایسا کیونکہ ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اور اس کتب خانہ کو جلادیتی (دلیل[۲]) البضرا[۵] ج
جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کی جلنی کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ مین چھ سو برس
بعد تہا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائیون خواہ مصریون کسینی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل[۳]) سینٹ کرای جس نے کہ

اسکندریہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھتا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جھوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتھی صدی سی پہلی ہے
تعجب کے بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کے شان سے
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکھا ہی اور گبن صاحب مورخ لکھتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنمین اہل عرب اور موتوفرات
کی تکرارین ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہوکر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آخر
الامر اس حرکت سے نفع متصور ہی ـــــ ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی یادری زینر سی ناراض ہوئے
جنی اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ وزراعت وطب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور سرخانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بھی زیادہ وبنڈل قوم کیطرح یہہ بی وقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور ذخیرون کو برباد کردیا ـــــ اب ہم پھر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فایدون کی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی مین حاصل ہوئی یعنی وہ
نی اہل عرب کے آزاد مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکھکر اپنی ملک کے رواجون کی اصلاح کے
اور اپنی بادشاہون کے خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم اور تہذیب کو متاخرین ـــــ سے سلا دیا

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکھا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کیمنو اور سسلیم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابوعلی سینا و ابو
روزدی نہر آنیزاریل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دی اور اون لوگون کے بہت مدد دے
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کے طرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہی آپنی متقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ـــــ عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہون مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا المامون کا ذکر ہی کہ اوس نے
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس فاضل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ـــــ کون ایسا ہی جس نے شوارری کی باقی یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعجب
نکیا ہو جنہون نے آٹھہ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

نیز کہی

بی رحمی کا بھی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہوگا اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اوس قوم پر
کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی ـــــ کون ایسا متنفس ہے
جو زینبر پادری کی اس حرکت کی لکھنی سی شرمندہ نہوگا اوسنی کورڈووا کی بڑی بڑی شعرا
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتہہ سو
برسکی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا ـــــ یہہ فرائر نگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کے عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری
صاحب سنہ ۱۲۱۴ مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نے
الملی زر[۱] ـــــ اور ثابت ابو قرا[۲] ـــــ اور علی البصر ـــــ اور الفاندی ـــــ اور
الفرغانس ـــــ اور ارزقب کی ـــــ قول اکثر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کے کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سے
واقف تہا علی الخصوص وہ روی سینا[۳] کی حکم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ[۴]
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈبی کن صاحب نے اپنی فلسفہ کی اول اصول ہنام اور جد
ـــــ روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا ـــــ یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جا سکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

[۱] ملی زر ـــ [۲] ثابت ابو قرا ـــ [۳] روی سینا ـــ [۴] حکیم فلسفہ

کیونکہ طلب علم اسلام کی اصول مذہب مین داخل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بیٹہا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پیسہ لکہنا ضرور سکہادی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجہہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہادی مسلمان عصر ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض اوقات
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کرلیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا لوگوی امیر اوسکی تعمیر کیواسطہ
روپیہ دیدیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پیسہ روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین سے تعمیر ہوجاتی ہے
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
درپی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی رعیت سی کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یورپ کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی مہمات کا حال لکہا جائے تو بی شبہہ

وہ ایسی قوم ہین جسکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت آبنائی جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکھو اسطرف
ترک لوگ اور اوسطرف اہل تاتار انحضرت کی شہرت اور تہوکت اب تک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اموراث اور
بجازیت اور محمد ثانی اور سلیمان سی شہرہ مین مقابل ہو سکیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پیری پنہ تہارون مین نہین کر دیا کیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور ویانس کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی کرجون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا کیا
اور اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط محمدی سیلی پڑکر کہاکر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی جہازی
فتوحات اور یہی حیرت افزا ہین انحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج کرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پیشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی زمین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا — ملک سسلی شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا اور سارڈینیا اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک میڈیٹرینین

ہسپر مین سب قومون پر غالب رہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹ عیسوی مین عبدالرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لاد کر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المؤنس کی نام تہا المؤنس ساحل افریقہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبدالرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کر لیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المؤنس جو کہ سسلے کا بہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلے مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوس نی جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبدالرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کر لیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبدالرحمن نی اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی ذکر ہین جس سی یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازون کی نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کے ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ ان ونیشل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تیا سیج ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کی ہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہی وہ اوینسوین صدی کی مغل بادشاہون کو امرای انگریزی جنہون نی مشرق مین

اوینسوین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بلا میت تمام اپنی حکومت پہلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد ہوتا تو وہ مسلمانون کی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا ہے
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کہ حق انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امرا کو دولت
کی اسقدر حرص تہی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچہہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاری کا اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ نیڈ کی اکمشیب بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی سو رخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم وستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اوسسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین آورشلیم کو بسر وارے
گوڈفری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین جہانتک مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن وفرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنی والی نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوارون نی ماؤن کو
قتل کیا تہا اونہون ہی نے بچون کو قتل کیا اور سلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گئین اور ہر
طرف سی مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنی لگی جب کہ سلطان مصر اور شام نی دوسرے
صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے شہر گز ظلم کیا اور جب اہل قلعہ
نی اپنی تئین اوس کو سپرد کر دیا سلطان نی ان عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور
جو لوگ ایسی غریب تہی کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتی تہی اونہین مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنی فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ رچرڈ شیر دل کی بہی
حقیقت کچہہ نہی ——— سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ
شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ——— یہہ
بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیو اسطی اس کے مہربانی
اور فیاضی بی حد تہی حلم اور نیکیان اوسکی ذاتمین بہت تہین اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات مین ایسی کام کئی کہ اوسکی ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی چاہئی تہی ——— یہہ
سلطان بی شبہہ دلیر وعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوسنے
انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطی دیگیا کہ میری وفاتکی بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائی ——— اب فرق دیکھو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قایم تہی جسی وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ بران گیر بادختر سینکو بادشاہ نواسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سوڈم[۱] جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو۔ کہ اہل اسلام بادشاہ
عجیب وغریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور
الوالعزمی اور علم وادب اور اور فنون کی قدردانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتی تہے
اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اسی اوس مال کی خرچ کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چار[۲] بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت
اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی معصرون ولیم نورمن[۳] اور اوسکی اولاد کا
یہی حال تہا — جب لوی ہفتم[۴] بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلادینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے
سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی شنٹ[۵] بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہورہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت
کردیگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب سے بہت بربادی وتباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور
مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا علم اونکی فیاضی ہی بہترزیادہ تہا بلا تردید

[۱] سوڈم وعمورہ شہرون کا ذکر توریت کی پیدایش کی کتاب مین ہی
[۲] ولیم فرزند منڈلوز بنکا دادا لیکر تا برچارد دوم پسر اودارد سیوم
[۳] ولیم فرزند رابرٹ ڈیوک نارمنڈی کا جو ہنری اول کی بعد بادشاہ فرانس ہوا
[۴] لوئیس ہفتم سنہ ۱۱۷۹ع میں مرا ترجمہ
[۵] جان فرزند ہنری دوم کا جو سنہ ۱۲۱۶ع تک بادشاہ رہا ترجمہ

اوگلی معصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تھی ہم اسبات کو بخوبی ثابت
کرسکتی ہین کیا ہم کسیطرح یہہ بہی ثابت کرسکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض بہی تھے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلئی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین پچیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین تیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلئی بنائین انمین سب سے زیادہ نہر جمن سے ہے جو کرنال مین پہاڑ ولسی جاکر
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہی ۔۔۔ مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تھا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تھا ہندوستانمین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شائستگی درجہ مساوات پر تھین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بدچلن اور بدمعاش تھا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی طبع کو مٹا دیا اور تہذیب
اخلاق مین شہرہ آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمان بردار
تھا اور اپنی بہائی بندو بسنی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تھا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تھا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہوجاتا تھا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان شوکت بہت پسند کرتا تھا مگر خلیق تھا خوراک مین بہت اعتدال
رکھتا تھا کم سوتا تھا جو حصر بنانی مین دخل رکھتا تھا تو پ ڈھالنی جانتا تھا
اور دست کاری پیشہ بہی جانتا تھا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تھا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہ تھا اس کا مزاق بہت اچھا

اتمام ہوا

تہا علم خوب رکہتا تہا اوس کا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت
کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو
آب باری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمان کا
تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی ـــــ ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت
نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور
ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی
انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نے پہر اپنی
سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تہا اگرچہ اپنی
قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن توبہی اوس کے
ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک
شاہراہ بنوائی جو چار مہینہ کی راستہ تک بنگال سی مغربی پنجاب تک جو دریای سندہ کی
کنارہ پر واقع ہی پہیل ہی اس شاہراہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرای اور ہر ایک
کوس پر ایک کنوان بنوایا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر
سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے
آدمیون کو آرام ملی ـــــ اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین
تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت
تک بیاسی برس اس شاہراہ کو بنی ہوئی گذری تہی ـــــ مگر جیسا ہمنی بیان کیا

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین تہے
کامل تہا اور اپنی علم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم و بی تعصبی و جفاکشی و عالے
ہمتی کیواسطے مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہ ہونمین گنا جاتا ہی اسے
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائے اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیواؤ
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دی اور
خیریہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائمین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام اون ملکی قوانین کو کمال پہونچایا جو شیر شاہ نے
بنانی شروع کئی تہی اور اوس نے تمام زمینین جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہہ ایک زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمین دارون کو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا ناگوار ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائے
کرلین یعنے پیداوار کا پیداوار مین سے محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اور محصول
جنسے لوگونکو بیحد تکلیف ہوتی موقوف کردئی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

کمپنی

گھٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدارونکو بھیجی ہین وہ ہماری ماتہہ آئی
ہین ان عملونسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بھیجی ہین اونسی اوسکی خیر خواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجبور ہونکو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کی بعد قتل کی سزا دیجا سکتی ہے
اوسنی حکم دیدیا کہ قتل کی وقت کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدلڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجائی بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا سوا قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فائدہ ہو اوس نے
اور بہی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف لسٹ ہیبر صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین بخوبی
انتظام ہوگیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی معجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر آدمی
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور بلوی وغیرہ نہوتی تہی اور باوصف
فضول خرچی کی کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی ـــــ پیٹر ڈیویل
صاحب اٹلی کی رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کی عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جہنین صاحب موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت امن سے رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت نمود کیطرف بہت مایل ہی لہذا وہ اونہین جیوری الزامات وغیرہ کی سپرایہ مین ایذا رسانی نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا تہا ——— مگر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کے تہی اوس کی تمام عملداریمین ہمیشہ امن رہتا تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سر طامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو ۱۶۱۵ء مین اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت ہی نہایت متحیر ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر بفتی سچہونون اور پردونسی آراستہ تہی ——— ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور زر تماشہ بینون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ سلطنت کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کے پرورش کرتا ہو ——— وہ اپنی ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کے سوا ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کے انتظام اور ہر سررشتہ کی بندوبست کیطرف اسقدر راغب ہو ——— یہہ اسی شان و شوکت دہی بادشاہ کی سلطنت کے تہی کہ جسمین

دہلی کی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علیم دانشمان نی تیار کرائی ـــــ یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہوچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی[۱] ـــــ اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہون کے حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک عمدہ اور تخصہ بنی ہوئی سڑکون پر بخوف
وخطر لئی پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی بنسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیر خواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
گائی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جواب صرف اُلّو وغیرہ
جانورون سی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی مؤید ہین

[۱] اکبر بادشاہ نی اپنی رعیت پر جو ظلم کیا ہی اوسکا ذکر اکبر بادشاہ کے حال مین
جہانگیر بادشاہ نی اور اورنگزیب بادشاہ نی اپنی رعیت پر جو ظلم کیا ہی اوسکا ذکر
اورنگزیب کے حال مین شاہجہان بادشاہ نی اپنی رعیت پر جو ظلم کیا ہی اوسکا ذکر
شاہجہان کے حال مین فرخسیر بادشاہ نی اپنی رعیت پر جو ظلم کیا ہی اوسکا ذکر
فرخسیر کے حال مین محمد شاہ نی اپنی رعیت پر جو ظلم کیا ہی اوسکا ذکر محمد شاہ کے حال مین
اسلامی سلطنت کی تاریخ کا
مؤلف اسلامیہ
ہند مین شیخ و سید
وطبقات اکبری و
مرآت عالم و مرآت
احمدی و بیانات
مین بہت تفصیل
سکہ ہاتہ دوم
اورمان سلاطین مغل
کے عہد سلطنت
سنہ ۹۳۲ ہجری
سنہ ۱۰۱۴ عیسوی
مطابق سنہ ۱۵۲۶
عیسوی سنہ ۱۶۰۵
عیسوی سنہ ۱۷۰۷

سے حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین سی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکھہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم مسترشے
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچھا نہو گا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بھی نہر نتھی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوائی چند سڑکون کے صرف موسیقی کی چلنی کی مثیان تھین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تھا اور ایسی تھانہ پولس وغیرہ
بھی نہ تھی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چھوٹی چھوٹی گانون مین تھے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لندن سی ہاے گیٹ تک بھی
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تھا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی آلہ آباد تک
پہونچ سکتی تھی ہول و تصاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکھی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم کے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تھی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجھتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی تھے اور وہان کے باشندون کے

(۱) پانی گرہ نام کسی جگہ کا ہے مفصلات لندن کے مجمع ۱۲

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشار الیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوشنصیب
باشندون کو ورا سی بھی تکلیف اور نا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
سندونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان عیت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی طرف
سے جاتی ہین انکی حفاظت کیواسطے سرکار سی محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اور نہین منزل بمنزل پہونچا آتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافرکی حفاظت جانے
اور مالی کی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہو جاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجھی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکھا اور تیری ساتھہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بھیجدیتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکھدیتی ہین کہ بمشیک مسافران سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مالکہ اور مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی راجہ کو پلوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنے خوراک یا مکان یا سوار کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

فردوری ہرگز دیتی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹہرین تو اونہین اپنا ہرجہ آپ اوٹہانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کہوئی جائی مثلاً روپیہ کی تہیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہانکی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مکانکی
قریب جو کوئی چوکی ہوتی ہی اوسمین جاکر خبر کرتا ہی پھر جو چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ بجاکر پیٹہ دی ——— اب ہم انگلستان کی اون بادشاہون کا
حال لکہتی ہین جو ان مسلمان بادشاہون کی ہمعصر تہے تاکہ اون دونون مین مقابلہ ہو جائی

سنہ ۱۳۸۱ بلوی واٹ کمہار ——— اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امرا انگلستان مین سے
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سی بی تحقیقات کی مارگئی سنہ ۱۳۹۴
مین ولکف صاحب قوامع بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کے معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۳۹۸ مین رچرد دوم کی حکومت کے ظلم شروع ہوئی آیرلنڈ مین
کل کسی قانون کی بن نہی سی جو سنہ ۱۳۶۷ مین بنے بغاوت ہوئی اس قانون مین یہہ مضامین تہے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آیرلنڈ کے باشندی کی بیٹی سنی نکاح کریگا تو اوسی وہی سزا
ملیگی جو بلوایون کو ملتی ہی جو کوئی کہ آیرلنڈ والون کے سی کپڑے پہنی گا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل بری میتی یعنے
فرانسیسون کے قوانین پر چلی گا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کی جائیگی ——— جو کوئی
اہل آیرلنڈ کو اون کی موروثی اپنی زمین پر حرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پائیگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سی کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پائیگا ۱۳۹۹ء سنہ
دوم کو لوکنگ[1] بہروکسانی زبردستی تخت سی اتار دیا اور بعد ازان اوسی قتل
کر ڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ڈنمرز کی قلعہ مین قید کر دیا ۔۔۔ سنہ ۱۴۱۰ء جون بہیدبے
بدعت کے ایجاد کرنیکی سبب سی سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اوف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان (جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سی ملقب ہوا)
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسی کسی تہ پت یا تاریک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لئی کو سر کنڈی وغیرہ کا بستر ہوتا تہا اور نہ پہننیکو کپڑی اور اوسی
کہہری زمین پر چت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتہہ رسی مین
باندہ کر اوسی مکانکی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتہہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگون کا کیا جاتا تہا اور اوس کے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سی دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو جو کئی روٹی کی تین ٹیوالی ملتی تہی اور پانی بالکل نہ دیا جاتا تہا دوسری دن جتنا
پانی قید خانہ کی تر دیک ہوتا تہا ۔۔۔ سوای بہتی پانیکی اور کچہ پانی قیدیکو پینا پڑتا تہا

اور روٹی بالکل نہ ملتی تہی اور اسیطرح قیدی تادم حیات قید مین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ ہمین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسطور سی اون قیدیون کو رکہتی تہی جنپر ایسے الزام لگا
جاتا تہا کہ جس سے انکی تمام جائداد اور مال ضبط ہوجاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد انکی صفائی ہو یا ملزم ٹہہرین اونسی اسیطرح پیش آتے تہی پرکنس صاحب اپنے
کتاب موسوم بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو وارداتین لکہتی ہین جو سنہ ۱۷۴۱ء
ہین جارج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۷۶۸ء اسی زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسطرح
کی [illegible] کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قسم [illegible] دی گیین دفتر مین اس قسم کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۷۴۰ء کی کاغذون
مین موجود ہی ارچیر نامی ایک دستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہون نے آرچ بی شپ لاڈ صاحب کے محل پر حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قید خانہ مین عذابی کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چٹی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اوشرا کا
کا نام بتادی وہ پردانہ جسپر پروی کونسل کے مہر ہے اور جو اس سزا کی دینی کی بابت جاری ہوا
تہا اوسکی نقل لندن کے سرکاری دفتر مین موجود ہی جمیز دوم جب سکاٹلند مین گیا تو وہ اس
سزا دیے کے وقت موجود تہا سنہ ۱۶۸۱ء مین بدعت کے بچ کنی کیواسطے قانون جاری کی گئی سنہ ۱۶۸۵ء جون

کلیڈان اور جیرڈ ولوٹن بدعت کرنیکی سبب سے سمت فیلمدل مین جلای گئی ۱۴۱۱ء الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچس در دھر پولنگ بروک منجم وسوتہہ دا صاحب پادری وملاگری جوڑدین
وجون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا ڈچز جلاوطن کیگئی بولنگ بروک کو پھانسی
ہوئی اور پیر مین رسی باندہ کہینچا گیا اور چانکڑی کی گئے اور ملاگری جوڑدین جلائے گئی
سوتہہ دل قیدخانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی ۱۴۵۵ء مین گلابی
ڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورک کہہ
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ ڑائیان ۱۴۸۵ء مین ختم اور اسمین
بارہ بادشاہ زادی اور دو سو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ ماری گئی اس جنگ کے سبب
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی ۱۴۸۷ء مین چوریلون کے
تحقیقات اور سزادہی شروع ہوے ۱۴۸۸ء مین جرمن دیمن تخت چہین لیا اور اپنے بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قیدخانہ مین مروا ڈالا اور بورڈیوز
اور اور سردارونکو یوم فرڈ کا قلعہ مین قتل کیا ۱۴۸۵ء ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسی علم
وتعدے سی عایا سی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا ہوا سطی پارلی منٹ کی مدد کی بے
زین اور بی استعانت اس مجلس کے حکو کرنی لگا اس بادشاہ نے طابسی اوسے شکس کو دوبارہ
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سی بنی ولنس یعنے فیاضی کا ٹکس کہتی تہی ۱۵۰۹ء مین آنجہانی
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا نمودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
عسکر کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے

۱۲ ۱۲ ۱۲ بلادیچ

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چھوٹی چھوٹی خطائین
وغیرہ جنسی فرد ابھی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلانی لگین ——
سنہ ۱۵۳۲ مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ تونی سترہ آدمیون کو زہر دیا ہے
اور اوسی پانی مین جوش دیکر مار ڈالا —— سنہ ۱۵۳۴ مین کیتھولک کی مقدس باکرہ
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلڈ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلای گئی —— سنہ ۱۵۳۵
مین ٹوپا دریون کانفرنس ہنری ہشتم کی سپریمیسی پاپریان ہونیکا انکار کیا اور وہ سولی پر
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑے کئی گئی آرچ بشپ فشر اور سر طومس مور جان سلیر
بھی اسی خطا پر ماری گئی ان خطاؤنکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ۱۵۳۶
مین ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری جین سیمری کا نکاح کیا سنہ ۱۵۳۷ مین ایکسیوترانوی عبادت
خانونکی ویزیٹ جنکی تعداد چھبیس لاکھ تھی پھر ۱۰ پونڈ تھی ضبط کرلی — اور زمینی جو ان عبادت خانون
سے متعلق ہین اونہین اپنی اہل دیار پر تقسیم کردیا سنہ ۱۵۳۷ مین وہ اصطباغی بدعت کی
الزام سے جلائی گئی —— سنہ ۱۵۳۹ ایڈنگ اور گلاسٹن ہمپری لورگول چیسٹر کے
عبادتخانہ کی انیٹھون نے ہنری کی سپریمیسی پاپریان ہونی کا انکار کیا اور اس جرم پر
اونہین پہانسی ہوئی اور اونکی ناتہہ پیر کاٹی گئی اور خونی قانون کے یعنی وہ چھ قطعے
جو پوپی مسئلون ٹرین سب سے مین سی ای شن کی مددگار تھی جاری کیا گیا سکاٹ
لینڈ مین مصلحان مذہب پر ظلم ہوا اور ساٹھہ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پارلمنٹ
نے حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام دہندورون کے ویسی تعمیل ہو جیسی ملکی قانون کی ہوتی ہے

انگلستان

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے
چھہ سو تینتالیس عبادتخانی — نواہ مدرسی — دو ہزار تین سو چوہتر بڑی اور
چھوٹی گرجی اور ایک سو شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکھون طلبا اور علما
اور غربا جوان روزینون سی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بھیک مانگتی پھرنے
سنہ ۱۵۴۰ء مین جو ہوس ٹیلر نایبون کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال
اسباب ضبط کیا — اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ء مین مرگئی تہی لہذا الکیو کی اس سے
بیاہ کیا مگر چھہ مہینہ بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کیتہرین ہوورد سی شادی
کی سنہ ۱۵۴۱ء مین مارگیرٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی
جو پلٹا جینٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس مور ملکہ کا سر کاٹا گیا اس ملکہ نے
کمکڑی کی کنڈی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی
مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد اوسی بیہانسی کی پاسکی گرد ضرور لگاتا پہرا
اور اوسنی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سے کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی
زخمون سی مجروح کردی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ء مین کیتہرین ہوورڈ کا سر کاٹا گیا —
سنہ ۱۵۴۳ء مین ہنری نی کیتہرین پار شادی کی یہہ اسکا چھٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے
سلطنی اس بادشاہ نی انتقال کیا سنہ ۱۵۴۶ء مین بدعت کی الزام پر این اسکیو قتل
ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ خمری اور
خنزیری کا انکار کیا — اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ء کو ہنری ہشتم نی چین برس کے عمر مین

۱۲ ۱۲ ۱۲

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے تو کلی بعد ایڈوارد ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۹ء مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گدا گری پہلی ۱۵۳۹ء کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پائین پکڑ لائین تاکہ پانچوین منزل
پروانہ گداؤن کی بات مین اونکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بھی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ء مین میری یعنی مریم تخت پر بیٹھا اور اوسنی پوپی مذہب کو پھر قایم کیا ۱۲ اوروے
۱۵۵۴ء کو لیڈی جین گری اور بورڈ کلی گلفرڈ ڈدلی قتل ہوئی ۱۵۵۸ء مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بی شب رڈلی اور لیٹی مرادکسی فرو مین بدعتے
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قید خانی مدعتون سے بھر گئی میری نی تمام گھر جونکی متعلق تھین
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میرے نجات کے لئی ضروری ہی بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین فراقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوکس فرقہ مین پچاس نسبے
ایک ہے اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی فراق بنگئی ۱۵۵۸ء مین نوبر کے ستر ہ
کو ملکہ میری نے بیالیس برس کے عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو پچاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چھپن عورتین ہر ایک کے
ہتی علاوہ اسکی ہزارون آدمیون نے اپنی ایمانکی خاطر جانے اور مالی نقصان اوٹھائی اسی ۱۵۵۸ء مین ملکہ ایلی
زبتھ تخت پر بیٹھی اور اوسنی ممانعت کے کہ حضرت عیسی کے عرس مین بادشاہی گرجی مین رومی حضرت عیسی کے

کو شت

گوشت کی جگہہ پیش کیجاتی رومن کتھولک مذہب والون نی اسبات سی انکار نہ
کیا کہ پوپ ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اونپر بڑی بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نکرنی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی ۱۵۸۶ء
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فوڑہرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہہ تہا
کہ میری بہی ملکہ ایلیزبتہہ کی قتل کے سازش مین جوبی ننگٹن کی تہی شریک تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی ۱۵۸۷ء مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی ۱۵۸۸ء مین آیرلینڈ کے
رومن کتھولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی ۱۵۹۳ء مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ ایلیزبتہہ ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہانکی ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلنڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین ہر گز رعایت نکرنی چاہئی اور پیوریٹن مذہب والی عیسائی امریکہ مین
جابسی ۱۶۰۴ء مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین بہی بشپ کی نظم قائم کرے اگرچی مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس بڑے بڑے سردار قید کئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سے
لوگونکو تکلیفین اس مذہب والونکو دی گئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا ۱۶۰۳ء
مین جیمز نی اپنی کتاب جسکی کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتابمین بادشاہونی جنہون کے رسمون اور

چڑیلون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہہ
بہی لکہا ہی کہ انہین ہنراد نیا ضرور ہی ـــــ پارلی منٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکہی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب جنی
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدے کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی کمتر تین
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آئی مگر بیشک بالکل
سچ ہی ان لوگونمین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہی جنہین سیل صاحب جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جا سکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو ہمین اون دو نون
عورتون کو پہانسی ملے اوسی دم یہہ بچی اچہی ہوگئی ۱۶۲۵ء مین جیمز اول نی اونتیس
برس کے عمر مین انتقال کیا اوسکی جای اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اوسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلی منٹ کی بی صلاح بکس جاریکئی اور لوگون کو
قید کیا ہین جرکا تسی رعیت نہایت ناراض ہوئے ۱۶۲۹ء مین محکمہ سٹاچیمبر کو بڑی بڑے
اختیارات دیگئی چارون اشلہ سندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ انصاف کہنا چاہیے ہر بنصاب ببیرسٹر نی ایک ایسا رسالہ

تضنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمنسٹر اچپ جیب سیاہ بڈ دونو مقامون مین خلقت کی سامنی
کاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ہزار روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس لگاوین — کرنل للبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت متصور ہو کر اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی سٹار چیمبر
مین قسم کہانا یسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا یہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہ ہو جاوی جیون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت کی
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جسوقت اوسی کوڑی لگی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بعضما حت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سٹار چیمبر
کی حیون نے حکم دیا کہ مونہہ مین ڈاٹ دیجاوی — ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتے تہی لاد صاحب کنٹربری کی آرچ بشپ اونسی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرما کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قید خانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین راضی
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کرادیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ہوا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون کے مہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ڈس ٹن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطپر اسی حضار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب مدرس کے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پا نوکات مین ہوکی جاوین ۱۶۴۱ سنہ مین آرلینبد مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئے ۱۶۴۲ سنہ مین انگلستان مین فساد ہوا
۱۶۴۹ سنہ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونی کی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی ۱۶۵۶ سنہ مین کرومول چھبیسوین جنوری کو ونسٹر کا
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی اکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھہ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سی ناراض تہی وہ گرفتار ہوکر بارباڈوز
جزیرہ مین بتجہ کیواسطی بہیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون کے کبھی بہی کوئی ایسی بات کہی تہی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائی اون سے اوکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس کرومول کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چہوٹے چہوٹے
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تہا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کرلے — اب ہم حاکی زمانہ کا حال
لکہتی ہین اور یہہ لکہتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا
کلایو صاحب اوس زمانہ کا حال لکہتی ہین جب ہمنے میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سی اوتار دیا

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہورہا ہی بنگال بہار اور یسا تینون صوبہ جبکا خراج تین
کروڑ روپیہ ہی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جیسی ہمنی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچھہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندؤن کے ناک مین انگریز کی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکھوادیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بدانتظامی
تھوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچھہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لوڑد کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکھا کہ یہہ ملک لبتک بہت تنزل پر تہا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ——— مجھی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجھے
یہہ بھی کہنا چاہئی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا بھی یہی حال ہی اور اون کے یہہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچھہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھہ
ہماری پہلی بدانتظامی کی طرف سی منسوب ہوسکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بدانتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بھی یہہ خرابی پہیل گئی جیسی ملک اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک ہی ایک لاش سی بنگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کھاتے ہین ہستنگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بدانتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکھتی ہین مجھی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کی سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازے اور نوکرونکی بداعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرنی مین
بھی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکھتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشنائی کی وہ
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکھتی ہی کہ لوگ جو ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا بڑا باعث ہمارے
معاملات اودہی مین — ملسا صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کروڑ روپیہ آمدنی سالانہ تہی ظلم کی تہی جب سے
اوسکی ملک مین کچھہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرے ملک کے محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہوگئی ہین نوبرس مین بحساب اوسط چونتیس لاکھ روپیہ فی سال کمپنی کی نوکرون نے نواب سے بیجا لیے

نیس تنگز صاحب گورنر جنرل لکھتی ہین کہ ہزارہا آدمی پلٹنی ملکی اور فوجی نوکر وکی
تنخواہون پنشنون اور رشتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہوگئی ہین اور نواب کے خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکر وکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہوگیا ہی نواب صاحب کے نوکر بہی یکتہی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کردیا ہی میری رای مین ہمارا جو نواب پاس مطلب کے لئی ٹکس
لگاتا کہ ہمارے محفوظین کو اوس ٹکس سے فایدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوسنی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کے حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤ مین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ اپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دینی جائی — سیس تنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہہ کر چپ نہین ہورہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کردیا جسکے نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن سیس تنگز صاحب کے بعد لورڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوسسی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہر چند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لوڑ دین منہ یعنی سر جون شور صاحب نی نواب سے مدد زری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچادی اور اور بڑہائی گئی انکی بعد لورڈ
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ عیسوی نواب کو [illegible]

چہین لینگے اور اودنسی اون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کرور تیس لاکھہ روپیہ سالانہ ہتی
بعوض ستر لاکھہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ڈنڈ الاتھا لی لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ء اور سنہ ۱۸۲۵ء کی درمیان ہمنی چالیس لاکھہ
روپیہ سی کچھہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل لکھتی ہین کہ یہہ روپیہ
ہمنی اودنسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین
ہمنی اودنہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچھہ ہی بہتر
نہوگا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نی ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے
کہ لارڈ ڈلہوزیصاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ء کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے
نواب سے چہین لیا اور غدر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ روی سے کیون کہ کوٹ اوف دائرکٹرز نی
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون پاس یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نی
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ ذیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بہودہ ہی —
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور سنہ ۱۸۳۹ء اور سنہ ۱۸۴۴ء مین گورنر جنرل نے
بادشاہ اودہ کو اپنی دو شقون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ
اپکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ء مین
سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

بہی اوس کتاب مین موجود ہی راودہ کی بنک کے کتاب دیکھو صفحہ ۱۸ عربین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر بوزر قواس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا مینی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
سنہ ۱۸۲۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی ہے عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ لوتیت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اودہ کا قلمرو سرکار نے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہیر جاتا ہی — کیپٹن صاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ولہوزیصاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلمرو سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نرہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جو آئین محمدی کے موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہوجاتا تہا اور
اوس زمانہ مین ایک بادشاہ پسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ اب

سیاحت نامہ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۵۶ء جلد اول صفحہ ۱۲۹ انگلستان

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی مقفع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی — ای کرشن
ویلفن ڈورف وڈہیل کے روحو اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزاد راجاؤن
تم بھی اس حیرت انگیز ناجری کو پر پھیلاو اور اوسپر فکر کرو — بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ مٹن بہہ بہت ایمان دار اور ہماری اوڑ لورڈ ویلیزلے
صاحب بڑی آدمی مگر تو بھی ان گورنرون نی اپنی ایمان داری وعقلمندی وسیر چشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا —
مسٹر ونڈس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی اوسکی بہی رای یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہو زادف کو متنزین اونہون نی پندرہوین
اپریل ۱۸۸۲ء مین یہہ لکچر دیا یعنی یہہ گفتگو بیان کی — ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست مرہٹہ دوسری ممالک حیدرعلے
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ بداریون کے اس سے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب ہرکوٹ وراجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑے بڑے
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون انمین سے ہمسی ظاہر الڑتی تہین اور
اودہ دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبی کی گورنری راگوناتہہ جی سی جسے
مرہٹہون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کرلیا

کہ ہم

کہ ہم بجہی راجہ بنا دینگی اگر تو راجہ ہونیکی وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدی
اس معاہدہ کی بعد اونہون نے مرہٹون سی لڑائی شروع کردی اسکی چند روز بعد بنگالہ
کی گورنر نی برار کی راجہ مودجی بہونسلہ سی اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سی یہہ کہا کہ ہم
تمہین سرہٹون کا ملک لوا دینگی اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزون کا دور خاین
کہل گیا اور مودجی بہونسلہ اس سی ایمانی اور بدمعاملگی سی بہت ناراض ہوا نظام دکن کی
ملک ہماری ملکون کی شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکون کو ایسی مضر تہی کہ اگر انہون
کچہہ اوسکی ساتہہ بدسلوکی بہی کیہوتو بیجا نہین ہے اور اوسکی لکہنی کی یہان کچہہ ضرورت نہین ہے
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کردی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہہرایا مگر خراج ہنی ندیا اس
بدمعاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نی کہا کہ انگریز ایسی قوم ہی کہ نہ انہین اپنا کا خیال ہے نہ انصاف
کا اور اوسنی حیدر علی کو ہمسی لڑنیکی لئی بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہمارے
امن مین نہین رہنیکا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستانمین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بی ایمانی اور ہندوستانکی بی انتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائی جو قسطنطنیہ کی وزیر اعظم نی اپنی جواب نامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہکر سر ادبرٹ اس سلای صاحب سفیر انگلستان کو دی اوسپر بہی تعجب نہین کرنا
چاہئی اس کاغذ کو گریصا صاحب ام بی نی ہوزاد اف کو سترہین اونتسوین فروری
سنہ ۱۸۲۲ء کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابمین باہم گفتگو
ہو رہی تہی جب گریصا صاحب اپنا تقریر ختم کرنیکو ہوئی تو اونہون نی کہا کہ ترک

لوگ جیسی ہمنی مدد کی بہادری دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہین
مجھی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤگی یا نہوگے
کہ مینی بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک در یافت کرلے ہی
اور اوس جواب نامہ کی نقل ہے منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے
سفیر سر رو برٹ این سلڈیکی جواب مین لکہا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

واضح ہو کہ یہہ عبارت گویا تحریر تذبانی وزیر اعظم سلطان روم کی ہی جو کہ اوس سفیر بادشاہ انگلنڈ سے سکاہی در جواب نامہ بادشاہ مذکور ۱۲ ۱۲ ۱۲

نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون
اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری ہمے
دیکہہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے
کونی سی وفا اور ایمان داری جانی رہی ہی — اگر تمام عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان
اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہئی انگلستان تمام انسانون کے خرید و فروخت
کرتا ہی ترکون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچھہ علاقہ نہین ہے نہ کبہی ہمنی کبہی ہمتی نصیحت یا دست
اندازی نہین طلب کی اور نہ ہمتی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے
ہان ہی اور نہ کبہی ہمنی ہمتی خط کتابت کی ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے
معاملات مین دست اندازی کی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو
نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

تم اپنی وزیر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف متوجہ
رکہی ۔ ہمنی سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ الیچ تمہاری خیمہ مین ہے تم اپنی خدا کی بہی خریداری
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی تردیک
تجارت کے ہین کیا تم اسواسطے آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتہہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کرلین گے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچہی دن
آینگے ہمین آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبی نے حکم دیا ہی وہ ضرور ہوکر رہیگا ترک
مگر نہین جانتی دوروئی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق رائج ہے
اگر ہم لڑتی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ازل مین خدا تعالے نے ہماری تقدیر مین لکہا ہی ہوکر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کرچکی ہین اور ہماری ریاست سارے زمین پر اول درجہ کی تہی اور ہم اسبانکا فخر کرتی ہین کہ ہمنی سالہا سال
تک عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کردیا ہے
ہم خدا تعالے خالق موجودات کے پرستش کرتی ہین اور محمدؐ کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جسی تم اپنا خدا اور نبی کہتی ہو ایسی بی ادب اور بد مذہب قوم کا اعتماد کیون کر کیا جاسکتا ہے

ہم تم اپنی صرکام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بہی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نامنصف اور دغاباز ہونگی کبہی کسی
نی بہی اپنا اقرار یا بات جہوٹی کی ہی کبہی نہین کہی کبہی کسی عیسائی حاکم نی بہی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین سرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
آنکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بہی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچہہ تعارف اور خط وکتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتہہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہمین نہ تمہارے بڑے مددگار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہین
اور نہ دست اندازی مجہی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کرکیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا بیجہی اور مجہی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد بحر
کا بہی شکر کرون کیونکہ سرکار کی تلمین کبہی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہاز ونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونے دین جو تم اوسی معاملہ کیا چاہتی ہو نہ ہم اوسے چاہتے ہین اور نہ ہم اوسکی پروا کرتی ہین اوس سے

پہلے

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین کچھ شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول کو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کرینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی آپسمین ایکا کرلیتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغز خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیوار
دار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیوقوفانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوسپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیرون نے
جب کبھی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹہایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی اراوون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنون سے بھی بی ایمانی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہونکا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بھی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مقید لکھی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ــــ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جلی
دفعہ ہمنے تمہارے صلح مانیکو خراب ہوئی یاد دلائی اپنا نامہ لیکر جلیجاؤ سلطان کو تمہارے دست

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دنیا کو آپس مین
لڑوادین اور بعدازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹھائین — ہمین تمہاری تجارت
بہی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دوروئی سی تنگ ہوکر اوٹھایا
ہی خودغرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب ہوکر ایکا اسواسطی
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط وکتابت رکہنا
نہین چاہتے اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکہنا فقط

اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت موثر اور مفید مسائل ہین ہم اسباب کے
ختم کرنی سی پہلی ای ابی سینی صاحب کی کتاب موسوم لائر کے ایک چوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین اس کتاب کو مصنف نی خود ۱۸۵۵ء مین چہپوایا تہا ——

صدق مقال و دیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جوہر قوم کے آدمی اور ترک یا ملک شام کی ضعیفین مجتمع
ہین ادنسی کو یا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کے خط وخال مین چند اور خط وخال
زیادہ ہوگی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین یونانی اور آرمینان کے
سوداگرونکی برابر بیٹہی رہتی ہین آرمینا اور یونان کی تاجر ادہرادہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہہ کر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹہی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پڑہی جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ کے آگے

لہڑے

ٹھہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچھی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سی ۵ یا ۱۰
اپی[۱] اسپیشر یا جو کچھہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادت سی واقف نہو اور
اونسی سودہ مین تکرار کرنی لگی تو وہ لوگ کچھہ جواب نہین دیتی صرف منہہ اونچا کردیتی
ہین اور حصہ پنی لگتی ہین ہرچند کوئی تکرار کری مگر وہ قیمت مین ایک حبہ کی کمی نہین
کرتی مگر عیسائی اور یہودی تاجرونکا حال بالکل خلاف ہی — اپی اسپیشر سی ۱۰ پر
آتی ہین اور ۸ سی ۶ اور ۷ سی ۴ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سی بھی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہی — قاعدہ یہہ ہی کہ اگر تاجر ارمینیا[۲] کا رہنی والا ہی تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہی اوسی نصف پر راضی ہوجائیگا اور اگر یونان کا ہی تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہی تو چوتہائی پر مگر مسلمانون کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہی تو
تو اوسی چاہئی کہ جو قیمت وہ مانگتی ہین وہ ہی دی وہ ایک حبہ کم نہین لیتی —
چونکہ کوئی عثمانیو[۳]نکو اونکی اقرار سی نہین پہیر سکتا وہ اور وںکی بات کو بھی ایسا ہی سچا سمجھہ لیتے
ہین اور فوراً یقین کرلیتی ہین اگر کوئی ترکون کی سامنی قسم کہائی اور کہی کہ یہہ بات سچ ہی تو
اونہین اوسیوقت اوسکی تابکا یقین آجائیگا ایکدن ایک فرانسیسی افسر بازار مین کپڑا خریدنی گیا
اور اونی وہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلی اوسکی دوست فی خریدا تہا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تہا وہ دوسری تاجر پاس گیا اوسنی وہی کپڑا دیکہایا مگر قیمت زیادہ مانگی اوس افسر فی شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہی اور اوسی اپنا نمونہ دکہایا سوداگر فی نمونہ کے
کپڑی کو بغور دیکہا اور معلوم کرلیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

[۱] اپی اسپیشر ایک قسم کا سکہ ہے جو ۴۰ پارہ کا ہوتا ہے
[۲] ارمینیا یعنی گرجستان دیکھو ص ۱۲ ترجمہ
[۳] اس عبارت سی ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت عثمانی ترک بہت سچے تھے اور اب کی حالت سب کو معلوم ہے
اختصرت ﷺ کی حدیث ہے کہ آخر زمانہ مین ایسے لوگ ہونگے جو قرآن شریف پڑہینگے مگر وہ انکے حلق سی نیچے نہ اترے گا
سو اب یہ بات واضح ہوگئی عثمانی خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اولاد نہین ہے بلکہ امیر عثمان غازی بن ارطغرل بن سلیمان شاہ کی اولاد ہے جو ۱۲۹۹ عیسوی مین ۶ مین بادشاہ روم سلاطین عثمانیون کا جد اعلی اور بانی ہوا

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی اسلئے اوسنی خریدارسی کہا کہ توقسم کہا کہ یہنی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون افسر نے اسباب کے دیکھنی کی لئے کہ دیکھون میرے
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگر نی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ——
ابی سینی صاحب فرالسنیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات کا
مان لینا اور شان وشوکت سی بیٹہا رہنا اور کم سخن کرنا مجھی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجرلوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریدارسی اپنے
تئین اسقدر گہٹاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچھہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹہنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بارے
کل آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوا اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آنی جانی والونکی کچھہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کے مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا کرتا
ہے اس بڑی دارالخلافت قسطنطنیہ) مین جہان سوداگر مقررہ کوٹہیون پر
اپنی مال کو تنہا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک بلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہین ہوتین —— پر اور گلتان مین صرف عیسائی

ابادین

آباد ہین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جس مین قزاقی یا قتل نہ سنا جاے
اسیطرح کی ایمانداری گانون اور قریون مین پائجاتی ہی اب ہم ایک انگریزی مسافر
کی روایت لکہتی ہین جو اوسنے حال مین اخبار مین لکہی ہی ـــــ کل مینے ایک بلغار کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوستکے اسباب لادنی کیلیے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
اور پیٹیان اور شطرنجکی تہیلے اور چغی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہاس اسواسطی خریدلون کہ رات کو بچہا کر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤ مین تمہارے ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دی اور اوسنے
اور ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑ کر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کیسکو تو یہان رہنا ضرور ہی ترک نی متحیر ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہوئیگا
مینی اسباب کو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسی ہی رکہی ہوئی ہین اسباب کا یہی خیال رہی کہ اوسوقت اوس کوچہہ مین ترکے
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چہپہ کر بیان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونہین اس خواب ہی سے بیدار ہونا چاہیے وہان
حمال اور مزدورون کی ایمانداری پر ہماری ہان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ

اعتماد ہوسکتا ہی یہہ حمال مصالحونکی گٹھڑی کو گٹھڑی کلیتا کی دفعتون سی جہازون تک لیجاتی ہین
اور جہازون سی دفعتون تک اور مجھی یقین ہے کہ کبھی ایک گٹھڑی بھی نہین جاتی واقعے
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
کلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار پیشیر کی بکلک تہی
جب وہ لوپخانہ پر اپنا اسباب اتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقا پہٹ گیا اور اوسکی تمام بکلک گیلات پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین گر کہہ کر جا پڑی و ناکی تمام خلقت اوسکی جنی پر پل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی مالک گہبرا کر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ یہہ
بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہالیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے
بکلک گنی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرا ایک بکلک بہی نہین گیا —

مسامحت وفیاضی

چونکہ عیسائے اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیویکے
لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر ہماری مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

کہ وہ ملک یورپ کو اقلیم کفار کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہمین ملحد اور بدمذہب کہتی
ہین اگرچہ وہ ہمین حقیر جانتی ہین پہم ہرگز ظلم نہین کرتی ہین اس کتاب مین کسی جائے
بہت سی نقلین لکھکر ثابت کیا ہی کہ یہہ جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو زبردستی اپنا مذہب سنوانی کا الزام لگاتی ہین یہہ بالکل بی جا ہے جیسے
کہ دنیا مین کوئی چیز عثمانیون سی اور انکا مذہب نہین چھپوڑ واسکتی ویسی ہے وہ غیر
قومون کے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتی اگر کوئی اون کو خوش کرے
اور اون سی محبت کری تو یہہ دعا دیتی ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس سے
مراد یہہ ہی کہ خدا تجھی ایسی ہدایت دی کہ تو مسلمان ہوجائی لیکن اس سے زیادہ
اور کچھہ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون کے علما کا قول ہی کہ دل مین
ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہے ان علما کا یہہ بھی قولہ ہی کہ ہر
ایک سی نیکی کرو اور جہلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذہب کی سبب سے
کبھی ظلم نہین ہوا برخلاف اوس کے وہ اون لوگونکا مامن ہے جو اپنے
ہم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباہ ہوجاتی ہین تاریخین دیکھو
پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرائیلی سپانیہ اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ترکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت
امن وامان سے رہتی ہے مگر ہمین اقرار کرنا چاہئی کہ بعض بعض جائے
عیسائیون اور خوش عقیدہ کیتہلک مذہب والون کی ظلم سے

بچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا اتہینہبس[۱۱] مین حال مین بہی حبتک ایسٹر رہتا ہے
کوئی یہودی بازار مین نہین پہر سکتا ٹہرکی مین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی
یا ارمینا کا عیسائی کسی طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کے عملداریمین تمام مذہبونکی آدمی مین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکے
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کنسٹیلک
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پریس اولیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسے
قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان مین لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون
مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی سامز[۱۲] مزمینی نصایح پڑہتی جاتی ہین —
فیسٹ ویلو کی دن پر آاور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازار مین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئی ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
بکٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ بکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹا دیتا ہے
اور عیسائیونکی یہہ رسم پورے ہوجاتی ہی — مجہی امید یہہ سنتی کی ہی کہ مشرق کی کنسٹیلک
لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو اور انگریز
پروٹس ٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچاروں کے کون حفاظت
کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خبر ہانکنی والی یہودیکو موصل کی بادشاہ پاس پکڑکے

لارڈ

۱۱ فیسٹ ویلو عیسائیون کی ایک بڑی عید ہی جو ہر سال مین ہوتی ہی

۱۲ ایسٹر عیسائیون کی ایک بڑی عید ہی جو ہر سال مین ہوتی ہی

۱۳ انجیل متی ۱۲ ۱۲

۱۴ انجیل یوحنا ۱۲ ۱۲

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہوگئی ہین پاشا نے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا بہا گا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نلے
اسلئی میری سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ خبر پاکنی والا مجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا دی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہری اسپر بہی اہل فرانس آسبرگ گئے اور ای تنہیں ادب زر در خبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتے ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی اونکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گاہے
جیتی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین بوس فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کردی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹنی شروع
کردی اور اونکی اس مذہب پلٹنی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگون
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ینی ریٹ یادری جنہون نی سنہ ۱۸۱۵ء مین
بمقام ٹرکی خروج کیا اپنی پادری پن کے ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری اہتمام

لبونٹ مین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت نی عمدہ نتیجہ بخشا ہر جگہہ کے حاکم نی بجائی اتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے
کیونکہ انکی سعی سے صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندے
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز نوکر نی ۱۸۴۴ مین مدرسہ سیٹسنر زادف چیرٹی کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا وہانکی عورتین
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائی کیا یہہ
شخص ترک تہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے نبی شاعر نے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہا کر مسجدون کے بنانی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدا یتعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان ہے نہین ہے
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین زکوٰۃ حج صوم رمضان
نماز پنج گانہ اقرار مذہب باللسان — مینی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک
لوگ بڑی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہان تک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی ہے مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گانون دیہی مین

فارغ

مین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر اپنیمین چندی ڈال کر ایسی
عمارات بنا دین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان اور
عمارات مین یہان کے اہل وقیعہ کی ہمسایون اور ہم قومون سے اکی غور و پرداخت نہین ہوتی
بلکہ جانورونکی بہی خبر گیری کیجاتی ہی فقرہ مذکورۃ الصدر مین آبی سائینی صاحب فرانسیسی
قسطنطینہ کی بازاری کتون کی حال مین لکہتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلون مین آجہتی ہین اب بہی یہان یی رحم دل لوگ ہین جو
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبر گیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر یا زمین ایسی چہوڑ جاتے
ہین کہ جسکی آمدسی ان کتون کی خبر گیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا ہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجہتی ہین کہ
اوسکی موجودہونی سی وہ یہہ سمجہتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسلئے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگران کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ
اللہ تعالی نی تمام ہون جانورونکا محافظہ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون انحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکے سب نیکون سے اول درجہ کے
ہے — ترک لوگ جانورونکی ان تک سی بقیا ضے و مہمان نوازی پیش

اوس کی بہی اپنی بندوق
کو خالی کیا یہہ گوسے
اتفاقا اوسی قاذی کی جا
جو نو سی پر اوڑی جا
اوسکی بچی پیٹ پر
اور لوگون نے اوسی
گیا اور اوسی کس آدمی کو
وقت کر ڈالا انتہا ۱۲
مولف

آئی ہین القصہ مینی کوئی ایسی قوم نہین دیکہی جو ترکونسی زیادہ رحم دل ہو افسوس
ہی کہ ہم ہر کون ہی اُنکیساتھ سطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب ہشتم در ابطال الزامات منسبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص ✣

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی منسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل
ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کی
طرفسی وحی ہوا ہی مگر بخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند
نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ
سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے
(۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دینوی عیاشی
مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدو یہ گی کو جائز کر دیا اب
ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین ——

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہہ پر خدا کے
طرف سی وحی ہوا ہی مگر بخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی سیرت ایک کامل سی ہے
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسبات کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکو انتہا حکومت حاصل ہوگئی مگر آپ نی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدی سادی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا موید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نی ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہر اسپر دلالت معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہووے
بدکاری اور بدپرہیزگی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی جو ہم پہلی اسباب
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کی طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا اور انکے
ریاکدامنی اور عفت کے دیوی کے سندر پر گرا ہوا ہوسال کی دوسری دختر فشال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین ایسی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بہی بی تکلف نکاح کر لیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بی بیون سی اولاد تہی لیکن پہر بہی آور شلیم مین حسرین کین اور
آخر کار یاتشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد
ایسی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ
موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹہہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچانی چاہیئے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتھہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ تلاش کرین نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کر سکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا احتراز کرتی ہین اونہین اس
انگریزی شل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہی — جو لوگ شیشہ محل مین رہتی ہین اونہین
پتہر پہینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن نبی ہین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر ہین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتے جسکے واسطی

خدا نے آپ کو پیدا کیا تہا — وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کراوین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین —
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے — اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ آپکا اصل مسئلہ خداتعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی آپکے
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے — اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خداتعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خداتعالی
نی نبی مقرر کیا ہو — یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خداتعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستے
پہلے تو اونکی اوس فرقی نے جسی غلبہ حاصل ہوگیا

تہابت شکنون کو بدنیتی کا صرف اسواسطے الزام لگایا کہ اونہون نی اون کے
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا ——— آنحضرت کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستے
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی ——— اون تمام قصص اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے
پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج[۵۲] پر کرتی ہین ان نکتہ
چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر بہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا ——— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر
یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین
تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان و شوکت دکہائی حقیقت[۵۳] حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
بجلے مراد ہی جو برقی مادی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جسپر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے
چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانون پر پہونچی جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
پر ہمارا گذر ہوجاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا ہے

اور

---

۵۲ دیکہو آنحضرت صلعم کی واقعات معراج اور اسکی حقیقت صفحہ ۲۶ ۱۲ مولف

۵۳ دیکہو انجیل باب ۴ صفحہ ۸ ۱۲ مولف

اور جسکی صدا نہ کبھی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم و خیال مین آئی اس سی مراد
صلحا کی دعا ہی باقی چیزون کا بھی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پہونچتی ہین کہ آنحضرت صلعم کے
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم ہمہ دیکھتی ہین کہ
ہزارون عیسائی فقیہہ اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ یہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکھو جس مین لکھا
ہی کہ خدا یتعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کر رہا تھا کہ آہب یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجھائیگا
کہ وہ اوپر جائی اور رمیتہ گلی اڈین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچھہ صلاح دی اور
دوسرے نی کچھہ اور آخر الامر خدا یتعالی کی سامنی ایک فرشتہ آنکر کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین
اوسی سمجھاونگا خدا نی اوس سی پوچھا کہ کیونکر سمجھائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین
جاؤنگا اور تمام نبیون کی منہ سی جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجھا ئیگا
اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمامقولات کی یہہ تاویل
نہین کی گئی کہ اون سے حضرت عیسی کی حجت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور روزہ
کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہی کیا اسمین استعارا نہین
ہی استعاری کی انکار سی ایک بڑی بڑی طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئی
ہی جو رومن کتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو مرین سے مین سے اپشن یا مسئلہ خمیر

اور خبثی کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون مین جو بظاہر عقل کے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت ندین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جیسا عیسائیونکا خمری اور خبثی مسئلہ ہے
جس مین ایک روٹی کا ٹکڑا جسپر کیسا ہی جاہل اور شریر عیسائی پادری چند لفظ
پڑھکر پھونک دی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بھی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکھانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارہ تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو العرب نے
سکھایا تہا مگر آنحضرت نی حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور لہذا
خلاف بیانی کے لیکن اگر حرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدد شدسی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ تہے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت رکہو اور

معاملات

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نے فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نے فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سے زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سے بڑی محبت رکھنی یہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو جو مذہب سکھایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدائی لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکھو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ کا مذہب بھی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہا
جو موسیٰ نے آپ ہی پہلے تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ نے معاملات
باہمی کو زیادہ مدونشکل سے ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل بھی جاہل آدمی ہے خوب سمجھہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سیدھے اوس قانون کی برعکسی کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتھہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ بھی کرین جب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظہور کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے شمالی یہودی نہایت بدچلن تہے
اور انمین خودغرضی اور خودپسندی مدت سے پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور شمشدگان
شہر دونون مین سوائے لالچ اور لوث اور بیانصافی اور ظلم کی اور کچھہ باقی نرہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل بھولگئی تہی اسلئے حضرت عیسیٰ کو جب پیدا کیا تو اوس نے خاص غریبون
کہ وہ موسائیونکو پھر راہ راست پر لاوین اور یہہ بات حضرت عیسیٰ کی مسئلون سے صاف ظاہر ہی اونی فکر کرنی سے یہہ
بات معلوم ہوجاتی ہی کہ مذہب عیسائی مین سوا اسکے نکلا تہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

کردی ـــــ آنحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت مدوشد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خدا تعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خدا تعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
آنحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جد امجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کرسکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پائدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حقیر اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے
اہل ملک سالہا سال سی مستغرق تہی خدا تعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال معدوم کردیا تہا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بدو
ضعے ہی کی بدرویہ گی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم تی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دور مکاری اور فریبازی کا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین سکتے کہہ
یقینی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپنے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی نبوت

کو

کو مضر ہو جیسی آپ نی حضرت خدیجہ الکبری سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوسدم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی ——— یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کی
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہے
کہ ہم اوسی پہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا لاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اور صلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا تعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اوسکی واسطی الہی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اوسکی واسطہ بہتر اور لایق ہون ——— اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجکو خدا تعالی نی نبی
مقرر کیا ہی اور اپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوسمین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت بی بنیاد محض نہ تہا ——— اگرچہ
لوگ آپس مین یہ طعن و تشنیع پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن آپ
بہی آپنے دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرمائی رہی اور اپنی ہم قوموں کی دلجمعیون اور ایذا رسانیکی کچھہ پرواہ نکی —
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے اونکی
مثل ابتک کبھی نہ سنی تہے — نہ آپ کچھہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ پادریانہ
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجھی وعظ و پندسی باز
رکھنی مین کوشش نکرین اور مجھی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکھین اور خدا یتعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سانسی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب مذہبون مین لکھا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹھینگے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکھو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادرشاہ نی مرہلی مین اور اون کمبختون کو دیکھو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری خانہ مین کالوس اور سپرس اور کسٹر راجیرون کو ویران کردیا جیسے نی
بادشاہ اہل مشرق مین سی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہوتا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بی گنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عیوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا اسکو
امن دیتی تہی اور ان عجمون مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سے جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا ہی

جانا رہنا چاہئی ۳۶ بت جو سیدہی کھڑی تہی ایک دفعہ گر پڑی بعد توڑ ڈالی اور جب
آپ اپنا مطلب حاصل کر چکی تب آپنی اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس زمانہ
مین ہوا ہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم کیا آپنے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے
یہان کوئی محل بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کھڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین آپکے
باپ دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دارالحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور
پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکانین جاکر بنانا شروع کر دیا جو اون لوگونکی مکانون کے
پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا
خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہات
اور حقیقت مین بہت سی بت پرستون پر یہ الزام لگائی گئی کہ اونہون نی خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کر دیا
وہ کسی زمانہ مین بی اضافانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ
یہہ تجویز کریں کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے
حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع
رشنی کی روشنی مین اپنی دشمنون کو قتل کر ڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بھی اقرار کرنا چاہیئے کہ اگر آنحضرت نے بھی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سے پھیلایا تو
اسمین کچھ بھی انصافی نہین کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا یتعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بُری معلوم ہوتی تہی اور اب
اتنی بُری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کی زمانہ مین حضرت موسیٰ کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا یتعالی
نے صدق اس گناہ پر غارت کردیا خدا یتعالی بت پرستی سے کم ناراض تہا یہہ بات
صحیح ہی کہ آنحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسیٰ کے
لڑائیون سے بالکل مختلف تہین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطے نہ تہین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کردین بلکہ اسواسطے تہین کہ تمام عرب کے قوم کو ایک
سلطنت مین شامل کرین اور اون سی بت پرستی چہڑوائین اور اونہین خدا یتعالے
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائین ——— آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لی آتی تہی آپ اون سے بہت خلق سی پیش آتی تہی اور اونکی بہت خاطر داری
کرتی تہی البتہ منکرون کو آپ قتل کرڈالتی تہی مگر ہمیشہ آپنے عورتون اور لڑکیون
اور بچون کو قتل سی بچایا ہی القصہ آپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہے
کہ تم اون لوگون کو تکلیف تک نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لی آئین بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکی حضرت موسیٰ سب قومون کو قتل کرڈالتی تہے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتی تہی اور نہ کسیکے کوئی شرط مانتی تہی آنحضرت نے کبہی

ایسا کام نہین کیا مگر مان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصًا
ہسپانیہ والون نی دیکھو جب اونہون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا ــــ قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتے کہ خدا یتعالی کی نسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین ــــ اور موسی نی کہا کہ خدا یتعالے
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جاوی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسایہ کو قتل کری ــــ حضرت یوشع نے تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نچہوڑا حضرت سیموئیل نے سال ہی کہا جا اور ایملک قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کردی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑا اور نہ روٹی کہانا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ ــــ لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا یتعالی تی تیرے
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ ــــ اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کردی یعنی ہٹائٹ قوم کو اور
ایموری قوم کو اور کنعانی کو اور اہل حویطی کو اور جبوراٹ کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو پہاڑ پر نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کے ابھارت کہان ہے

قرآن شریف اور بائبل کی تعلیم کا مقابلہ
قرآن شریف اور بائبل کی تعلیم کا مقابلہ
قرآن شریف اور بائبل کی تعلیم کا مقابلہ

جو اوسکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون سے پیہم نصیحت سنتا یا رحم اور اس سے محبت
سی پڑہی اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسان ہے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰ کے وفات کی بعد آپکے مقبولون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور
انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون[ط] کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے
قسطنطین کے — اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ پیشتر ثانی کہتی تہے اسکی ماں ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا بانالس[ع] کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ء مین حضرت
عیسیٰ کے خدا ہونی کا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پواہی نیٹرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین سادہ اور بدی تکرار دل اور مناقشہ کو بہت پسند
کرتا ہی جسکی سبب سے ہزارہا عیسائی ماری گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین انہین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین — کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکو کیا سیلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اتنی ہی ہماری گفتگوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنالیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے
بیان کردیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب پیدا کرتی ہین اور
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین — جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

[ط] پطرس یعقوب اور یوحنا
[ع] مقدونیوس یا ماسیدونیس

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلمنیر چلتی ہین تو ہم اون مسلمون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلمون پر چلتی ہین تو ہم اونھین بغو سمجھتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکے ہمنی ایک دوسرے کو برباد کردیا ہی[۵۱] ——
قسطنطین نے نائیسی نایشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دی جنسے
یہہ نتیجہ نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دوسو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی[۵۲] اینا
پیپ نشٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم سندرجہ ذیل ہوئی —— راین دریا
سی لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی —— سنہری شتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی —— فرانس مین سینٹ[۵۳] بارتلومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی سنہری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
ماری گئے مجلس انکوزیشن[۵۴] یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لائق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جگہونکا تو ذکر نہین کرتی مثلاً آپسمین فسادون کا

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی
کرنا اور اپنی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی
زیادہ پوپون کے بڑی بڑی دعوی کرنی بی شبہہ یہہ پوپ نے زویا کیلی نیز ویا کلیمنا گیولا
سی ہر قسم کی بدی اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کروڑ بیس لاکہہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہمین اسبات کا
اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نے اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے
مذہبی تکرارون کی سبب سے خونکا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو ——— جورڈ
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طرح یقینی مذہب عیسائی کی فرینسیز اور
سبکسنز کی ملکون مین بنا ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
مین پہلایا یہی طریقہ یعنی زبردستی ویل ڈون سیزر اور ایل بی جن سیزر فرقونکی ساتہہ جنہون نے
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتانیا اور نئی دنیا کی باشندونکی ساتہہ بہی یہی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہلایا یعنی اور مذہب والون کو اونکی
مذہب پر رہنی کی اجازت ندی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتے ہین اور ہر ایک شخص

پہانچ

اپنی نفس کو اس بات کا حکم نبا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو
ہم اوسی کسی حال مین جائز نہین رکھتی آنحضرت یہہ بات بہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودہوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریف کی قابل نہو اس
واسطی تمہین اقرار کرنا چاہئی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر مین نی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات کے کیونکہ یہہ دعوے
یہہ وہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہووہ چوتہی مین اچہا ہوجائی یا جو چیز چوتہی
صدی مین اچہی ہو وہ پہلی مین بری ہوجائی آگی خدا چوتہی صدی مین نئی قانون
بنانا تو یہہ دعوی بیجا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکہا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی
غارت کردو لیکن اوسپر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نے
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ اور پند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہونا گبن صاحب مشہور مورخ فی
اسطرح لکہا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر آنحضرت نے
تقدس کا فتوی دیا تہا مگر آنحضرت کی خلفائی اپکی احادیث اور عادات سی ایسے
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری نہ ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جنگ وجوی اور

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہذا آنحضرت نے
آدہ زمین کی اور قومون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہی اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی نام سے
واقف نہو وہ قتل ہوسکتا ہی مگر آپنی عقلمندی سے اضاف کو فرض کردیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور مذہب
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی —— حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہا السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائیکا کہ
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کئی گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل اشیہ اور افریقہ جو مسلمان عربونکی خوج مین
شامل ہین اونہون نے سچ مچ سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اونسی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور سرا سر
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمان برداری اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جو اوسکے

قسم ہاتہہ

قسم تھی کہ تمام عمر مین تجربہ دیسی بسر کرونگا وہ قسم اوسکی فرمہ سی جاتی ہی اور وہ جو اوسکی
ذات مین لیاقتین تہین اور جنکی اظہار کا تنہا عبادت خانہ مین موقع نہ تہا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور ہر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ
گیا یہہ جو گبن صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسکا کی ثبوت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہنری رچرڈ پوکوک صاحب
مینہہ کی مشرب کی کتاب موسوم بذکر عشرتی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۷۴۳ء مین
چہپی تہی اور اوسکی اول جلد کی دوسو ۲۰۰ صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین جو انہون نی کچہہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی جو کہ آپنی کوہ سیناء کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدا یتعالی بزرگ ہی اور حاکم اوسنی تمام نبی بہیجی ہین اور کبہی اوسنی نا انصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبداللہ رسول خدا وحی
دینی نے اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور امت کے نام لکہدی ہی یہہ قوم عیسائی اور نصرانی
کی ساتہہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سے ہر فرد بشر کی ساتہہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی ہو شریف
ہو خواہ زلیل اور خواہ وہ مغرور ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکہے ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سے پہر گیا کیون کہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہی

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو — (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانون یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
کرجے یا مہمان سرا مین آکر ٹہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کے
محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بہی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بہی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم نہ دیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف نہ دی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سے نہ چہینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سے کسی
حکم کو بہی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہئی کہ اوس نے خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میرے قسم وعدہ وعہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ لین نہ عشر اور نہ

جو اونکی

جواون کے پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطہ محنت کرتی ہین ـــــ (۱۰) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہوجاوے
تو وہان کی باشندون کو ضرور ہی کہ وہ ہر ایک بسشل مین سے ان لوگون کو کچھ کچھ
دین (۱۱) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بہی ان لوگون کو انکی مکانون مین سے
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ـــــ یہہ
گیارہ فقرے صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی سات فقرے عام
عیسائیونکی واسطے لکہی گئی ہین (۱۲) جو عیسای کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت، اور دولت کی سبب سے جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین
اوسی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ـــــ جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تخصیص دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستاوی تو منع کرو ـــــ (۱۴)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز نرکہی
(۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(۱۶) جو کوئی اس فرمانکی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کری گا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

۱۲

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی جنگ
نکری بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی اسنی لڑی تو اوسکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمانمین
مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کی خلاف کوئی کام
نکری

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوے
زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر[۱] ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق
ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن حنظلہ طلق[۲] ابن عمر — بقلم سردار قایم مقام
علی ابن ابوطالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد بنوے
مورخہ ۱۲[۳] محرم سنہ ۲ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور
حالات لکہی گئے ہین اونسی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہوجائیگا کہ دوسرا الزام
آنحضرت کے نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسی دنیوی عیاشی مشابہ ہے — آنحضرت
کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان شرع محمدے
سی جنت کے ایسی نعمتون کا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسی یہہ بات
معلوم ہوجائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو بری مبنی خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ بری مبنی نہین ہے
دیکھو ہمارے ہان لکہا ہی کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہوجائینگے کہ اونکا حسن
وہم و خیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہوجائینگے کہ اونہین نہایت

---

۱ محمد ابن اسحاق ابن منذر ابن قحافہ
۲ ابن عباس ابن حصین ابن عدوے
۳ آنحضرت نے جب فروتن مکہ
خود اپنی عمل سے سفارش کرکے
اوسکو اونکی حفاظت کا حکم دیا
اس حکمنامہ کو خلیفہ سوم عثمان
رضی اللہ عنہ نے بی منظور کیا
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زمانہ
مین اوسکے نقیل ہوتی رہی اور
راویون سندون دیکر پر تاریخ
نہ لکہتی تہے غالبًا اصل فرمان

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سی اونکی کام چھڑوادین اور وہ چیزین اونسے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بی فائدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکے لیے ملی ہین کیون کہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ جسام اور روحین ہمین پھر ملین گے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملین گے تو روحین بہی ضرور ملین گے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتے
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملین گے جس سے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرح گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہوسکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت دونہایت کامل بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی ہر ایک سلامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش وعشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دی
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نی قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ موسنونکو عورتین ملین گے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملین گے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ آنحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آپنے جسم کے

حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کو جنت مین رہنے کی اجازت دینا

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجھتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدا یتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر اپکی حدیث سی ثابت ہی لیکن آنحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو سویشی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہلی ہوئی دیکہی گا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدا یتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت مین صرف کہانی پینی اور جس مین عیش سے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونیکی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین تجویز کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت اونکی امت کی ساتہہ مراد ہی ـــــ ہاڈ صاحب
اپنی کتاب موسوم بہ نوٹ ایڈہای ٹو بے سٹرکارڈک کی بکیسوین صفحہ مین لکہتی ہین

ایک خوبصورت مسلمان عورت
جسکی کہ یہہ
فرانس کی تصویر مین ہین
وہ حال لکہا ہی یہہ
بہشت کی نعمتین
اسیطرح عیسائی
سے بہی
کہتی ہین
الہام کی کتاب
اقصوص نی عیلہ
یہہ بہی کہا کہ اکثر
علمای مذہب کے
اسباب مین بہی
یہہ رائے ہی کہ
صاحب کی کتاب
موسوم بہ
فنا خر السفر جلد
ایک صفحہ ۷۵
کا حاشیہ ۱۲
مولف

کیہہ

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتے
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطے بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجھہ مین آسکین چنانچہ اسطرح انجیل مین بہی انسانکی سمجھانی کیواسطے
کتنی ہی چیزین اس طریقہ پر بیان کی گئی ہین مراکو کی سفیر کو مینی ایک باغ کی تعریف
لکہی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین مجہی لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہوسکتی اور نہ انکہون نے
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دلمین آیا اسکی بعد ہم ہربی لو ٹصاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب سوسوم بہ بیلیو تہیکا اوف ریٹین ٹیلس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خداکی نعمت خداتعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نور حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی ——— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی مذہب
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہے جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی ماہیت کو غور
کرین تو اہل مشرق کی بعض رسمین اہل یورپ کی نکتہ چینون کی نزدیک عیب اور بدبان نہہ

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بی شک اہل اسلام کو اسقدر الزام
نہین دینگے ہمین سرزمین اور وہانکی آب وہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین ——— جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی خصلیت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فیہی اور عیاش نہ تہی اگر اونہون نے قصداً
نا انصافی نہین کی تو اسمین بہی شک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سر وسامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہہ
پروانہ کرتی تہے جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر مادر ویگی کو جائز کردیا ——— مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی قصہ ونسے ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس ملک کی زمانہ مین بہی بری نہ خیال کیجاتی تہے
ہم ان قصہ ونکو ضرور اس بابمین نقل کرینگے ——— پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور پورے
پای دیسر جکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین ——— قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نے کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو ترک کیا اور سیپیان کے

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی اور دوسی سیشن اور اونور سیس اور ارگاریس بادشاہون کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی رہی لیکن آرگیدیس نے پہلی سے پہل ۹۳ سنہ ۱۳ بین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعدازان ارکیدی اس وین تینتین بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچھہ ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے اس حکم پر اعتراز کیا ہو وین تینی انیس کون سٹنٹن سس اس قسطنطین اعظم کی بہت سی بیبیان تہین کلوٹیر بادشاہ فرانس اور سہرلی برٹس اور ہی بیری کس اوسکی دونون بیٹی ان سب کی مان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہونکی علاوہ سینٹ ارس حین سس لکہا ہی کہ پی پن اور شارلی بن کے مان بہی بہت سے بیبیان تہین ماسوای اسکے اشخاص مندرجہ ذیل کے مان بہی اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنولفس ہنرس شوس جرمن سنہ ۸۸۸ ع فرڈرک باربروسا اور شارلی بنکا ایک بیٹا اور فلپ تے اوڈی سس بادشاہ فرانس اور فرنک کی متقدمین بادشاہونمین جنہون نے کئی کئی جوروان ایک ہی زمانہ مین رکہین اور یہہ بادشاہ تہی گون ٹران گاری برٹ سجی برٹ - چل پرک - گون ٹرین کے حرم سرا مین تین وفی اینڈا - مرکس ووڈ - اوسٹری جلدیر جلدی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میرے شرعی بیبیان ہین اور کیری برٹ کی مان مرفلی ڈا - مارکو منسار تہیو دو جلڈ ابی بیان تہین ڈومی نیل صاحب پادری خود مقرر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو استبا کا بہی انکار نہین ہے کہ ڈیگوبرٹ اول نی تین بیبیان کین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہی کہ

تھوڈور برٹ نی ڈڈری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اوسکی ماں ذری جلڈی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکہتی ہین کہ تہیوڈوبرٹ نی اپنی چچا کلوٹیر کی نقل کے جنی کربوڈومربیوا سی تین جورو نکے
ہوتی نکاح کیا تہا ——— مونٹیسکیو صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
جمع کرنیکی دلیل کو لکہتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادی کی لایق ہوجاتی ہین بس اونکی شادی اور بچے پین دونون ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین اونہین عقل نہین
ہوتی جیتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڑہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلوا سکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جائز
چاہتی ہین ——— اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہی آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل وعلم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کم سنی کی سبب سے کیون نہو اس

سبب سی مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہوجاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہوگیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بہی مردون
پر سی جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی — لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملکی کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیہ کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ایسے
آسانی سی ایشیہ مین پہیل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیہ سی معدوم ہوگیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چین مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم سی زر کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہمارے باپ
دادا کی مان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی —
جب سے سن کیتہلک پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نے
تجربد کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جورو رکھنا
کرنی ہین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ — اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کرنی لکھی ڈی سی لش صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی موری بس جرمن فورم دیکھو
اب آگی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرے
دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب تیس
صفحہ ۵ درس ۲۲ — ایک زوڈس باب ۲۱ صفحہ درس ۱۱ — ڈیوٹرو نومی باب ۱۷
صفحہ ۵ درس ۱۷ — اشمیوئل باب ایک صفحہ ۵ درس ۱ و ۲ و ۱۱ و بینس آموئل باب ۲
صفحہ ۵ درس ۲ و ۴ و ۳ و ۴ — ۲ شموئل باب ۱۲ صفحہ ۵ درس ۸ — ۲ شموئل باب ۵ صفحہ ۵ درس
۱۳ — باب ۸ صفحہ ۵ درس ۳۰ — باب ۱۰ صفحہ ۵ درس ۴ — حجز باب ۱۲ صفحہ ۵ درس ۹ و ۱۴
حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سنیٹھ گبری سوس ثم صاحب لکھتی ہین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سنیٹھ اگس ٹین صاحب
لکھتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچھہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور
تہی مسنہ ۱۵۲۶ء مین یونی تس صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ۲ تو اوس نے
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیمارے ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر

کروکیس صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی شادی جلد اول حاشیہ صفحہ ۲۰۰ دیکھو لوتھر

کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبر گیری کرتا رہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈو - اوکنیس نے جو فرقہ کیپی چین کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی اچہا ہونی مین ایک کتاب لکھی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکھا ہی اس جواب
مضمون کی لکھنی والی کا اصلی نام لائی سپرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص
تہی اوفیلس الیتھیس اختیار کیا تہا — سیلڈ اضاحب اپنی کتاب موسوم بہ کیزر ہیرا یکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز نہین — مگسب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم[1] بہ جواب مضمون در باب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کیے ہین صاحب موصوف
لکھتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت (ازی کسل[2] باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے اہولا اور اہولیا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلی رایج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن پادرے وہ لوگ بنائین جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون اتمو تہے باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

اور تو تہی تم باب درس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطے عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
نہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئے یہہ لوگ آجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت بہی کچھہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئے جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار درس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہوسکتا ہی حضرت
موسیٰ نی کوئی جہوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری بیبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجہی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکہا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچہا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عہدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ ہے لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ اپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین ہے ——— وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خانہ
اور زوجہ مین ہر مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہوتے
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سر بیبی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین سو اسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سے ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
دولتمند ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر روکس مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کے ایسی کتابین نہین پڑہی ہین جنمین
دنیا کی رسم و رواج کا کچہہ حال ہی اونہین فوراً معلوم ہوجائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی اب
وکنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان مین اور جس حرم سرا مین وہ

رہتی ہین وہ اونہین قید خانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت با اختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قید خانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادے
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی بڑی ہوتے
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین ازان اور نرسان ہوتی ہین اسی یا سات مہینہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایلچی کلکتہ کے امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور عادات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
نسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو ہمین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
حال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے ساتہہ رہنا بہت آسان ہے پنسپر صاحب سلیم
کی بہی یہی رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت

حالت اور عیسائیون کے شادیکی حالت مین بہت فرق ہی — مجھی عرب مین جاکر کچھہ ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے ملکے عورتون کو اس پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان کرنی اور بہت سی حرمون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹھاتی ہین — عیاش امرا کے سوا اور کوئی اتنی بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی ہمین کچھہ آرام نہین بلکہ بکلیت ہی شرع کے موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آئی اور اون مین تحف و ہدایا برابر تقسیم کرے مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب مفلس ہوتی ہین — یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازواج سی جسی اصل محبت رکھتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہوتی اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین کثرت ازواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ یہہ ہی کہ جتنی اب اہل عرب یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بھی کم ہونی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے کہ بیبیونکی واسطی شادیکی وقت کچھہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی ایک نگہبان رکھتی ہین اور کمرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان رسمون سے

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیون مین ہوتا ہے
ہماری ملک کے امیرون مین ازواج کی خرید و فروخت اون ملکون کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے
جہان کثرت ازواج جائز ہی ـــــ اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سے
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
مین کو حاصل تہی ـــــ اگر کثرت ازواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبھی رایج نہوتی جہان علم و فضل کی بہت کم ترقی پائی ہے ـــ

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اوردن کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجھی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دوچند
ہو جائیگا ـــــ پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہ
بہتری پاوینگی ـــــ جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر بہ دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے ـــــ نہ اللہ تعالی اونہین خوف
ہین ڈالیگا اور نہ غم ہین ـــــ جو کچھہ تم سنتے ہو اور جو کچھہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالے
سب جانتا ہی کہ وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا ـــــ تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتری اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالے
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی ـــــ مومنین اور اونکی خبر اگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجھ نہ ڈالینگے کہ وہ اوٹھا نسکین اور وہ بوجھ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت ہین جائینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی ـــــ ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بھولا دینگی دریا اونکی پیرون ہین بہین گے اور
اور وہ کہینگے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا تعالے ہماری رہنمائی نکرتا تو ہمین کبھی راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی اللہ تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا ـــــ اور ان لوگون کو ایک
آواز آئی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کے سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو ـــــ مگر وہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجائینگے جو ہمیشہ سایہ مارتی ہین ـــــ

مخلوقات

وہ خدا تعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بی ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی ایسی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کی
ہین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا یتعالی سی ملین گے — اوس (خدا یتعالی) آسمان و
زمین اوسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میرا صدق ظاہر ہو تمہین چاہئے کہ ہم اوسی سب الہ باطلہ سے
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجھین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوس نے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوس نے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چارون
مین خوراک پہلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
اتنک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوس نے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ اون دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمان بردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہ ہی خدای جاوید ہے
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین پر
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہنا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب سے اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچہہ تکلیف نہین پڑتی

خدا یتعالی

خدا یتعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھ آسمان و زمین مین ہی خدا یتعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر ہے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزین جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمین پیدا کیئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا یتعالی
جانتا ہے تم کوئی کیون نہو خدا یتعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی دن کے
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی —
خدا یتعالی خدا یتعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجھی سی مدد چاہتی ہین ہمین راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگون کا رستہ دکھلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ مت دکھلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین — کہہ تو خدا یتعالی واحد ہی اور
بیہمتا ہی نہ اوسکی ماں کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کیسکی ماں پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی اللہ تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکھی کہ تم مین ہی کون سا آدمی نکو کار ہی وہ
طاقت ور ہی اور عفو کرنیوالا اوسنی سات آسمان اسطرح پر خلق کیے ہین کہ ایک کی بعد

دوسرا واقف ہی خدا یتعالی رحیم کی مخلوقات مین کوئی عیب نہین پاسکتا تو
سب چیزون کو دیکھی جا اور تو تھکہ جائیگا ـــــ کیا تجھی یہہ نہین معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین مین ہی خدا یتعالی سب جانتا ہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جسمین چوتھا خدا یتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جسمین چھٹا خدا یتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ اسسے
کم مگر خدا یتعالی ہر جا اونکی ساتھہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتا دیگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتا ہی ـــــ سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدا یتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بھی جھڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی ـــــ نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکھا ہو ـــــ شان و شوکت اوسکی
واسطی سزاوار ہی سب سے جو شی بلند ہی ساتون آسمان و زمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین ـــــ کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی اللہ
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجھہ نہین سکتی زمین و آسمانون
کی اسرار خدا یتعالی ہی جانتا ہی دیکھو اور صرف اوسیکی حکم مانو ـــــ خدا یتعالے
کی سوا انسان کا کوئی محافظہ نہین ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی کامی مین دخل ہے
ـــــ جو چیز آسمان و زمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا یتعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا — جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خداسی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاینگے
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا یتعالی سنتا ہی اور جانتا ہی — اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا یتعالی تمہین سزا ندیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا یتعالی رحمن و رحیم ہی —
اسمانون و زمین کی اسرار خدا یتعالی جانتا ہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی پس اوسکی عبادت کرو اور اوس پر وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے
غافل نہین ہے — ای لوگو تم فقیر ہو مگر خدا یتعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی — کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتا ہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خدا ہی پھر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی بھی نہین
ڈرتی — کیا کوئی شخص عظمت چاہتا ہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچھی بات
خدا یتعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتا ہی مگر جو شخص ظلم کرینگی
تجویز کرتا ہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا یتعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کردیتا ہی لوگ کہتی ہین کہ خدا تعالی رحیم کی ہان بیٹھا ہی تمنی بڑی بیادبی کی کچھہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہوجاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہوکر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدا ی رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

لہ اوسکی ہان بیٹیا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خدا تعالی پاس
اوسکا بندہ بنکر نجاے — کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوسدن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کیے یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلی کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جھوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لائینگے — وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچھی بنائی یہی خدا تعالے
تمہارا مالک ہے بس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے لہذا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہ ہی جو تندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو جا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گھوڑون کی اور لڑائیکی گھوڑ دوڑ ٹمکی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کردیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرداوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور اسبا کا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبر سی مردی اوٹھینگے اور جو آدمیونکے دلونمین ہی وہ ظاہر کیا جاویگا

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کامون سی آگاہ ہو جاویگا ——

روز قیامت

اوس دن (آخرون) صور پہنکے گا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈر جائینگی مگر وہ شخص نہین ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچائیگا اور سب آدمی اوس پاس عاجزی کرتی ہوئی آئین گے — اور تو دیکہی گا کہ وہ پہاڑ جنہین ضبوط خیال کرتا ہی بادلون کے مانند پہٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو ہر تا کا حکم کرتا ہی تمہاری سب کامون سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلونکی سبب تہرائیگی اور اپنی بوجون کو گرادی گی اور آدمی چلائینگی کہ یہہ زمین پر کیا صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی خبرین ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالے نی یقینی اوس مین چیز بہے بہردی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ کی گروہ اپنا کام دیکہنی آئین گے اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی نیکی کے ہوگی وہ اپنی نیکی دیکہیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی بدی کی ہوگے وہ اپنی بدی دیکہیگا جسدن آسمان شق ہو جاوین گے اور ستارے ادہر اودہر پہیل جاوین گے اور سب سمندر آپس مین مل جاوینگے اور جس دن قبرین تہ و بالا ہو جاوین گے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکہی گا —— مگر جب صور کے ایک آواز پہنکے گی اور زمین اور پہاڑ بلند ہو جاوین گے اور

اور ہوا ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا بنجاویگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین
رہیگا — جسدن آفتاب بیرنگ کیا جائیگا اور جسدن ستاری گر پڑینگی اور جسدن
پہاڑ فنا ہوجاوینگی اور جسدن وہ اونٹنیان جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہوگا
اونکی بھی کوئی خبر نہین لینی کا — اور جسدن تمام صحرائی درندی مجتمع کئے
جاوینگی — اور جسدن سمندرون کا پانی کھولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا
اور جسدن روحین پھر اپنی جسمون مین چلی جائینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ
دفن کی گئی ہین اون کے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین —
اور جسدن قرآن شریف کی ورق کھولی جاوینگی اور جسدن جنت کھولی جاویگی
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی —
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا ———

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور اقربا ؤن سی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتی دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتھہ والی مسافرون
اور راہگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو — علاوہ اسکی ہمنے انسان کو

حکم کیا

حکم کیا ہی کہ اپنی ماں و باپ سی نیکی سے پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو کیسی تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی جنی اور دودہ چھڑانی تک تین مہینی کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجھہ سی اپنی اون عنایتون کا شکر کرا جو تو نی مجھپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ——

قرآن شریف

وہ شخص برکت والا ہی جسنی الفرقان[۱] روشن کنندہ (اپنی بندے پر نازل کیا کہ وہ تمام مخلوقات کو متنبہہ کردی وہ آسمان و زمین کا بادشاہ ہی اوسکی ماں بیٹا نہین ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس نی خلق کی ہین اور اونکی مقدر مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونی والا ستارہ کی کہ تمہارا دوست محمد غلطی پہ نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی اپنی دلسی بات کہتا ہی قرآن شریف اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت[۲] والی اور دانائی وہ اوسی سکھایا ہی جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جس درخت سے لگڑی کو جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تھا یا تمنی —— تمنی اس آگ کی روشن کرنی سی ایک نصیحت[۳] اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک فائدہ مراد رکھا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوای اسکی مین ستارونکے غروب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجھو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ بیشک

[۱] لفظ فرقان کی تفسیر بیان القرآن مین یہ ہی کہ حضرت نی اپنی اوپر قرآن کا نازل ہونا بیان کیا ہی اور اوسکی مین یہ ہی کہ قرآن نی حق کو باطل سی جدا کردیا ہی اور اوسکی مین یہ ہی کہ قرآن نی حق کو باطل سی جدا کردیا ہی اور اوسکی مین یہ ہی کہ قرآن نی حق کو باطل سی جدا کردیا ہی

[۲] جبرئیل کی معنی خدا کا بندہ و قادر کی ہین غالبا یہ ہی اس لفظ سی مراد ہی اور طاقت والا شخص سے حضرت جبرئیل مراد ہونا موقف

[۳] اس آیت سی یہ نکلتا ہی کہ آگ کا پیدا کرنا یا درخت کی آگ پیدا کرنی کا ہونا اوس درخت کی وجہ سی ہی یہ بات صحیح نہین ہی

قرآن ہی اور اصل قرآن جسکے یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے
اوس شخص کو قرآن پہونچنا چاہئی جو بی وضو ہو یہہ خدا تعالی خالق مخلوقات
کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیئے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اورون سے
قول کرلیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتہہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتے
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوین گے اور وہ بڑا دن آئیگا
جب تمام انسان خدا تعالی مالک الملک کی سامنی کہڑی ہون گی خدا تعالی رحیم
نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے
زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی ـــــ آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی
وقت مقرر ہی اور اشجار خدا تعالی کو سجدہ کرتی ہین ـــــ اور آسمان کو
خدا تعالی نی بلند کیا ہی اور اوسی اسواسطی تلا سہوار کہا ہی کہ تم بہی اپنی تول
مین فرق نکرو لہذا تم ایمان دارہی تو تولو اور وزن مین کمی نکرو وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ وہ وہ دن ہے کہ جسمین آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دھنکی ہوئی روئی کی گالی تب
جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ
شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہونگی اور تجھی کون سمجھائیگا کہ غار دوزخ کا
کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوشے مارنی والی آگ ہی **محمد صلی اللہ علیہ وسلم**
(نزول قرآن بر آنحضرت) (ہمنی تجھی) محمد (خرن دینی کیواسطی یہہ قرآن
تجھپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہو جو خوف کرتے
ہین — یہہ اوس خدا کیطرف کا پیغام ہی جس نے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہے
خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچھہ آسمانون پر ہی اور جو کچھہ زمین پر
ہی اور جو کچھہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچھہ زمین کے نیچے ہے وہ سب خدا تعالی کا
تجھی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بھی سن لیتا ہی اور اس سے بھی زیادہ
پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکی نام بہت
عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہو جاوے
کہ خدا تجھی نہین بھولا اور تجھہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آئندہ کا زمانہ
تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجھی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے
راضی ہوگا — کیا اوسنی تجھی یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کی اور کیا تجھی بھولا ہوا نہین
پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجھی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا لہذا
تو یتیم پر ظلم نکر سائل کو مت جھڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — تو

اوس خدا کا نام لیکر پڑہ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑہ کیون کہ تیرا خدا نفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جس نی قلم کا استعمال سکہایا (دے کا لکہنا) اور آدمی کو وہ سکہایا جو نجانتا تہا مین ڈہلتی دن کے قسم کہاتا ہون کہ یقینے آدمی کی قسمت کی چہٹی خسارہ مین پڑی ہی مگر یہہ اون لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان لاتی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ باہم وفاداری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیون کہ وہ ناپاک چیز ہی اور بُرا رستہ ہی —— مومنون سے کہدی کہ وہ اپنی آنکہین رکہین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اور بہی زیادہ پاکیزہ ہوجائینگی جو کچہہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر مغرور ہوکر نچل کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہوسکتا ہی خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے شان و شوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکہین ان لوگون سی پہیر نلی نہ اوس آدمی کا کہنا مان جسکی دلسی غنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیرو کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تجہہ پر فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہہراؤ اور اپنی مان باپکا ادب کرو

اور

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دین گی اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کرد یہہ خدا تعالیٰ نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجھو — ای مومنون یقینی شراب اور جوا[۱] اور تصویرین
اور فال کے تیر[۲] شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چھوڑو تاکہ تمہارے
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پہلادے
اور تمسی خدا کی یاد بہلادی اور نماز چھوڑوادی اب کیا تم ان کامون سی باز
نرہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانون اور خبردار رہو اے
مومنون جب تم قسم کہا کر گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس مین تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو — خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی متابعت نکرو مبادا تم صداقت
سی دور ہوجاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین سچ رکہوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالیٰ اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجہہ مین اور تجہہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطے وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگون کو جنکو قرآن
پہونچے ڈراؤن — یتیمون کا ذکر

[۱] جوا کی تفصیل سورہ بقر رکوع ۲۵ مائدہ رکوع ۱۲ مین ہی
[۲] تیر کی تفصیل سورہ مائدہ رکوع ۱۲ مین ہی

یتیمون کو اونکا مال دو اور مت بدلو کہ اونکی اچھی چیزون کی عیوض بری چیزین کہدو
اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہا جاؤ کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجھہ سی یہہ
یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی
بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہچاؤ کیونکہ
وہ تمہاری بہائی ہین خدا تعالی جانتا ہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کونسا بدکار

والدین کا ذکر

اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

خدا نی حکم دیا ہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی ماں باپ سی بہ لطف
پیش آؤ خواہ ایک خواہ دونون تمہاری ساتھہ بڈہی ہوجائین اور تم اونہین اُف
نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونون سی ادب سی بولو اور اونکی سامنی عجز اور محبت
کرو اور کہو کہ خدا اون دونون پر رحم کری اونہون نی مجھی پالا جب مین بہت ہے
چھوٹا سا تہا علاوہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیا ہی کہ وہ اپنی ماں باپ سی محبت کری اوسکی
ماں کیسی درد سی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہاکر اوسی پالتی ہی اور اوس کے
جنی اور دودہ چھوانی مین تیس ۳۰ مہینی کا فاصلہ ہوتا ہی

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچھہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی
جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور کتب آسمانی کا یقین کرتا ہی جو خدا کی محبت مین
اپنا مال اپنی عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر تقسیم کرتا ہی

دیتا ہی جو اپنی رہائیکی قیمت ادا کرنی کیواسطے مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوٰۃ دیتا ہی
اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب اونہون نی وعدی
کرلئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا اور منصف
ہین یہی لوگ خدا سی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ پرجو ہمنی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نمازگزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے —
تم ہمیشہ نمازگزاری کرو اور زکوٰۃ دو اور جو کچہہ نیکی تمنی کے ہی اور اپنی روحون کے
جانی سے پہلی اوسی دہان بہجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کہون کہ وہ حاضر موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکے
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

(ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آئندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
اسبات کا مزا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہنچا جائیگا اور تجھکو کون سمجھائیگا کہ روندنی
والا الحطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کی ہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چڑہ جائیگی
وہ اون دلون پر اسطرح چڑہ جائیگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محراب بنی
ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب وہ
اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دن کی جب وہ خدا کی شان و شوکت دکہاتا
ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان
کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی
اوسی پہلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی ہنرمندی سی بنایا اور
علم اوسی دیا کہ وہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کری یا ناانصافی مبارک
ہی وہ شخص جس نے خدا تعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ
لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکھون کو باز رکہین اور
اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آرائشگی کو اپنی خاوندون یا پدرون
یا خاوند کے [illegible]

لونگی کرون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے
برہنگی پر غور نہین کرسکے ان سب کی سوا اور کسیکو ندکہا وین اور اونہین
چاہی کہ اپنے دونون پانون اس طرح سی نہ زمین پر ماریں کہ جنسی اونکی
پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہی کہ وہ اور عورتون پر نہ ہنسین
جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہی کہ وہ آپس مین ایک
دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

تنبیہ

راست گفتاری آدمی کو نیک نامی دیتی ہی دور و نزدیک نیک نامی کی ساتھہ مشہور
کردیتی ہی صادق القول کبھی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ
نادانون پر دشوار گزرتا ہی الاعقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابون مین اس صفت
کا بیان اور مصنفون نے نفاہ عام جاکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک سرشتی
کی ہے جسکو خداوند تعالی عطا فرمائی اوسکی خوش طالعی سمجھنی چاہیی مصداق اسکی یہہ نسخہ
بی نظر مجموعہ دلپزیر مصنفہ جون ڈیون پورٹ صاحب سے آشکارا ہو کہ صاحب
موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن ہین بنظر حق
مدرکہتہ رہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راست گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی مذہب کے
خلاف تصنیف کی ـــــ خدا صفا دوع مالک دریہ عمل فرمایا جو کچھہ راست تحقیق ہوا

لہ
اگلی زمانہ مین ہودسا
ہوتہین قسم اور نذر
کی اپنی پانون کو زمین
پر اپنی گھسکر
اور پانون وغیرہ کی آواز
سنا یا کرتی تہین اور یہہ
کرسی اکثر جاہلون یا اجڈ
کی سمجھی جاتی اس لیے
کو حضرت اسپیاہی کے
پاس نہ کہا ہی اسلیے
یا کوم درس

سید المرسلین صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اور قرآن مجید کا ہی زبان انگریزی مین ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکر حیرت افزا نہوگا اگر اہل اسلام بھی اعتراضات کی اوٹھانی مین کوشش کرین تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق معلم جانین ۔ حق تو یہی یہہ ہی کہ ہے نہین چنانچہ یہہ بات خاص زبان
انگریزی ہی کی ہے اہل اسلام کو نا واقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب اسی زبان مین رہتے
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تہا یہہ کسیکے خیال مین نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرے
مگر واقف اسرار فروع و اصول و کاشف استاد معقول و منقول راستی کیش صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خانصاحب سلمہ اللہ تعالی بفضلہ خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان عفی اللہ عنہ اردو زبان مین ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم مین مترجم ہوئی کہ جسکا سمجھنا کسی بارہوین شخص ایسی طرح سمجھ جائیگا کیسکو کسیطرح کا وقت
نہ پیش آئے بعد ترجمہ کی نیاز مند ازلی نی اس نسخہ نادر و بیمثل کو واسطی رفاہ عام و انتفاع انام کی نشر نفع طبع
دیا اور ہزار ہزار شکر و سپاس ایزد تعالی کہ بفضلہ ای السعی منی والاتمام من اللہ تصحیح تمام تنقیح مالا کلام انفراغ
پایا فقط واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب جسٹر ہو چکی ہے لازم ہی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کے
قصد اسکے طبع کا نکرین اور لحاظ قانون ۴۲ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرور رکھین فقط کتبہ محمد عمر خان

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا یوسف علیخانصاحب متخلص بغمگین

مطبع نغز نسبت بدر الدجی ✦ اندران طبع این کتاب انجام ✦ متبرک بہ رب بود سالش ✦
طبع گشت این مؤید الاسلام ✦ تمام شد مؤید الاسلام سنہ ۱۲۷۲ ماہ ربیع الثانی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار حصہ اول
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

لائبریری

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس کتب خانہ

۲۔ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۳۔ طلبا کو صرف ایک کتاب

۴۔ مدت عاریہ

۵۔ جرمانہ

۶۔ کتابوں کے گم ہونے

۷۔ قلمی نسخے

۸۔ کتب خانہ